بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

ماہنامہ

میمن سماج

اردو۔گجراتی

بانٹوا میمن جماعت
قیام: 2 جون 1950

MEMON SAMAJ

جولائی 2020ء ذی الحجہ ۱۴۴۱ھ

عالم اسلام اور بانٹوا میمن برادری کو

عیدالاضحیٰ مبارک

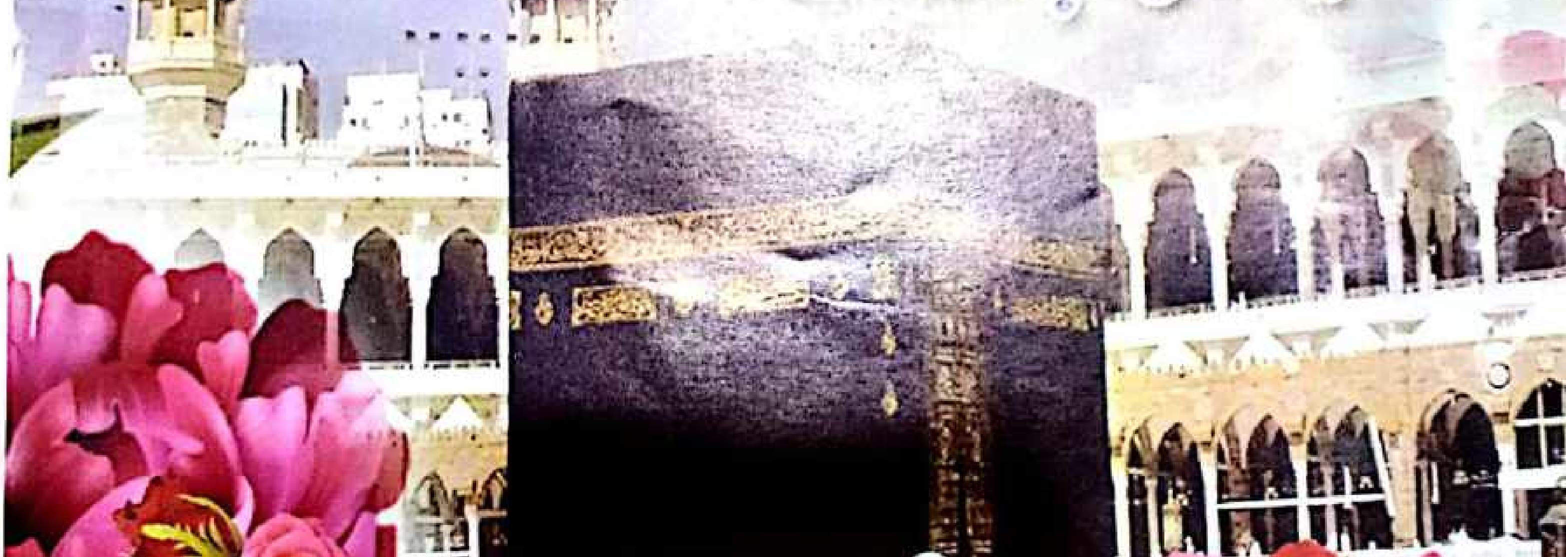

اپیل: قربانی کی کھالیں **بانٹوا میمن جماعت** کو دے کر غریبوں اور ضرورت مندوں کی فلاح و بہبود کیلئے تعاون کریں۔

Scanned with CamScanner

Moving ahead...
Rs.2,2 Crore
(Rs. 22 B
of Premium and
Takaful Contribution
Written in Pakistan
in 2019.
Highest attained by
non-life insurer.
We thank all our customers for their trust and our officers, marketing executives and staff for their remarkable efforts.
efu
GENERAL
EFU GENERAL
INSURANCE LTD
ISO 9001: 2015 Certified
Insurer Financial Strength
AA+
VIS
AA+
PACRA
B+
A.M.BEST
EFU General App

مصور خطاطی ، صادقین

Scanned with CamScanner

بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

ماہنامہ

میمن سماج

کراچی

اردو۔ گجراتی

مدیر اعزازی: انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

پبلشر: عبدالجبار علی محمد بدو

جولائی 2020ء

ذی الحجہ ۱۴۴۱ھ

شمارہ: 07

جلد: 65

فی شمارہ: 50 روپے

- ایک سال کی خریداری (مع ڈاک خرچ): 500 روپے
- پیٹرن (سرپرست) 10,000 روپے
- لائف ممبر: 4000 روپے

32768214
32728397
Website : www.bmjr.net
E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

زیرِ نگرانی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ، ملحقہ نور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد رابعہ مینشن، کراچی۔

Regd. No. SS-43

Printed at : City Press Ph: 32438437

Scanned with CamScanner

Save for Pakistan Invest in Pakistan

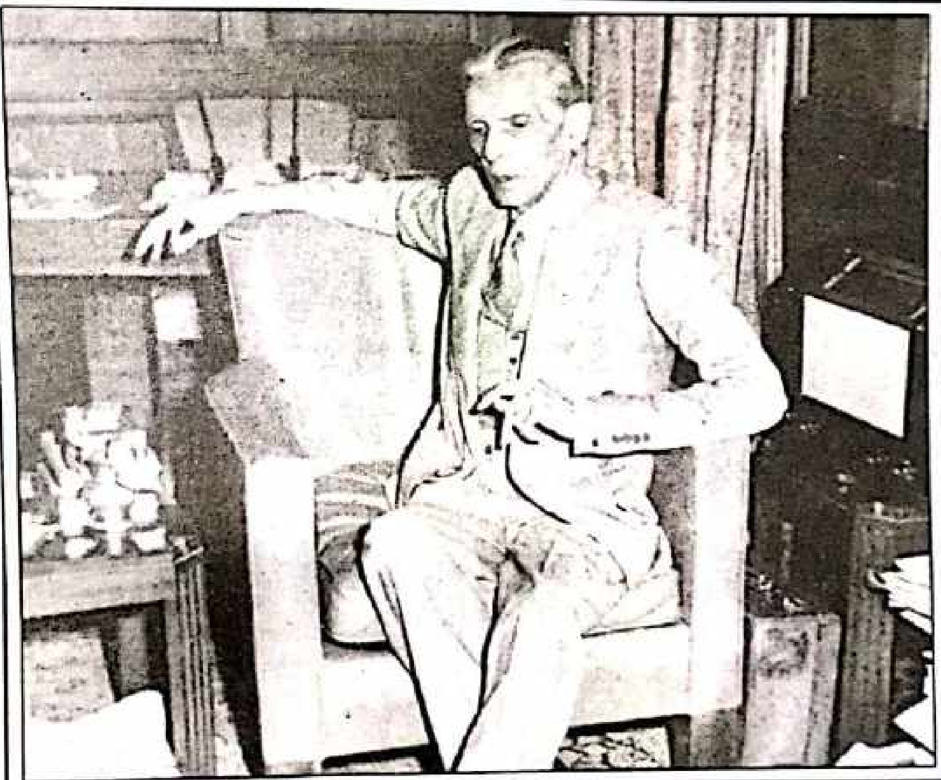

"We ... in general and youngmen in particular do not know the value of money. A paisa saved today is two paisa tomorrow, four paisa after that and so on and so forth. Because of our addiction to living beyond means and borrowing money we lost our sovereignty over this Sub-cotinent."

Mohammad Ali Jinnah
Founder of Pakistan
(Ziarat, 1948)

Bank AL Habib Limited
Rishta Bharosay Ka

Scanned with CamScanner

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

عید قرباں ۔ ایک عظیم ایثار و قربانی کا دن

Mr. Anwer Kassam M. Kapadia

عید الاضحٰی کا مقصد ایثار کے عظیم عمل سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ یہ تاریخی دن بنی نوع انسان کے لیے ایثار سے بھرپور جذبات اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع ہونے کا دن ہے۔ عید الاضحٰی جسے عید قرباں بھی کہتے ہیں، راہ حق میں قربانی دینے کا دن ہے۔ یہ دن ہمیں اس عظیم قربانی کی یاد دلاتا ہے جو رہتی دنیا تک مینارۂ ہدایت وارشاد نبی ﷺ رہے گی۔ مسلمانوں کے لیے یہ عید ایک عظیم ایثار، اصول نوازی اور کردار کی انتہائی بلندی کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ ان قربانیوں کو جن میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی ایک مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ روشنی کے مینار کی طرح سامنے رکھیں تو ہمہ وقت ہدایت کا امکان پیدا ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے پیغمبر تھے وہ اپنی انفرادیت میں اللہ کی قوت و برکت سے ایک مستقل امت کی شان رکھتے تھے۔ دنیا کے بت کدے میں انھوں نے اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر خانہ کعبہ تعمیر فرمایا۔ وہ کفر و شرک کے محاذ پر اسلام کے محافظ تھے۔ وہ نمرود کی بت پرستی کے خلاف اللہ تعالیٰ کی عظیم نشانیوں اور آیتوں کے مفسر تھے۔ اللہ کی شان کبیرائی کے مبلغ تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہر عمل، ان کی ہر فکر اور ان کی ہر بات اسلام کے حقائق کا نمونہ تھی۔ اللہ کی راہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی سراپا ایثار تھی۔

والدین کے حق میں اولاد کی یا اولاد کے حق میں والدین کی ہمدردیاں اٹوٹ اور جذبات سے بھرپور کیوں نہ ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے آگے اس رشتے کی اہمیت کم ہو جاتی ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے جب اپنے لخت جگر کی محبت کی پروا کیے بغیر اللہ کے حکم کو لبیک کہتے ہوئے بیٹے کی قربانی کا مظاہرہ پورا کر دکھایا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے تا قیامت اس قربانی کو امر بنا دیا۔

صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے انسان جب اپنے والدین، اولاد، بیوی، پڑوسی، برادری اور اپنی قوم کی خدمت کرتا ہے تو انسان کی بے لوث خدمت اور قربانی بارگاہ الٰہی میں بلاشک وشبہ قبول ہو جاتی ہے۔ برادری اور قوم کی بھلائی کے لیے جو لوگ ہمدردی اور لگاؤ

Scanned with CamScanner

کے ساتھ اپنے وقت، اپنے مال اور آرام کو قربان کرتے ہوئے بر سرِ عمل ہوتے ہیں تو بلاشبہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرتے اور دونوں دنیا میں کامیاب و کامران اور سرخرو ہوتے ہیں۔ قربانی کا اصل مقصد بھی یہی ہے کہ دوسروں کو آرام پہنچانے کے لیے، اپنے آرام کو قربان کردیا جائے اپنے مفادات پر قومی مفادات کو ترجیح دی جائے۔

اپنی بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی بے شمار فلاحی اور رفاہی خدمات بھی انجام دیتی ہے اور آئندہ ان سب گراں قدر خدمات کو بڑے پیمانے پر انجام دے رہی ہے۔ یہ تمام خدمتی کام وہ ہیں جن پر اپنی جماعت کو ہر سال خطیر رقم خرچ کرنی پڑتی ہے یہ کوئی معمولی رقم نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ بانٹوا میمن برادری میں بڑے بڑے صاحب حیثیت لوگ اور مخیّر حضرات موجود ہیں جو دوسروں کے دکھ کو اپنا دکھ اور دوسروں کے درد کو اپنا درد سمجھتے ہیں۔ انھی لوگوں کی وجہ سے ہمیں فنڈز ملتے ہیں اور ان بے لوث حضرات کے فراخ دلانہ تعاون کے باعث ہمارا خدمتی سفر جاری ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ ہمیشہ جاری رہے گا۔

آپ سب اس حقیقت سے اچھی طرح واقف و آگاہ ہیں کہ آپ کی اپنی بانٹوا میمن جماعت آپ سب لوگوں کی بہبود اور بھلائی کے لئے بہت سے کام کررہی ہے اور اس کی خدمات کو تعریف و توصیف سے دیکھا جاتا ہے۔ جو ہم سب کے لئے بے حد حوصلہ افزاء بات ہے۔ ہم سب کی بانٹوا میمن جماعت نے آپ کے لئے زندگی کے مختلف شعبوں میں خدمات انجام دی ہیں اور اب تک دے رہی ہے۔ مثلاً بانٹوا میمن جماعت تعلیمی سرگرمیوں کے فروغ کے لئے کوشاں ہے اور غریب مستحق طالب علموں کو تعلیمی سپورٹ فراہم کررہی ہے۔ انھیں اسکول کی فیس اور کتابیں دیتی ہے۔ اس کے علاوہ ہماری جماعت غریب اور مستحق بچیوں کی شادی کے سلسلے میں ان کے غریب والدین کو سپورٹ کرتی ہے انھیں شادی مدد فراہم کرتی ہے تاکہ ان کی بچیوں کے گھر آباد ہوسکیں۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم رہائشی (آبادکاری) معاملات میں بھی اپنے کمزور اور ضرورت مند لوگوں کی سپورٹ کر رہے ہیں اور ان کے لئے رہائش کی فراہمی کو ممکن بناتے ہیں۔ ان مذکورہ بالا تمام امور کے علاوہ اپنی جماعت بے شمار فلاحی اور رفاہی خدمات بھی انجام دیتی ہے اور موجودہ آئندہ بھی ان سب خدمات کو بڑے پیمانے پر انجام دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ تمام کام وہ ہیں جن پر اپنی جماعت کو ہر سال خطیر رقم خرچ کرنی پڑتی ہے یہ کوئی معمولی رقم نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ بانٹوا میمن برادری میں بڑے بڑے صاحب حیثیت لوگ اور مخیّر حضرات موجود ہیں جو دوسروں کے دکھ کو اپنا دکھ اور دوسروں کے درد کو اپنا درد سمجھتے ہیں۔ انھی لوگوں کی وجہ سے ہمیں فنڈز ملتے ہیں۔

عید قرباں کی آمد آمد ہے، یہ قربانی والا وہ تہوار ہے جو ہمیں دوسروں کے لئے ایثار و قربانی کا درس دیتا ہے اور ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دوسروں کا خیال بھی کرنا چاہیے۔ اس موقع پر میں اپنی برادری کے تمام افراد سے یہ دردمندانہ اپیل کروں گا کہ وہ اس اہم موقع پر ایثار و قربانی کے اس تہوار پر قربانی کی کھالوں کے ساتھ ہم سے تعاون کریں لیکن کرونا وائرس اور حکومت سندھ کی جانب سے مسلسل لاک ڈاؤن کے باعث قربانی کی کھالیں جمع کرنے یا نہ کرنے کا حتمی فیصلہ بعد میں کیا جاسکے گا۔ عید قرباں میں ابھی وقت باقی ہے۔ اپنی قربانی کی کھالیں جماعت کے لئے جمع کرواکے دردمندی کا ثبوت بھی دیں گے اور اللہ کی رضا بھی حاصل کریں گے۔ اس طرح آپ جماعت کے کاموں میں اس کا ہاتھ بٹائیں گے اور آپ کی جماعت آپ کے لئے زیادہ سے زیادہ خدمات انجام دے سکے گی اور زندگی کے لگ بھگ ہر شعبے میں برادری کے ہر فرد کو سپورٹ کرے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ

Scanned with CamScanner

اپنی بانٹوا میمن جماعت آپ کی قربانی کی کھالوں کی صحیح مستحق ہے اور آپ کی طرف تعاون طلب نظروں سے دیکھ رہی ہے، توقع ہے بلکہ یقین ہے کہ آپ اپنی جماعت کو مایوس نہیں کریں گے۔ خود بھی قربانی کی کھالیں جماعت کو دیجئے اور اپنے دوست احباب کو بھی اس پر قائل کیجئے۔

نیک خواہشات اور پرخلوص دعاؤں کا طالب　　　ادنیٰ خادم

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

مدیر اعزازی ماہنامہ میمن سماج کراچی

خوش رہا کریں اور خوشیاں بانٹیں۔ آپ کی خوشیوں کے ساتھ ساتھ

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) **کراچی**

پانی احتیاط سے اور کم استعمال کریں

نبی کریم ﷺ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے

وہ وضو کر رہے تھے تو ارشاد فرمایا

اے سعد یہ اسراف کیسا عرض کی کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟

فرمایا ہاں اگرچہ تم بہتی نہر پر ہو۔

لہٰذا نل ضرورت کے مطابق کم سے کم کھولیں

مسواک کرتے وقت اور سر کا مسح کرتے وقت نل بند کردیں

Scanned with CamScanner

حمد باری تعالیٰ

محترمہ زینت کوثر لاکھانی

ثنا خواں ہوں تیری میں پروردگار
دیں آنکھیں مجھے اور جلوے ہزار

عریض و بسیط و عجب کائنات
زمیں سے فلک در فلک بے کنار

بلندی سے گرتے ہوئے آبشار
پہاڑوں سے پھوٹی جوں چاندی کی دھار

زمینوں سے نکلے ہیں چشمے ہزار
کہیں ہیں جو صحرا کہیں لالہ زار

یاں باری سے آتے ہیں لیل و نہار
خزاں سے پہلے نہ آئے بہار

یہ شمس و قمر اور یہ ارض و سما
سراسر اطاعت ہے جن کا شعار

یہ حسن و توازن یہ دلکش نظارے
حسیں تیری قدرت کے ہیں شاہکار

یہ کثرت میں وحدت کی جلوہ طرازی
ہر اک شے کا فطرت پہ دارومدار

صفات و کمالات تیرے بے شمار
عطائیں تری ہیں بے حد و شمار

نعت ﷺ

جناب صابر قادری

اے سبز گنبد والے منظور دعا کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا
اے نور خدا آکر آنکھوں میں سما جانا
یا در پر بلالینا یا خواب میں آجانا
اے پردہ نشیں دل کے پردے میں رہا کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا
میں قبر اندھیری میں گھبراؤں گا جب تنہا
امداد میری کرنے آجانا ذرا شاہانہ
روشن میری تربت کو اللہ ذرا کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا
مجرم ہوں جہاں بھر کا محشر میں بھرم رکھنا
رسوائے زمانہ ہوں دوزخ سے بچالینا
مقبول دعا میری محبوب خدا کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا
چہرے سے ضیاء پائی ان چاند ستاروں نے
اس در سے شفا پائی دکھ درد کے ماروں نے
آتا ہے انہیں صابر ہر دکھ کی دوا کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا

عیدالاضحیٰ کے موقع پر شہر کے مختلف علاقوں سے برادری کے افراد کی رہائش گاہ پر جا کر
والینٹئر حضرات کے تعاون سے قربانی کی کھالیں جمع کی جاتی ہیں
قربانی کی کھالوں کی رقم سے برادری کے غریب اور
ضرورت مند بھائی، بہنوں کی امداد کی جاتی ہے
آپ بھی اپنے یہاں ہونے والی

قربانی کی کھالیں

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کو دے کر برادری کے غریب اور ضرورت مندوں کی امداد میں تعاون کریں

آپ کی جانب سے دی جانے والی ایک کھال سے
برادری کے ایک غریب خاندان کی مدد کی جاسکتی ہے
اگر آپ بحیثیت والینٹئر اپنی خدمات دینا چاہتے ہیں تو عیدالاضحیٰ سے قبل
جماعت کی آفس پر تشریف لاکر اپنا نام اندراج کرانے کی آپ سے اپیل کی جاتی ہے

کھال دینے والے حضرات بانٹوا میمن جماعت کو پہلے سے مطلع کر دیں تاکہ آپ کے
یہاں سے بروقت قربانی کی کھالیں وصول کی جاسکیں
ہیڈ سینٹر مدرسہ اسلامیہ رابطہ کر کے کھال دینے کے لئے والینٹئر کو بلا سکتے ہیں

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ ملحقہ حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ نزد راجہ مینشن کراچی

فون نمبر: 32768214 - 32728397

اتحاد ۔ یقین ۔ تنظیم

شاخ بریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تو ۔۔۔ نا آشنا ہے قاعدہ روزگار سے

ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ ۔۔۔ پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

مذکورہ اشعار میں علامہ اقبال فرماتے ہیں اتحاد قوت اور افتراق کمزوری کا نام ہے۔ قائد اعظمؒ نے اتحاد، یقین اور تنظیم کو کامیابی کی ضمانت قرار دیا تھا اور تاریخ عالم شاہد ہے کہ [illegible] نے باہمی اتحاد کو برقرار رکھا ہے ہمیشہ یکجہتی اور کامرانی سے سرفراز رہی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ علامہ اقبال کے نزدیک اتحاد کے بغیر ملت کا کوئی تصور نہیں۔ ایک لہر کی اپنی کوئی حیثیت نہیں۔ تنہا اچھل کر کنارے پر آئے تو ریت میں جذب ہو کر رہ جائے۔

لیکن جب یہی موجیں مل کر ایک رخ پر سیلاب کی شکل میں بہنا شروع کر دیتی ہوں تو بڑے بڑے مضبوط بند توڑ کر آگے بڑھ جاتی ہیں۔

اس بات کو علامہ اقبال نے یوں کہا ہے

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

SUZUKI Way of Life!

Suzuki Margalla Motors
Suzuki Margalla Motorcycles
Suzuki Margalla Workshop

Workshop SUNDAY OPEN

For the Purchase of Suzuki Motorcyle on 12-Month Installments

0%
Mark up

12 Easy Installment (without Markup) Only for Motorcycles

Offer All Memon Jamat Members

*LIMITED STOCK
*These Prices are Subject to Change by Manufacturer without any Prior Notice

SUZUKI SALES | SUZUKI SERVICE | SGP | EXCHANGE | Certified USED CARS | SUZUKI INSURANCE | SUZUKI Auto FINANCE

166-A Block 3, P.E.C.H.S., Sir Syed Road, Off Khalid Bin Waleed Road, Karachi-75400 Pakistan.
Tel: 021-34531372-5 UAN: 111-007-786 Cell: 0300-8235477 Fax: 021-34532889
Web: www.margallamotors.com, E-mail: margallamotors@yahoo.comt, Facebook: fb.com/margallamotors

Scanned with CamScanner

پوری برادری کو عید قرباں کی خوشیاں مبارک ہوں

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے عہدیداران اور

مجلس عاملہ کے اراکین کی جانب سے

عیدالاضحیٰ

پوری بانٹوا میمن برادری، میمن برادری اور عالم اسلام کو

کی تہہ دل سے پر خلوص مبارک باد

☆ جناب محمد سلیم محمد صدیق بکیا	صدر
☆ جناب نجیب عبدالعزیز بالاگام والا	سینئر نائب صدر اول
☆ جناب محمد حنیف حاجی قاسم کھانانی مچھیارا	سینئر نائب صدر دوم
☆ جناب عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا	جونیئر نائب صدر اول
☆ جناب عبدالجبار علی محمد آدم بدو	جونیئر نائب صدر دوم
☆ جناب انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا	اعزازی جنرل سیکریٹری
☆ جناب فیصل محمد یعقوب دیوان	جوائنٹ سیکریٹری اول
☆ جناب محمد شہزادا ایم ہارون کوٹھاری	جوائنٹ سیکریٹری دوم

Scanned with CamScanner

KOHINOOR
KOHINOOR
TEZ
MIXTURE
FAMILY PACK
KOHINOOR
TEZ
MIXTURE
KOHINOOR
JOSH
KOHINOOR
JOSH
برسوں کی کاوش اور تحقیق کے نتیجے میں
کوہ نور پیش کرتے ہیں تازگی اور فرحت کا نیا احساس۔
تیز مکسچر چائے۔
جو کہ دنیا کی بہترین چائے کی پتیوں کا ایک منفرد بلینڈ ہے۔
جوش دانے دار۔
ان لوگوں کے لیے جو چائے کی لذت کا اصل لطف چاہتے ہیں۔
کیونکہ کوہ نور کی نظر میں اپنے کرم فرماؤں کا
اعتماد ہے تو سب کچھ ہے...
Pakistan Standards
Cell # 0334-3062524
KOHINOOR PREMIUM TEA

آپ سب کو عیدقرباں مبارک

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کا ترجمان اور برادری کا ہردلعزیز

''ماہنامہ میمن سماج'' اپنے قارئین کرام، قلمکاروں،

اشتہارات دینے والے صاحبان

عیدالاضحیٰ

بانٹوا میمن برادری کے تمام اداروں کے عہدیداران اور اراکین مجلس عاملہ کو

تہہ دل سے پرخلوص مبارکباد پیش کرتے ہیں

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا
مدیر اعزازی ماہنامہ میمن سماج کراچی

عبدالجبار علی محمد بدو
پبلشر ماہنامہ میمن سماج کراچی

فروغ علم کا چراغ

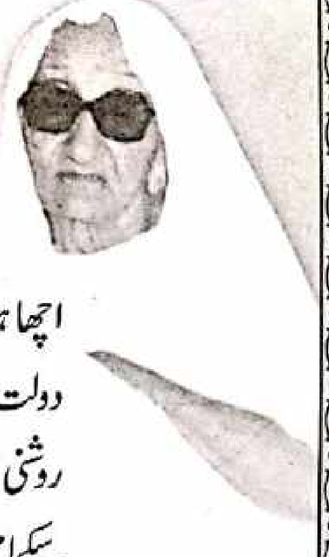

علم حاصل کرنے میں محنت کروتا کہ دنیا سے اندھیرا ختم ہوجائے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ملک کا، برادری کا بچہ بچہ علم کی دولت سے مالامال ہوجائے۔ علم کے بغیر دولت بے کار ہے۔ چراغ سے چراغ روشن ہوتا ہے۔ علم ہی سے ہم اپنی برادری میں روشنی پھیلا سکتے ہیں، اساتذہ کے ذریعہ سے جتنی بھی تھوڑی یا بہت علم کی روشنی پھیل سکے اچھا ہے۔

محترمہ خدیجہ حاجیانی کی تقریر سے اقتباس

رونق اسلام گرلز اسکول نانک واڑہ کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر

بانٹوا میمن اور میمن برادری سے تعلق رکھنے والی سماجی اور فلاحی خدمات انجام دینے والی بے لوث شخصیت نیو میمن مسجد (بولٹن مارکیٹ) کے 33 سال تک مینجنگ ٹرسٹی کے عہدے پر فائز رہے۔ میمن فیڈریشن کے ترجمان رسالے ماہنامہ میمن بلیٹن کے مدیر اعزازی کے فرائض انجام دیے

حاجی محمد اقبال جان محمد کسباتی کی غم انگیز رحلت

بانٹوا میمن اور میمن برادری سے تعلق رکھنے والی سماجی اور فلاحی خدمات انجام دینے والی پرخلوص شخصیت نیو میمن مسجد بولٹن مارکیٹ کے 1988ء سے لے کر 2018ء تک مینجنگ ٹرسٹی کی حیثیت سے (جملہ 33 سال تک) مذہبی خدمات انجام دیں۔ علاوہ آل پاکستان میمن فیڈریشن کے ترجمان رسالے ماہنامہ میمن بلیٹن کے فروری 1990ء سے دسمبر 1990ء تک مدیر اعزازی کی حیثیت سے فرائض کی انجام دہی کی تھی۔ حاجی محمد اقبال کسباتی کی پیدائش 10 اکتوبر 1949ء میں ہوئی، ابتدائی اور ثانوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے مراحل طے کیے اور چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کی سند حاصل کی۔ بعد ازاں پبلک کمپنی میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہوئے۔ آپ کی شادی حاجی صدیق حاجی رحمت اللہ میبیا کی دختر نیک اختر محترمہ حاجیانی حلیمہ سے ہوئی۔ آپ کی اولادوں میں جناب محمد عتیق کسباتی، جناب عبدالقادر، محترمہ سینہ، جناب محمد احمد اور محترمہ عظمیٰ ہیں۔

حاجی محمد اقبال جان محمد کسباتی مختصر علالت کے بعد بروز منگل 9 جون 2020ء کو رات کے ساڑھے بارہ بجے شب 71 سال کی عمر پا کر دار الفانی سے کوچ کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

نماز جنازہ بعد نماز ظہر اسمٰعیل گیگا مسجد (جمشید روڈ) میں ادا کی گئی اور تدفین میوہ شاہ قبرستان میں عمل میں آئی۔ دوسرے دن بدھ 10 جون 2020ء کو سوئم قرآن خوانی اور دعائے مغفرت نیو میمن مسجد (بولٹن مارکیٹ) کے ٹرسٹی صاحبان کی جانب سے بعد نماز ظہر تا عصر رکھا گیا تھا۔ اسی روز بدھ 10 جون 2020ء کو اہل خانہ کی جانب سے مغرب تا عشاء اسمٰعیل گیگا مسجد (جمشید روڈ) میں رکھا گیا تھا۔ جس میں بانٹوا میمن جماعت کے عہدیداران، مجلس عاملہ کے اراکین، سب کمیٹیوں کے کنوینر صاحبان، بانٹوا میمن خدمت کمیٹی، آل پاکستان میمن فیڈریشن، میمن پروفیشنل فورم کے عہدیداران، دوست احباب اور عزیز و اقارب، سماجی شخصیات کی بڑی تعداد میں شرکت کی۔

قرارداد تعزیت ۔ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

حاجی محمد اقبال جان محمد کسباتی کی غم انگیز رحلت پر بانٹوا میمن جماعت کے عہدیداران، مجلس عاملہ کے اراکین اور سب کمیٹی کے کنوینر صاحبان نے فیملی ممبران سے دلی رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین اور دوست کو صبر جمیل عطا کرے۔ سوگوار خاندان کو صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

Scanned with CamScanner

مشعل راہ

عیدالاضحی: تسلیم ورضا اور اطاعتِ ربانی کے عملی مظاہرے کا دن

عیدالاضحیٰ کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندے کا کوئی عمل قربانی سے بڑھ کر محبوب نہیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اللہ کی اطاعت کا مظاہرہ کر کے بندگی اور جاں نثاری کی بے مثال تاریخ رقم کی

''قربانی'' بندے کو اللہ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے اور اس کی اطاعت وفرماں برداری کا درس دیتی ہے۔

''قربانی'' سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، جو تاجدارِ کائنات حضور اکرم ﷺ کی امت کے لئے برقرار رکھی گئی ہے۔

قرآن مجید میں سرکارِ دو جہاں ﷺ کو قربانی دینے کا حکم کچھ ان الفاظ میں دیا گیا ہے: ''(اے محبوب ﷺ) آپ اپنے رب کے لئے نماز ادا کیجئے اور قربانی دیجئے۔'' (سورۃ الکوثر)

احادیث مبارکہ میں قربانی کی بہت زیادہ فضیلت اور اجر وثواب بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرکارِ دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''یوم النحر'' یعنی عیدالاضحیٰ کے دن ابن آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں خون بہانے، یعنی قربانی دینے سے افضل نہیں۔'' (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔'' صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! اس میں ہمارے لیے کیا ثواب ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قربانی کے جانور کے ہر بال کے عوض تمہارے لیے ایک نیکی ہے۔'' (ابن ماجہ) حضرت امام حسن بن علی

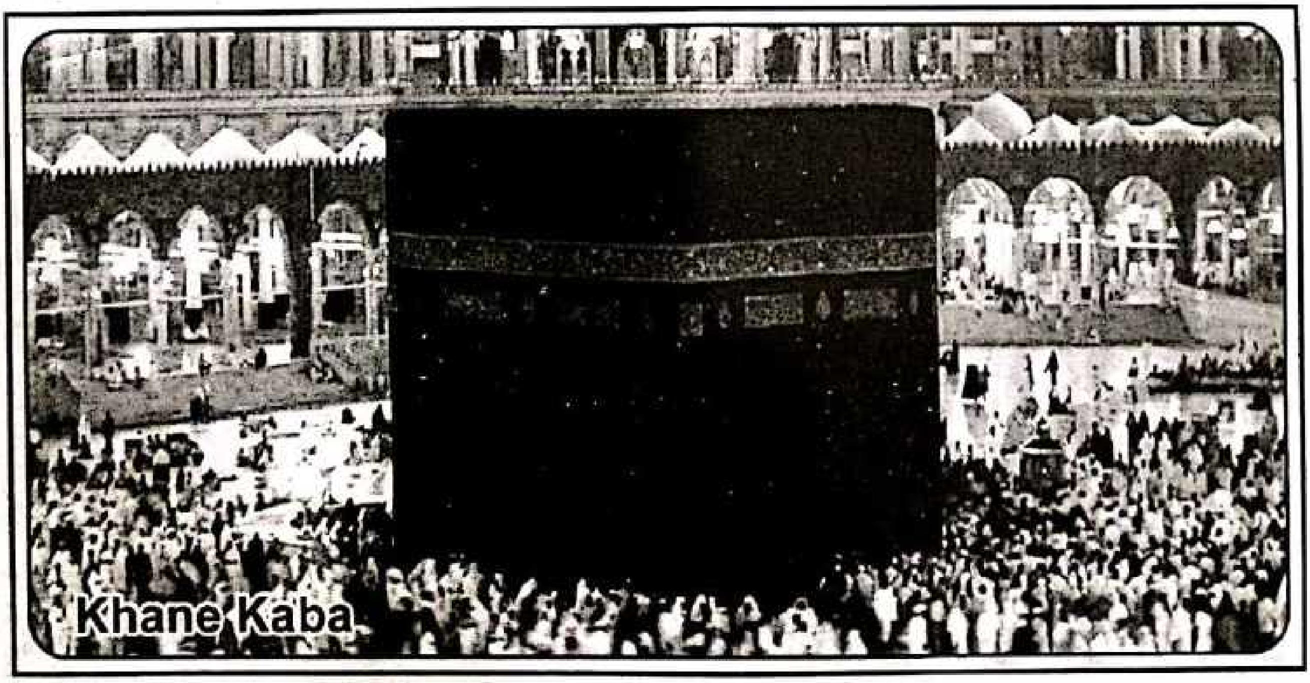

Scanned with CamScanner

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے خوش دلی سے حصول ثواب کی نیت سے قربانی کی، تو (قربانی کا جانور) اس کے لئے آتش جہنم سے ڈھال بن جائے گا۔'' (طبرانی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جو رقم عید کے دن قربانی پر خرچ کی جائے (اللہ تعالیٰ کے ہاں) اس رقم سے زیادہ کوئی اور رقم محبوب نہیں۔'' (طبرانی)

استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرنے والے کے متعلق سرکار دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''جو شخص استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرے، وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔'' (ابن ماجہ)

مذکورہ بالا ارشادات و تعلیمات نبوی ﷺ سے اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ و رسول ﷺ کے ہاں قربانی کی کیا قدر و قیمت ہے، اس عمل قربانی کی اس قدر فضیلت بیان ہو جانے کے باوجود بھی اگر ہم قربانی نہ کریں، بلکہ حیل و حجت سے کام لیتے ہوئے اس سے دامن بچانے کی کوشش کریں تو پھر یہ ہماری محرومی نہیں تو اور کیا ہے۔

قربانی کی اس مختصر فضیلت کو بیان کر دینے کے بعد اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس سے متعلق چند ضروری اور اہم مسائل کو بھی بیان کر دیا جائے تاکہ ان کو پیش نظر رکھ کر قربانی کے زیادہ سے زیادہ اجر و ثواب کے حصول کو ممکن بنایا جا سکے۔

قربانی ہر صاحب استطاعت مسلمان مرد و عورت (یعنی جس کے پاس اتنی رقم ہو کہ اپنی بنیادی ضروریات کی تکمیل کے بعد قربانی کا جانور خرید سکے) پر واجب ہے، نہ کرنے کی صورت میں گناہ گار ہوگا۔ قربانی کا مقصد محض جانور ذبح کرنا نہیں بلکہ جانور کے گلے پر چھری چلا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کو زندہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ تجدید عہد کرنا ہوتا ہے کہ اے خالق و مالک، ہم آج جانوروں کا خون بہا کر تجھ سے تجدید عہد کرتے ہیں کہ تیری رضا و خوشنودی اور تیرے دین کی سربلندی، غلبہ و احیائے دین کی خاطر ہمیں جس طرح کی بھی مالی و جانی قربانی دینی پڑی، ہم اس سے دریغ نہیں کریں گے۔ قربانی کرنے سے ایک جذبہ ہمارے اندر پیدا ہوتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ ہماری قربانی ثمر بار اور اللہ کی بارگاہ میں قبول ہے اور اگر جانور ذبح کرنے سے یہ تصور ہمارے قلب و باطن میں جاگزیں نہیں ہوتا تو سمجھ لیجئے کہ ہم نے محض ایک رسم ادا کی ہے اور محض رسم کی ادائیگی کبھی حصول مقصد کی ضمانت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قربانی کی روح کو سمجھنے اور اسے حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

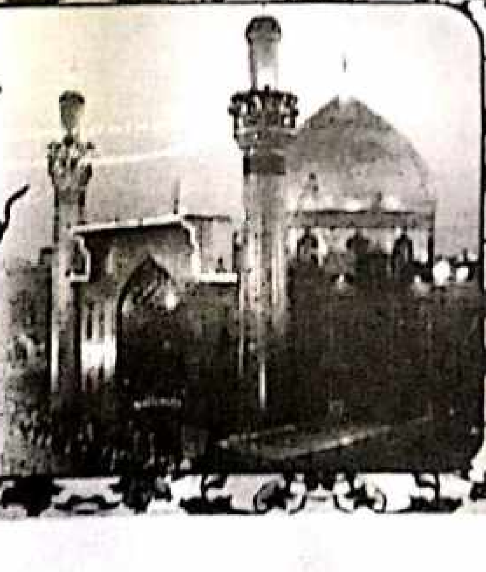

کوئی تم سے بھلائی کی امید رکھے تو اسے مایوس مت کرو
کیونکہ لوگوں کی ضرورتوں کا تم سے وابستہ ہونا
تم پر اللہ کی عنایت ہے۔

آؤ بانٹوا میمن جماعت سے تعاون کریں ہم

گجراتی کلام: بلال میمن (مرحوم)
(عبدالعزیز عبدالرحمٰن بکیا)
اردو ترجمہ: کھتری عصمت علی پٹیل

آؤ مل جل کر کام کریں ہم
اونچا بانٹوا میمن جماعت کا نام کریں ہم

جن بزرگوں نے جماعت بنائی تھی
روشن اس کا نام کریں ہم

فاصلوں کو دور کرنے کے لیے
ہم سب کو مل کر سوچنا ہے

آؤ مل جل کر کام کریں ہم
اونچا بانٹوا میمن جماعت کا نام کریں ہم

الفاظ کی تو تو میں میں سے
کام کوئی بھی سدھرتا نہیں

اختلافات میں فاصلے بڑھتے ہیں
اتفاق میں برکت ہی برکت ہے

منفی باتوں پر خاک ڈالیں
مثبت باتوں کو عام کریں ہم

آؤ مل جل کر کام کریں ہم
اونچا بانٹوا میمن جماعت کا نام کریں ہم

آنے والے وقتوں میں
ہم کون سے نقش چھوڑیں گے

ہم سب تو ایک برادری ہیں
ہم سب کو مل جل کر رہنا ہے

کیوں نہ اپنے دلوں کو صاف کریں
یہی تو وقت کا اہم تقاضا ہے

میری اس کاوش کو گر اللہ کا کرم مل جائے
کیوں نہ یکجا ہوکر بند مٹھی بن جائیں ہم

آؤ مل جل کر کام کریں ہم
اونچا بانٹوا میمن جماعت کا نام کریں ہم

اُن کی باتوں میں گلوں کی خوشبو

☆ جو شخص پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہ جائے وہ ایمان نہیں رکھتا۔ (حضور اکرم ﷺ)

☆ نیک آدمی جب علم سیکھتا ہے تو انکسار سے جھک جاتا اور بدفطرت جب علم سیکھتا ہے تکبر سے اکڑ جاتا ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆ جس نے رب کے لئے جھکنا سیکھ لیا وہی علم والا ہے کیونکہ علم کی پہچان عاجزی ہے اور جاہل کی پہچان تکبر ہے۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

☆ تلوار کا زخم جسم پر ہوتا ہے اور بری گفتگو کا روح پر۔

(حضرت عثمان غنیؓ)

☆ ایسی غربت پر صبر کرنا جس میں عزت محفوظ ہو۔ اس امیری سے بہتر ہے جس میں ذلت ورسوائی ہو۔ (حضرت علیؓ)

☆ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں، جس قدر ممکن ہو دوسروں کے کام آؤ۔

(حضرت امام حسینؓ)

☆ اللہ جسے تباہ کرنا چاہتا ہے اسے عیش و عشرت میں ڈال دیتا ہے۔

(حضرت خالد بن ولیدؓ)

☆ آخری زمانے میں جو چیز سب سے کم ملے گی، وہ بھروسہ مند دوست اور حلال رزق ہوگا۔ (امام زین العابدینؒ)

☆ اس دنیا میں کوئی خزانہ سانپ کے بغیر، کوئی پھول کانٹے کے بغیر اور کوئی خوشی غم کے بغیر نہیں ہے۔ (مولانا جلال الدین رومیؒ)

☆ علم کو دنیا کے لئے سیکھا جائے تو علم دل میں جگہ نہیں پکڑتا۔

(امام ابوحنیفہؒ)

☆ اگر لوگوں کو علم کی قدر و قیمت کا پتہ چل جائے تو سارے کام چھوڑ کر علم کے پیچھے لگ جائیں۔ (بابا فرید گنج شکرؒ)

☆ جس میں علم کی محبت نہیں، اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

(امام شافعیؒ)

☆ آہستہ آہستہ چل کر منزل مقصود تک پہنچ جانا، دوڑ کر راستے ہی میں گر جانے سے بہتر ہے۔ (شیخ سعدیؒ)

☆ جس انسان میں خودداری نہیں وہ انسان نہیں۔ (شاہ ولی اللہؒ)

☆ نہ اتنے میٹھے بنو کہ لوگ تمہیں نگل جائیں اور نہ اتنا کڑوے کہ لوگ تمہیں تھوک دیں۔ (حضرت لقمان)

☆ انسان عقل سے پہچانا جاتا ہے، شکل سے نہیں۔ (افلاطون)

☆ خامیوں کا احساس کامیابیوں کی کنجی ہے۔ (بقراط)

☆ جس جنگ میں بوڑھا تجربہ، پرانا مشاہدہ اور نوجوان طاقت نہ ہو، وہ جنگ ہمیشہ ہاری جاتی ہے۔ (ارسطو)

☆ علم کو روٹی کمانے کا ذریعہ نہ بناؤ، علم خود اپنا صلہ ہے۔

(حکیم اقلیدس)

☆ مجھے مشکل کام پسند ہے۔ کامیابی جتنی مشکل سے حاصل ہو، اتنی ہی خوشی ہوتی ہے۔ (سکندر اعظم)

☆ انسان کی بے غرض خدمت کرنا انسانیت کی معراج ہے۔

(مولانا محمد علی جوہر)

☆ دولت مند بننے کا راز صرف اتنی سی بات میں ہے کہ انسان جس قدر کمائے اس سے کم خرچ کرے۔ (فرینکلن)

☆ نفرت دل کا پاگل پن ہے۔ (بائرن)

Scanned with CamScanner

حضرت ابراھیم علیہ السلام کی روشن اور تابندہ سنت

قربانی کی حقیقت

تحریر : الحاج احمد عبداللہ غریب مرحوم (بمبئی)، مذہبی اسکالر

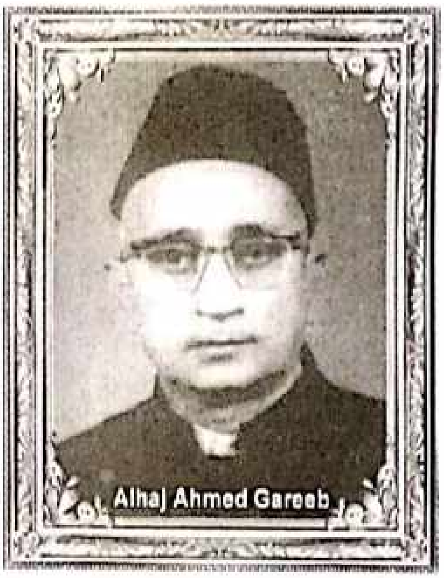

اولاد آدم میں سب سے عظیم قربانی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ہے۔ جو امت مسلمہ کے مورث اعلیٰ اور نہایت جلیل القدر نبی و پیغمبر ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ مقربین بارگاہ الٰہی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ وہ نہیں ہوتا جو عام انسانوں کے ساتھ ہے، ان کو آزمائش کی سخت منزلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی چونکہ جلیل القدر نبی اور پیغمبر تھے اس لئے ان کو بھی مختلف آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑا اور ہر دفعہ امتحان میں کامیاب رہے۔

امتحان پر امتحان : جب اللہ کے خلیل کو آگ میں ڈالا گیا تو اس وقت جس صبر اور رضا بہ قضائے الٰہی کا انہوں نے ثبوت دیا اور جس عزم و استقامت کا مظاہرہ کیا وہ انہی کا حصہ تھا۔ اس کے بعد جب اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہؑ کو فاران کے بیابان میں چھوڑ آنے کا حکم ملا تو وہ بھی معمولی امتحان نہ تھا۔ ان دونوں کٹھن منزلوں کو عبور کرنے کے بعد تیسرا امتحان آیا۔

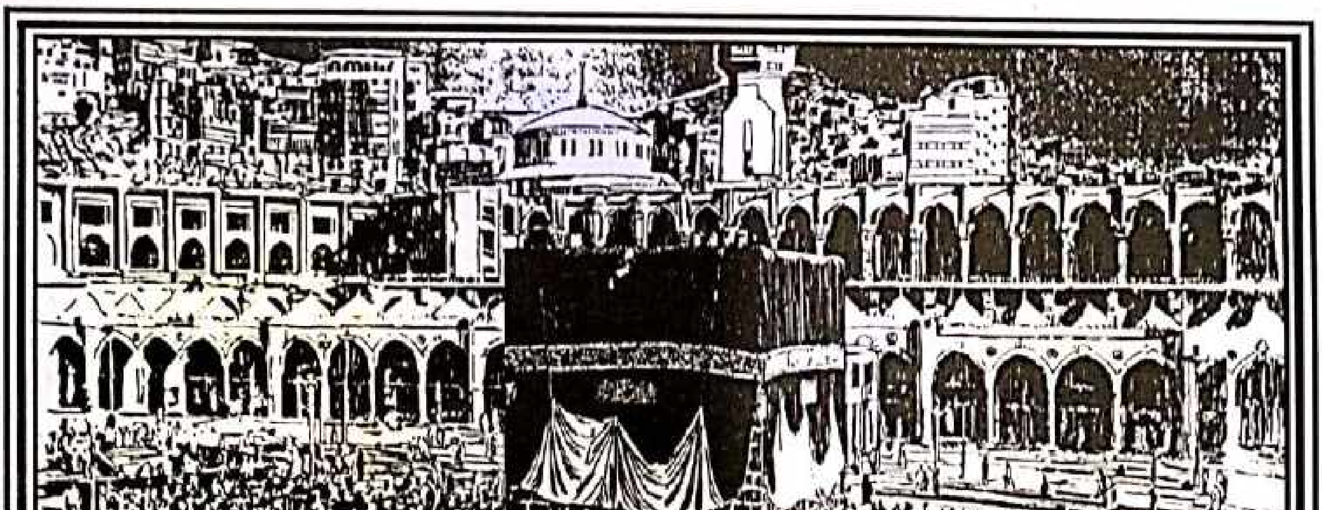

جو پہلے دونوں امتحانات سے بھی زیادہ مشکل تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تین راتوں تک مسلسل خواب دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔" اے ابراہیم تو ہماری راہ میں اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی دے۔"

تعمیل کے لیے تیار : انبیاء علیہ السلام کا خواب (رویائے صادق) اور وحی الٰہی ہوتا ہے اس لئے ابراہیم علیہ السلام رضاو تسلیم کا پیکر بن کر تیار ہو گئے کہ اللہ کے حکم کی جلد سے جلد تعمیل کریں۔ مگر چونکہ یہ معاملہ تنہا اپنی ذات سے وابستہ نہ تھا بلکہ اس آزمائش کا دوسرا حصہ وہ بیٹا تھا جس کی قربانی کا حکم دیا گیا تھا اس لئے باپ نے بیٹے کو اپنا خواب اور اللہ کا حکم سنایا۔ بیٹا جو ابراہیم علیہ السلام جیسے عظیم نبی کا بیٹا تھا اس نے فوراً سر تسلیم خم کر دیا۔ اور کہنے لگا "اللہ کی یہی مرضی ہے تو انشاء اللہ آپ مجھ کو صابر پائیں گے" اس گفتگو کے بعد باپ بیٹے اپنی قربانی پیش کرنے کے لئے جنگل روانہ ہو گئے۔ باپ نے بیٹے کے ہاتھ پیر باندھے، چھری تیز کی اور بیٹے کو پیشانی کے بل پچھاڑ کر ذبح کرنے لگے فوراً ہی وحی نازل ہوئی۔

پھر کیا ہوا ؟ "اے ابراہیم تو نے اپنا خواب سچ کر دکھایا، بے شک یہ بہت سخت اور کٹھن آزمائش تھی۔ اب لڑکے کو چھوڑ اور تیرے پاس جو یہ مینڈھا کھڑا ہے اس کو بیٹے کے بدلے میں ذبح کر ہم نیکوکاروں کو اس طرح نوازا کرتے ہیں"۔ ابراہیم علیہ السلام نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو جھاڑی کے قریب ایک مینڈھا کھڑا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس مینڈھے کو ذبح کیا۔ یہی وہ "قربانی" ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی مقبول ہوئی کہ بطور یادگار ہمیشہ کے لئے ملت ابراہیمی کا شعار قرار پائی اور آج بھی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو تمام دنیائے اسلام میں یہ "شعار" اسی طرح منایا جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا حکم و اشارہ پا کر اپنے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ان کی رضامندی سے قربانی کے لئے اللہ کے حضور میں پیش کر کے اور ان کے گلے پر چھری رکھ کر اپنی سچی وفاداری اور کامل تسلیم و رضا کا ثبوت دیا اور اللہ تعالیٰ نے عشق و محبت اور قربانی کے اس امتحان میں ان کو کامیاب قرار دے کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو زندہ و سلامت رکھ کر ان کی جگہ ایک جانور کی قربانی قبول فرمائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سر پر "انسانیت" کی امامت کا تاج رکھ دیا اور ان کی اس ادا کو قیامت تک کے لئے "رسم رفاقت" قرار دے دیا۔

ذبح عظیم : قربانی حقیقت میں قرآن کریم کے الفاظ میں "ذبح عظیم" ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانور قربان کرنا اپنے آپ کو قربان کرنے کا قائم مقام ہے۔ یہ درحقیقت اس بات کا اقرار ہے کہ ہماری جان اللہ تعالیٰ کی نذر ہے، جب وہ اسے طلب کرے گا ہم اسے پیش کریں گے۔ جب بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خون بہانے کی ضرورت پیش آئے گی ہم اپنا خون بہائیں گے ورنہ محض جانور کو قربان کر دینا بجائے خود کوئی حقیقت نہیں رکھتا جب تک کہ اس کے پیچھے کوئی عظیم اور پاک جذبہ کام نہ کر رہا ہو۔

قرآن مجید میں آیا ہے۔ "نہ ان (قربانی کے جانوروں) کے گوشت اللہ کو پہنچتے ہیں اور نہ اس کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچتا ہے۔" (سورۂ حج ۳۷)

قربانی کا حکم : قربانی کا حکم صرف مکے میں حج کے موقع پر ادا کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ قربانی کرنے کی استطاعت رکھنے والے مسلمان دنیا میں جہاں بھی ہوں اس موقع پر انہیں قربانی کرنی چاہئے۔ آنحضرت ﷺ جب تک مدینہ میں رہے ہر سال قربانی کرتے رہے۔

قربانی کی روح : قربانی کی یہ سنت جاری کرنے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے اور اسے تا قیامت قائم رکھنے والے نبی آخر الزمان نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امامت کے فداکار ہیں۔

Scanned with CamScanner

اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ کو قربانی اور فدا کاری کی روح پوری زندگی میں جاری و ساری رکھنے کی تعلیم دیتے ہوئے۔ فرمایا'' کہہ دیجئے کہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت سب اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلا فرماں بردار ہوں۔ (سورۃ الانعام۔ آیت ۱۶۲۔۱۶۳)

گوشت اور خون : اسلام سے پہلے لوگ قربانی کر کے اس کا گوشت بیت اللہ کے سامنے لا کر رکھتے اور اس کا خون بیت اللہ کی دیواروں پر لگاتے تھے۔ قرآن نے بتایا کہ اللہ کو تمہارے اس گوشت اور خون کی ضرورت نہیں۔ اس کے یہاں تو قربانی کے وہ جذبات پہنچتے ہیں جو ذبح کرتے وقت تمہارے دلوں میں ہوتے ہیں یا ہونے چاہئیں۔ قربانی، گوشت اور خون کا نام نہیں ہے بلکہ اس حقیقت کا نام ہے کہ ہمارا سب کچھ اللہ کے لئے ہے اور اس کی راہ میں قربان ہونے کے لئے ہے۔

جذبہ کیا ھے؟ قربانی کرنے والا صرف جانور کے گلے پر ہی چھری نہیں پھیرتا بلکہ وہ ساری ناپسندیدہ خواہشات کے گلے پر چھری پھیر کران کو ذبح کر ڈالتا ہے۔ اس شعور کے بغیر جو قربانی کی جاتی ہے وہ ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام کی سنت نہیں بلکہ محض ایک قومی رسم ہے جس میں گوشت کی فراوانی تو ہوتی ہے۔ لیکن وہ تقویٰ نہیں ہوتا جو قربانی کی روح ہے۔ اللہ کی نظر میں اس قربانی کی کوئی قیمت نہیں جس کے پیچھے تقویٰ کے جذبات نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہی عمل مقبول ہے جس کا محرک تقویٰ ہو۔'' اللہ صرف متقیوں کا عمل ہی قبول کرتا ہے۔''

ذی الحجه کا عشرہ : سورۃ الفجر میں ارشاد ہوتا ہے'' قسم ہے فجر کی اور قسم ہے دس راتوں کی۔''

ابن کثیر نے لکھا ہے کہ اس آیت میں '' فجر'' سے مراد، عید الاضحیٰ کی فجر ہے جو کہ یوم النحر یعنی قربانی کا دن ہے اور'' دس راتوں' سے مراد ذی الحجہ کی دس راتیں ہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے سات دنوں میں سے جمعہ کو اور سال کے بارہ مہینوں میں سے رمضان المبارک کو اور پھر رمضان المبارک کے تین عشروں میں سے آخری عشرہ کو خاص فضیلت بخشی ہے، اسی طرح ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کو بھی فضل و رحمت کا خاص عشرہ قرار دیا ہے اور اسی لئے حج بھی انہی ایام میں رکھا گیا ہے۔ خصوصاً نویں تاریخ یعنی عرفہ کا دن اور عرفہ اور عید کی درمیانی رات یہ تمام ایام میں خاص فضیلت رکھتے ہیں۔ بہرحال یہ رحمت خداوندی کا خاص عشرہ ہے ان دنوں میں بندے کا ہر نیک عمل اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے اور اس کی بڑی قیمت ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔'' اللہ تعالیٰ کو عمل صالح جتنا ان دس دنوں میں محبوب ہے اتنا کسی دوسرے دن میں نہیں۔'' (صحیح بخاری)

مسنون عمل : جو شخص بھی قربانی کا ارادہ کرے وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد جسم کے کسی حصے کے نہ بال کاٹے اور نہ ناخن کتروائے۔ پھر جب قربانی کا جانور ذبح کرے تو بال اور ناخن وغیرہ کتروائے۔ یہ عمل مسنون ہے، واجب نہیں ہے اور جو شخص قربانی کی وسعت نہ رکھتا ہو اس کے لئے بھی بہتر یہ ہے کہ وہ قربانی کے دن بال بنوائے، ناخن کٹوائے، خط بنوائے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا یہ عمل قربانی کا قائم مقام بن جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' جب ذی الحجہ کا عشرہ شروع ہو جائے (یعنی ذی الحجہ کا چاند دیکھ لیا جائے) اور تم میں سے کسی کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو تو اس کو چاہئے کہ اب قربانی کرنے تک اپنے بال یا ناخن بالکل نہ تراشے۔'' (صحیح بخاری۔ مسلم)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا'' مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اضحیٰ کے دن (یعنی دس ذی الحجہ کو) عید مناؤں، اللہ نے اس دن کو اس امت کے لئے عید کا دن قرار دیا ہے۔'' ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ یہ بتائیے کہ میرے پاس ایک ہی بکری ہو جو کسی نے دودھ کے لئے مجھے دے رکھی

Scanned with CamScanner

ہوتو کیا میں اس کی قربانی کردوں؟ ارشاد فرمایا ''.....نہیں تم اس کی قربانی نہ کرو بلکہ قربانی کے دن اپنے بال بنوالینا، اپنے ناخن کٹوالینا، اپنی مونچھیں کترواکر درست کرلینا، اور زیرناف کے بال صاف کرلینا، بس اللہ کے نزدیک یہی تمہاری پوری قربانی ہوجائے گی۔'' (ابوداؤد، نسائی جمع الفوائد)

مسائل و احکام:

(1) عرفہ یعنی نویں تاریخ کی صبح سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز فرض کے بعد بہ آواز بلند ایک مرتبہ یہ تکبیر پڑھنا واجب ہے۔

(2) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے سب کے لئے یہی حکم ہے۔

(3) مردوں اور خواتین سب پر تکبیر تشریق واجب ہے البتہ خواتین بلند آواز سے نہ پڑھیں۔

(مسلم بلیٹن بمبئی۔نومبر 1966ء)

میرے حقوق کیا ہیں

☆ میں اڑ نہیں سکتا کیونکہ ہوا بے حد آلودہ ہے۔

☆ میں تیر نہیں سکتا کیونکہ پانی بے حد آلودہ ہے۔

☆ میں کیا کرسکتا ہوں؟ میرا کوئی مستقبل ہے؟

اللہ کو ناپسند لوگ

1 فساد پھیلانے والے (سورۃ المائدہ:64)

2 ظلم کرنے والے (سورۃ آل عمران:140)

3 حد سے تجاوز کرنے والے (سورۃ البقرۃ:190)

4 تکبر کرنے والے اور شیخی خور (سورۃ النساء:36)

5 اسراف کرنے والے (سورۃ الاعراف:31)

6 خیانت کرنے والے (سورۃ النساء:107)

7 بدعہدی کرنے والے (سورۃ الانفال:58)

8 گھمنڈ کرنے والے (سورۃ النحل:23)

9 ناشکری اور گناہ کرنے والے (سورۃ البقرۃ:276)

10 اترانے والے (سورۃ القصص:76)

Scanned with CamScanner

ایک ایمان افروز اور معلومات افزا تحریر

آبِ زم زم ...... زندہ معجزہ

آب زم زم ایک زندہ معجزہ ہے جو اللہ کے بندوں کے لئے اللہ کی عطا کردہ ایک عظیم نعمت ہے

تحریر : حاجی محمد یونس عرفا قائد اوپلیٹا (مرحوم)

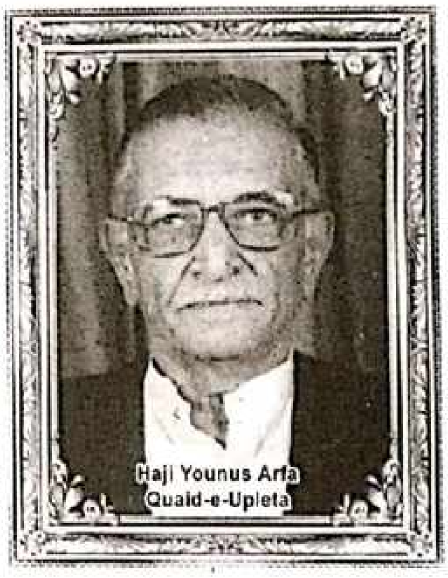

اسلامی تواریخ اور قرآن پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم کے آگے سر جھکاتے ہوئے اپنی بیوی حضرت ہاجرہ علیہ السلام اور ننھے منھے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ایک لق و دق صحرا میں لاکر بے یار و مددگار چھوڑ دیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حکم ربی کے مطابق بیوی اور شیر خوار بیٹے کو عرب کے ریگستان میں صفا اور مروہ کی پہاڑی کے درمیان چھوڑا تھا۔ وہاں نہ پانی تھا نہ سبزہ۔ چٹیل میدان تھا اور تپتی ہوئی ریت۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی اور بیوی و بچے کو وہیں چھوڑ کر واپس چل دیئے۔ اب وہ دونوں اللہ کے رحم و کرم پر تھے۔ اس ویرانے میں وہی ان کا مددگار تھا۔ وہی ان کے دکھ دور کرنے والا تھا۔

معصوم اور شیر خوار اسمٰعیل پیاس سے بلبلا رہے تھے۔ مشفق ماں سے ان کی تڑپ دیکھی نہ گئی اور وہ صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان بے تاب ہوکر دوڑنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی وہ ادا اس قدر پسند آئی کہ اس فعل (دوڑنے کو) حج کا رکن بنا دیا گیا۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی

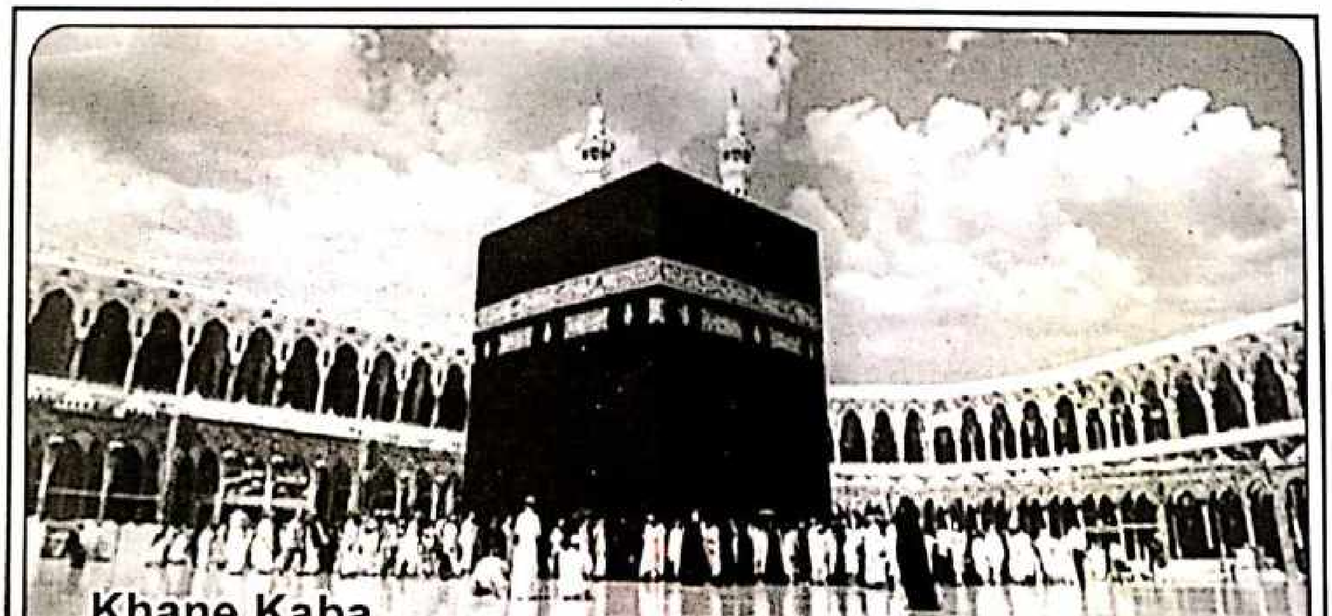

Scanned with CamScanner

جوش میں آ گئی۔ ننھے اسمٰعیل علیہ السلام جہاں ریت پر ایڑیاں مار رہے تھے'ان کی ایڑیوں کے بالکل نیچے اللہ تعالٰی نے پانی کا چشمہ جاری فرمادیا۔ حضرت ہاجرہ علیہ السلام نے دیکھا تو زور زور سے چیخیں ''زم زم'' اس لفظ کے ان کی زبان میں معنی تھے ''ٹھہر جا ٹھہر جا'' اور پانی کا وہ چشمہ آگے بہنے سے رک گیا بلکہ اس نے اس جگہ ایک کنویں کی شکل اختیار کرلی اور آج تک اسی جگہ موجود ہے اور ساری دنیا میں نہایت متبرک سمجھا جاتا ہے۔

کچھ عرصے بعد وہاں سے ایک قافلہ گزرا۔ قافلے والوں نے وہاں پانی کا چشمہ دیکھا تو حضرت ہاجرہ علیہ السلام سے اجازت طلب کی کہ ہم یہ پانی اپنی ضروریات کے لئے استعمال کرلیں۔ حضرت ہاجرہ علیہ السلام نے اجازت دے دی۔ بعدازاں قافلے والوں نے اس جگہ مستقل طور پر آباد ہونے کا فیصلہ کرلیا۔ وہ لوگ بنی جرہم نامی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ اسی قبیلے میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی پرورش ہوئی جو بعد میں اللہ کے نبی بنے'انھی کے اولاد میں سے نبی آخرالزماں حضرت محمد ﷺ بھی ہیں۔

آہستہ آہستہ یہ قبیلہ پھیلا اور ایک پورا شہر وجود میں آ گیا جس کو پہلے ''بکہ'' کہہ کر پکارا جاتا تھا، بعد میں یہ مکہ ہوگیا۔ قرآن حکیم میں اس شہر کے لئے ''ام القرآن'' کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔جس کا مطلب ہے انسانی آبادیوں یا بستیوں کی ماں۔ بعد میں اسی جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی از سر نو تعمیر کی۔ اس مقدس و متبرک تعمیر میں آپ کے سعادت مند بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ نے بھی حصہ لیا۔ خانہ کعبہ کے بارے میں یہ روایت مشہور ہے کہ اس کی پہلی اور اصل تعمیر حضرت آدم علیہ السلام کے ہاتھوں ہوئی تھی مگر طوفان نوح میں یہ تباہ ہوگیا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے تعمیر کردہ خانہ کعبہ کی انھی اصل بنیادوں پر بعد میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ نے اسلام کی مقدس ترین عبادت گاہ تعمیر کی جو آج مسلمانوں کا قبلہ ہے اور ساری دنیا کے مسلمان اسی کی طرف منہ کرکے نماز ادا کرتے ہیں۔

زم زم کے کنویں کو وجود میں آئے ہزاروں برس گزر چکے ہیں۔ اس زمانے سے ہزار ہا بلکہ لاکھوں افراد ہر سال اس کے نزدیک حج بھی کرتے ہیں اور بے شمار عمرے بھی ادا ہو رہے ہیں خانہ کعبہ جانے والے زائرین اور معتقدین آب زم زم سیر ہو کر پیتے ہیں۔ فی زمانہ ہر سال اوسطاً ہر سال دو سے تین ملین مسلمان حج ادا کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ عمرے کی ادائیگی کے لئے جانے والوں کی تعداد کا تو کوئی شمار ہی نہیں۔ آب زم زم مدینہ منورہ اور مسجد نبوی بھی بذریعہ ٹرانسپورٹ بھیجا جاتا ہے۔ وہاں بھی لاکھوں افراد عقیدت و احترام سے یہ پانی پیتے ہیں کیونکہ جو لوگ حج یا عمرہ ادا کرنے جاتے ہیں، وہ مدینہ منورہ کی زیارت بھی کرتے ہیں اور پورے احترام و عقیدت کے ساتھ روضہ رسول ﷺ پر حاضری دیتے ہیں۔ اوسطاً ہر سال کم و بیش 4 ملین افرد آب زم زم استعمال کرتے ہیں۔ مسلمان اپنے عقیدے کے مطابق اس مقدس پانی کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ خانہ کعبہ اور مسجد نبوی میں حاضری دینے والا ہر زائر اس پانی کو خوب استعمال کرتا ہے۔ ایک شخص نے آب زم زم کے 20 گلاس ایک ہی وقت میں پی کر اس مقدس پانی سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کیا۔ اس طرح آب زم زم بڑی کثرت اور فراوانی سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر زائر اور حاجی واپسی پر دس لیٹر آب زم زم اپنے ساتھ اپنے گھر بھی لے جاتے ہیں تاکہ اپنے گھر والوں' دوستوں' عزیزوں اور رشتے داروں کو بطور تبرک دے سکیں۔

کچھ عرصے پہلی کی بات ہے کہ اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ کسی مصری ڈاکٹر نے یورپی ذرائع ابلاغ کو بتایا کہ آب زم زم انسانی استعمال کے لئے صحیح نہیں ہے۔ اس نے اپنی دلیل کے حقائق میں کہا تھا کہ خانہ کعبہ نشیب میں ہے جو مکہ کے بالکل وسط میں ہے لہٰذا گھروں کا استعمال شدہ ناصاف پانی نالوں کے ذریعے زم زم کے کنویں میں گر رہا ہے۔ اس وقت کے سعودی فرمانروا شاہ فیصل مرحوم نے یہ خبر سنی تو وہ سکتے میں

آ گئے۔ انہوں نے فوراً ہی سعودی حکومت کی وزارت برائے زراعت وآبی وسائل کو ہدایت کی کہ پانی کے نمونے جمع کیے جائیں اور انہیں تجزیہ اور مطالعے کے لئے لیبارٹریوں میں کو بھیجا جائے۔ چنانچہ جدہ پاور اینڈ واٹر پلانٹس کو یہ کام سونپا گیا۔ انہوں نے اپنا ایک انجینئر خانہ کعبہ بھیجا تا کہ وہ پانی کے نمونے جمع کر سکے۔

انجینئر مذکورہ کا خیال تھا کہ آب زم زم کا کنواں یقیناً بہت گہرا کنواں ہوگا کیونکہ اس میں سے ہزاروں برسوں سے اس قدر پانی نکل رہا ہے، مگر جب اس نے کنواں دیکھا تو اس کی لمبائی چوڑائی دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گیا۔ یہ صرف 14 x 18 فٹ کا کنواں تھا۔ حیرت انگیز بات یہ تھی کہ اتنا چھوٹا سا کنواں ہزاروں برسوں سے لاکھوں افراد کو وافر مقدار میں پانی فراہم کر رہا ہے۔ کنویں کی گہرائی کا اندازہ لگانے اور اس میں کسی پائپ لائن وغیرہ کا کھوج لگانے کے لئے ایک بڑے ٹرانسفر پمپ کے ذریعے کنویں کا پانی بڑی تیزی سے باہر نکالا گیا تا کہ پانی کی سطح کم ہو تو کچھ پتہ چل سکے۔ مگر ایک حیرت انگیز بات یہ سامنے آئی کہ کنویں میں پانی کی سطح یکساں رہی نہ کم ہوئی اور نہ بڑھی۔ کنویں کے اندر پانی کی کوئی پائپ لائن نہیں تھی اور پانی کی کل گہرائی صرف پانچ فٹ تھی۔ انجینئر نے شہر کے دوسرے کنوؤں کا بھی معائنہ کیا مگر وہ سب کے سب سوکھے تھے۔

انجینئر نے آب زم زم کے نمونے جمع کیے اور جدہ پہنچا۔ یہ پانی عربی لیبارٹری میں بھی ٹیسٹ کیا گیا اور اس کا یورپی لیبارٹریوں نے بھی معائنہ کیا۔ دونوں کے نتائج یکساں تھے۔ رپورٹ میں لکھا گیا تھا:

1۔ یہ پانی (آب زم زم) انسانی استعمال کے لئے بالکل صحیح ہے۔

2۔ آب زم زم دیگر پانیوں سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ اس میں کیلشیم نمکیات اور Magnesium نمکیات کی تعداد دیگر پانی کے مقابلے میں ذرا زیادہ ہے، اسی لئے یہ زیادہ تازگی و فرحت عطا کرتا ہے۔

3۔ اس پانی میں فلورائڈ بھی ہے جو جراثیموں کے خلاف موثر انداز سے کام کرتا ہے۔ اسی وجہ سے کنویں کے اندر نہ کوئی سبزہ یا نباتات ہے اور نہ کسی قسم کی حیوانی ترقی کبھی ہوئی۔ اس کنویں کی ایک اور خاص بات یہ ہے کہ یہ کبھی خشک نہیں ہوا۔ نہ اس میں کلورین ڈالی گئی اور نہ کوئی جراثیم کش دوا۔

اس کے نمکیات کا تناسب ہمیشہ یکساں رہا اور اس کا ذائقہ بھی کبھی نہ بدلا۔ اس طرح مصری ڈاکٹر کا الزام مکمل طور پر غلط ثابت ہوا۔ شاہ فیصل اس خبر سے بہت مسرور ہوئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ آب زم زم ایک زندہ معجزہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لئے اللہ کی عطا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔

(بشکریہ: روزنامہ وطن گجراتی کراچی۔ مطبوعہ 22 اپریل 1980ء۔ گجراتی مضمون سے اردو ترجمہ)

حدیث رسول ﷺ

"اگر کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے یا کھیت بوتا ہے جس سے انسان، چرند، پرند روزی حاصل کرتے ہیں تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔"

Scanned with CamScanner

بانٹوا میمن جماعت کی مینجنگ کمیٹی کے سابقہ عہدیدار، بانٹوا میمن خدمت کمیٹی کے 2003 - 2002ء۔۔ 2004 - 2003ء کی مدت میں اعزازی جنرل سیکریٹری کے عہدے پر فائز رہے۔علاوہ سینئر ممبر و ممبر مینجنگ کمیٹی حاجی سرعبداللہ ہارون مسلم جیم خانہ اور وائس چیئرمین UC-18 (بہادرآباد۔شرف آباد) کے عہدوں پر فائز ہوکر خدمات انجام دینے والی پرخلوص ممتاز سماجی شخصیت

جناب محمد توفیق سلیمان مون کا انتقال پرملال

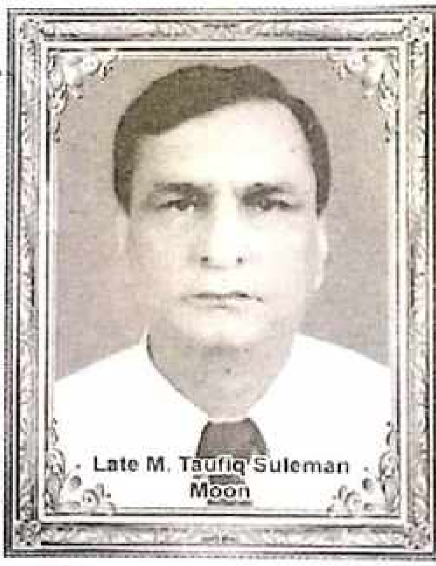

Late M. Taufiq Suleman Moon

بانٹوا میمن برادری اور میمن برادری کی ممتاز سماجی شخصیت، بانٹوا میمن جماعت کی مینجنگ کمیٹی کے سابق عہدیدار، بانٹوا میمن خدمت کمیٹی کی مدت 2003 - 2002ء۔۔ 2004 - 2003ء کے سالوں میں اعزازی جنرل سیکریٹری کے عہدے پر فائز رہے۔سینئر ممبر و ممبر مینجنگ کمیٹی حاجی سرعبداللہ ہارون مسلم جیم خانہ اور وائس چیئرمین UC-18 (بہادرآباد۔شرف آباد) کے عہدوں پر فائز رہنے والے جناب محمد توفیق سلیمان مون مختصر علالت کے بعد بروز اتوار ۲۹ شوال المکرم ۱۴۴۱ھ مطابق 21 جون 2020ء کو رحلت کرگئے۔انتقال کے وقت آپ کی عمر 67 سال تھی۔اناللہ وانا الیہ راجعون

نماز جنازہ اور تدفین میں بانٹوا میمن برادری، میمن برادری، UC-18 کے سماجی کارکنان کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

مرحوم کا سوئم دوسرے روز بروز پیر 22 جون 2020ء کو ”علی مسجد“ (بہادرآباد) میں نماز مغرب تا عشاء میں رکھا گیا تھا۔جہاں مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔نماز جنازہ اور قرآن خوانی میں بانٹوا میمن جماعت، بانٹوا میمن خدمت کمیٹی، آل پاکستان میمن فیڈریشن، سرعبداللہ ہارون مسلم جیم خانہ کے عہدیداران مجلس عاملہ کے اراکین کے علاوہ دیگر اداروں کی سماجی شخصیات، سیاسی رہنماؤں، دوستوں اور عزیز و اقارب کی بڑی تعداد نے شرکت کی تھی۔

مرحوم محمد توفیق مون طویل عرصے اپنے تجربات، قابلیت، حسن اخلاق اور جذبہ ہمدردی کے تحت ایسی بے مثال خدمات انجام دیں جو بانٹوا میمن برادری میں نہ صرف یاد رکھی جائیں گی بلکہ یادوں کو تازہ رکھیں گی۔

قرارداد تعزیت۔ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

جناب توفیق سلیمان مون کی غم انگیز رحلت پر بانٹوا میمن جماعت کے عہدیداران مجلس عاملہ کے اراکین اور سب کمیٹیوں کے کنوینر صاحبان نے تعزیت کرتے ہوئے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو اور دوست احباب کو صبر جمیل عطا کرے۔سوگوار خاندان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

Scanned with CamScanner

چوتھی برسی کے موقع پر

بانٹوا میمن جماعت کے سابق اعزازی جنرل سیکریٹری اور ممتاز ہمہ جہت سماجی شخصیت کی خدمات ہمیشہ امر رہیں گی

حاجی عبدالرحیم مائی مینی مرحوم

پیدائش:29 نومبر 1952ء (کراچی۔پاکستان) وفات:3 جولائی 2016ء (کراچی۔پاکستان)

تحریر: کھتری عصمت علی پٹیل

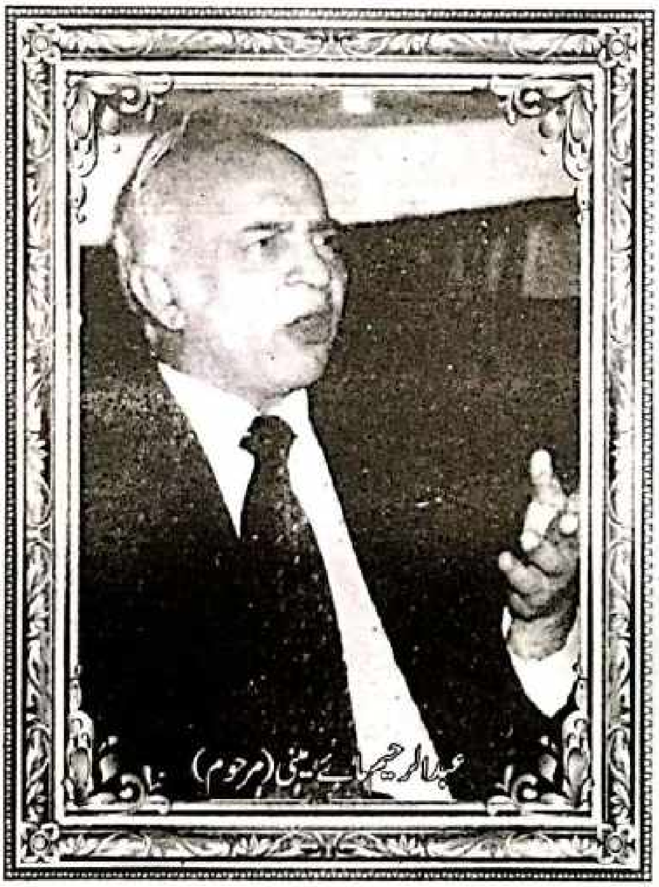

حاجی عبدالرحیم محمد اسمٰعیل مائی مینی کراچی میں 29 نومبر 1952ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے سات بھائیوں میں جناب عبدالصمد، عبدالرحیم مائی مینی (مرحوم)، حاجی محمد زکریا، جناب محمد یحییٰ، جناب محمد ادریس، جناب محمد طاہر، جناب محمد الطاف اور جناب محمد عرفان علاوہ آپ کی دو بہنیں محترمہ کلثوم بائی زوجہ رحمت اللہ بکسرا والا اور محترمہ طاہرہ زوجہ داؤد ہیں۔

جناب عبدالرحیم مائی مینی نے ابتدائی تعلیم مدرسہ اسلامیہ 2 کھارادر سے حاصل کی۔میٹرک کے بعد گریجویشن کراچی یونیورسٹی سے کیا۔آپ نے سماجی اور فلاحی کاموں میں نوجوانی سے حصہ لیتے تھے۔آپ نے انفرادی اور اجتماعی طور پر سماجی اور فلاحی کاموں میں حصہ لے کر منفرد مقام بنایا۔جناب عبدالرحیم مائی مینی بانٹوا میمن جماعت کے جناب پیر محمد کالیا کے دور صدارت 96 - 1995ء میں اعزازی جنرل سیکریٹری رہے۔حاجی محمد صدیق پولانی (مرحوم) کے دور صدارت 99 - 1998ء میں اعزازی جنرل سیکریٹری رہے۔اس کے بعد تیسری بار جناب محمد حنیف حاجی قاسم (کھانانی) مچھیارا کے دور صدارت 2007 - 2006ء میں اعزازی جنرل سیکریٹری کے عہدے پر فائز رہ کر گراں قدر خدمات انجام دیں۔

آپ کی شادی حاجی حسین احمد کارا (ورند) کی دختر نیک اختر محترمہ خیرالنساء حاجیانی سے 29 مئی 1976ء میں ہوئی۔آپ کے فرزندان میں جناب محمد رضوان، جناب محمد ذیشان، جناب محمد فرحان، جناب محمد فرقان، جناب محمد ارسلان ہیں۔مرحوم حاجی عبدالرحیم کی ایک صاحبزادی ہے۔محترمہ زینب زوجہ ذیشان ہیں۔

Scanned with CamScanner

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کے زیر اہتمام جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر حاجی محمد صدیق پولانی (مرحوم)، جناب عرفان پٹیل (مہمان خصوصی)، جناب حنیف ایس کالیا (صدر جلسہ) اور عبدالرحیم مائے مینی (مرحوم)

مرحوم نے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد پہلی ملازمت جعفر سنز میں کی اس کے بعد کچھیارا گروپ میں آخری وقت تک وابستہ رہے۔ مرحوم نے جناب محترم محمد حنیف کچھیارا کھاتانی صاحب کو سماجی اور فلاحی کاموں کی طرف آمادہ کیا تھا۔ مرحوم حاجی عبدالرحیم مائی مینی نوجوانی میں نیا آباد میں پنچایت کمیٹی قائم کی اور مختلف حیثیت سے عوام الناس کے مسائل حل کئے۔ بانٹوا میمن خدمت کمیٹی میں مختلف عہدوں پر فائز ہو کر دکھی انسانیت کی خدمت کی۔ بانٹوا میمن اسپتال کے توسیع منصوبے میں گراں قدر بلکہ انمول خدمات رہی ہیں جسے بانٹوا میمن برادری کبھی فراموش نہیں کر سکے گی۔

آپ نے دو بار حج کی سعادت حاصل کی پہلا حج 1997ء میں کیا تھا۔ آپ کھیلوں سے دلچسپی رکھتے تھے۔ کرکٹ اور کمپیوٹر پر وڈیو گیم کھیلنے کے شوقین تھے۔ فرصت کے اوقات میں سماجی اور فلاحی کاموں میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ آپ نے WMO کی جانب سے ورلڈ میمن کانفرنسوں میں شرکت کی تھی دبئی اور بمبئی کانفرنس میں نمایاں خدمات رہی ہیں۔ آپ نے یورپ ٹور کیا تھا۔ لندن، دبئی، سعودی عرب اور بنکاک وغیرہ کا تاریخی سفر کر چکے تھے۔ عبدالرحیم مائی مینی بانٹوا میمن جماعت، بانٹوا میمن خدمت کمیٹی، ہلال گروپ، ورلڈ میمن آرگنائزیشن، آل پاکستان میمن فیڈریشن اور دیگر اداروں سے کسی نہ کسی حوالے سے وابستہ رہے تھے۔ اپنے تجربے، مہارت و فراست سے انہیں عمدہ اور مفید مشوروں سے نوازا۔ جن اداروں سے وابستہ ہو کر کام کیا وہاں پیچیدہ معاملات پر آپ کی آراء نہایت جچی تلی، دقیع اور بے لوث ہوتی تھی۔

مرحوم کے پاس کوئی ضرورت مند آتا چاہے وہ ذاتی مشورہ ہو یا برادری کا معاملہ یا خاندان کا جھگڑا یا ضرورت یا ضرورت مند کا مسئلہ ہو سب کے لئے وہ دل و جان سے بے لوث خدمت اور تعاون کرتے تھے۔ مرحوم کے پاس جو بھی گیا ان کے خلوص اور انکساری کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ برادری کے علاوہ عوام الناس کے سماجی اور فلاحی کاموں کے لئے خوش اسلوبی سے وقت نکالتے تھے۔ وہ ایک بااصول ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے اور خدمت گزاری ان کا نصب العین تھا۔ مرحوم بانٹوا میمن جماعت کے سماجی اور فلاحی کاموں میں دامے، درمے، سخنے اور قدمے حصہ لیتے تھے۔

میمن برادری میں ایکتا اور یکجہتی پیدا کرنے کے بارے میں مرحوم اکثر کہا کرتے تھے۔ برادری کے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوششیں کی جائیں تو ایکتا اور یکجہتی پیدا کرنا کوئی مشکل بات نہیں۔ مرحوم کی ہمیشہ یہی کوشش رہی کہ برادری میں یکجہتی اور اتفاق قائم رہے اور سب مل جل کر کام کریں آپ نے دنیا بھر کی میمن برادری کو ایک جگہ متحد کرنے کے لئے میمن کانفرنسوں میں دلچسپی کے ساتھ حصہ لیتے تھے اور میمن برادری کی ترقی اور خوشحالی کے لئے شب و روز کام کیا۔ مرحوم کہتے تھے میں تنقید کو اہمیت نہیں دیتا میرے نزدیک سماجی اور فلاحی کام اہم ہیں۔

Scanned with CamScanner

میں پاکستان کی، پاکستانیوں کی اور میمن برادری اور خصوصاً بانٹوا میمن برادری کی خدمت کا سلسلہ نہیں چھوڑوں گا۔ مرحوم عبدالرحیم کی خواہش تھی کہ میمن برادری اور بانٹوا میمن برادری تعلیم حاصل کرلے تو بے شمار مسائل حل ہوجائیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ قوم کی جانب سے حوصلہ افزائی اور تعاون ملے ہمیں اپنے مذہب سے وابستہ رہنا چاہیے اور اپنے کلچر (ثقافت) کو زندہ رکھنا چاہیے۔ اس کے لئے بے حد ضروری ہے کہ ہم اپنے گھروں میں دینی ماحول پیدا کرلیں۔ میمن بولی بولیں اپنے بچوں کی اس جانب توجہ دلائیں۔ مرحوم ہمیشہ کہتے تھے کہ ہمیں اپنا کلچر اپنانا چاہیے تو اپنی (ہماری) پہچان اور تشخص باقی رہ سکے گا۔

مرحوم عبدالرحیم مائی مینی کے فرزند جناب فرحان مائی مینی نے بانٹوا میمن جماعت کی موجودہ قیادت مجلس عاملہ میں شامل ہیں اور بانٹوا یوتھ کے کنوینر کی حیثیت سے ہمہ وقت برادری کی سماجی اور فلاحی کاموں میں بھرپور انداز میں اپنی مخلصانہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس خدمتی جذبے کو قائم ودائم رکھے (آمین)

عبدالرحیم محمد اسمٰعیل مائی مینی اتوار 3 جولائی 2016ء کو جان لیوا ایکسیڈنٹ میں صبح ساڑھے بارہ بجے دماغی چوٹ کے سبب اسی وقت رحلت فرماگئے۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر 62 سال تھی۔ مرحوم کی باتیں، یادیں اور برادری کے لئے دی گئی گراں قدر خدمات ہمیشہ یاد آتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے (آمین)۔

صفائی نصف ایمان ہے
صاف ستھرا ماحول اک نعمت انمول!!
اپنے گھر، گلی، محلے اور شہر کو صاف ستھرا رکھیئے
☆ کوڑا کرکٹ باہر گلی میں نہ پھینکیں ☆ درختوں اور پودوں کو نقصان نہ پہنچائیں
☆ عمارتی سامان اور ملبہ سرعام نہ ڈالیں ☆ راستے میں گندگی اور غلاظت نہ پھیلائیں
جماعت کی خدمت کا جذبہ۔ اعتماد کا باہمی رشتہ

بانٹوا راحت کمیٹی اور بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے رابطے کے لئے ٹیلی فون نمبر
بانٹوا راحت کمیٹی فون نمبر 32312939
بانٹوا انجمن حمایت اسلام فون نمبر 32201482 - 32202973
موبائل نمبر 0336-2268136

بچو! مانا کہ اس پاگل نے تمہیں پتھر مارا ہے، لیکن پاگل تم لوگ بھی ہو، جو جوابا پتھر مار رہے ہو۔

ڈاکٹر! مجھے کوئی مرض نہیں، لیکن پلیز یہ بتادیں، میں آپ کے پاس کس لیے حاضر ہوا ہوں۔

جناب! ہمیں پڑھایا گیا ہے کہ ذہنی مریض کو تندرست کرنے کے لیے ڈاکٹر کو بعض مرتبہ وہی کرنا چاہیے، جو مریض کرتے ہیں یا چاہتے ہیں!!

سب ڈاکٹر تمہاری بیگم کے مرض کو لاعلاج قرار دے چکے تھے، لیکن میرے پاس ٹھیک ہونے کا راز یہ ہے کہ میں نے صرف اتنا کہا تھا کہ "یہ مرض جو آپ کو تھی وہ تو صرف بوڑھی عورتوں کو ہوتا ہے" بس اس روز سے بالکل فٹ ہیں۔

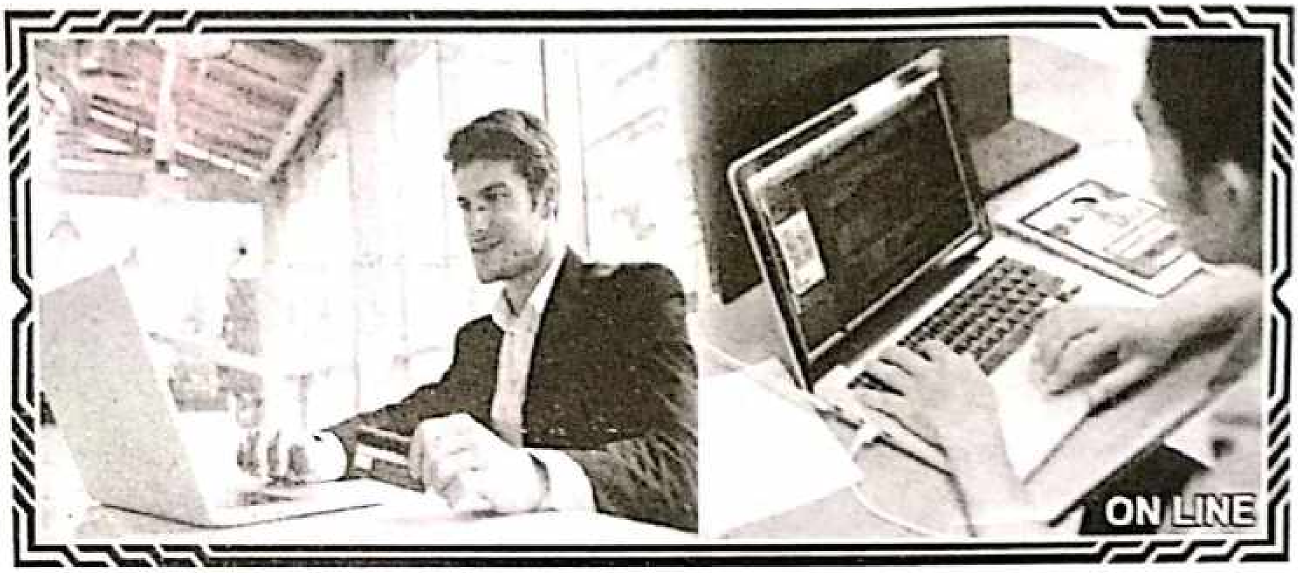

یہ ایک اہم واحد شعبہ ہے جہاں دلچسپی اور آپ کا کام ہی کامیابی کی ضمانت ہے

انٹرنیٹ کے ذریعے آن لائن اپنے کاروبار کو فروغ دیں

تحریر: جناب محمد یاسر عبدالستار موسانی، ایم بی اے فنانس

آج کے دور میں بہت سے چھوٹے کاروباری ادارے آن لائن تجارت کو مشکل اور مہنگا کام سمجھتے ہیں لیکن حقیقت میں اپنی مصنوعات کو انٹرنیٹ پر فروخت کرنا بہت آسان اور سستا طریقہ کار ہے۔ اس کے لیے ہم آپ کو کچھ معاون ٹولز کے بارے میں بتائیں گے اور تجاویز بھی دیں گے۔ اجتماعی طور پر انٹرنیٹ کے استعمال میں مستقل سالانہ اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں بالغ افراد ہفتے میں تقریباً 25 گھنٹے انٹرنیٹ پر وقت صرف کرتے ہیں۔ نیز صارفین بھی سامان کی خریداری کے لیے ہر پانچ میں سے ایک پاؤنڈ آن لائن خرچ کرتے ہیں۔

مگر یوں محسوس ہوتا ہے کہ بہت سے دکان داروں نے ڈیجیٹل انقلاب سے فائدہ نہیں اٹھایا ہے۔ برطانیہ میں ہنوز چھوٹا کاروبار کرنے والے نصف سے زائد افراد نے اپنی ویب سائٹ نہیں بنائی ہے۔ یہ بات پچھلے سال ریڈشفٹ ریسرچ اور گوڈیڈی کی ایک تحقیق میں سامنے آئی۔ آن لائن کاروبار نہ کرنے کی مختلف وجوہات ہیں جن میں وقت کی کمی سے لے کر اس کام کو مہنگا سمجھنا اور یہ سوچ بھی شامل ہے کہ اس سے کاروباری ترقی متاثر ہوگی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ آن لائن کام کرنا نہ صرف آسان اور سستا بلکہ بسا اوقات تو مفت ہے، نیز یہ کاروبار کے لیے بھی اچھا ہے۔ اگر آپ بھی انٹرنیٹ کی دنیا میں اپنا مقام بنانے کا سوچ رہے ہیں مگر شش و پنج میں مبتلا ہیں کہ کہاں سے اور کیسے شروع کریں تو آپ کے لیے چند مفید مشورے حاضر ہیں۔

Scanned with CamScanner

صحیح آن لائن ماحول کا انتخاب : انٹرنیٹ پر ہر قسم کے کاروبار کے لیے جگہ دستیاب ہے۔اس لیے پہلا کام کاروبار کے لیے موزوں جگہ کا انتخاب ہے۔بہت سی چھوٹی کمپنیاں اپنی ذاتی ویب سائٹ بنانے کے بجائے بڑی آن لائن مارکیٹنگ ویب سائٹس پر اپنی مصنوعات فروخت کرتی ہیں جن میں ایمزون ،ای بے،اٹسی اور ناٹ آن دا ہائی اسٹریٹ کام شامل ہیں۔سماجی رابطوں کی ویب سائٹس مثلاً فیس بک یا انسٹاگرام کی طاقت اور ان کی بہت سارے لوگوں تک رسائی کا فائدہ اٹھا کر ان سائٹس پر بھی کاروبار کیا جاتا ہے۔ایک کاروباری نیٹ ورک انٹرپرائزنیشن کی بانی ایما جونز کہتی ہیں کہ فیس بک شاندار جگہ ہے کیونکہ ایک تو یہاں دو ارب افراد موجود ہیں۔دوسرا یہ کہ آپ یہاں ممکنہ صارفین تک بہترین انداز میں رسائی کے لیے بھی اس مقام کو استعمال کرتے ہیں۔بہت سے مختلف اقسام کے کاروباری اداروں مثلاً کپڑے بنانے والی کمپنی دا ہنٹرز لی نے محض ایک بلاگ سے اپنا کام شروع کیا۔اسی طرح آپ بھی ڈیجیٹل ڈائریکٹری مثلاً YELL یا YELP پر اپنے کاروبار کو رجسٹر کرا کر لوگوں تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

ویب سائٹ بنانے کے لیے ٹیکنالوجی کا ماہر ہونا ضروری نہیں : ٹیکنالوجی کے شائق بہت سے افراد ویب سائٹ بنانے والی سروسز مثلاً ورڈ پریس یا اسکوائر اسپیس کی مدد سے اپنے نفیس آن لائن پلیٹ فارم بنا سکتے ہیں۔یہ سروسز استعمال میں انتہائی آسان انٹرفیس فراہم کرتی ہیں ،جس کی وجہ سے کام کرنے کا پورا عمل نہایت ہی سہل ہو جاتا ہے۔یہ سروسز تھرڈ پارٹی پلگ انز کے ذریعے ویب سائٹ ٹیمپلیٹس فراہم کرتی ہیں جن کی مدد سے ای میل سروسز مثلاً میل چمپ اور ای کامرس کی سائٹس مثلاً woocommerce کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ویب سائٹ بنانے والے آؤٹ سورس ٹیکنالوجی شعبے کے طور پر بھی کام کرتے ہیں اور چھوٹے سے ماہانہ معاوضے پر آپ کی ویب سائٹ کو سنبھالتے اور بہتر بناتے ہیں۔

موبائل پر آسان استعمال : آپ کی ویب سائٹ ایسی ہونی چاہیے جو موبائل پر بھی کھل سکے تاکہ نہ صرف صارفین بھی اسے کھول سکیں بلکہ وہ گوگل کی سرچ رینکنگ میں دائیں جانب رہے۔ایما جونز نے ڈاٹ کام com. کا ڈومین استعمال کرنے کا مشورہ دیا کہ اس سے ساکھ میں اضافہ ہوتا ہے اور عالمی طور پر ویب سائٹ میں کشش بڑھتی ہے۔انہوں نے سولر بڈیز اور جمیز آئسڈ کافی کی مثالیں بھی دیں جو بہترین ڈیزائن کی چھوٹا کاروبار کرنے والی ویب سائٹس ہیں۔

اپنے ایس ای او مواقع کو بڑھائیں : اپنی ویب سائٹ پر کی ورڈز (کلیدی الفاظ) کی شناخت کرنے اور سرچ انجن آپٹمائزیشن (ایس ای او) کو بہتر بنانے یعنی سرچ انجن میں نمایاں ہونے کا اچھا طریقہ یہ ہے کہ اپنے صارفین سے پوچھیں کہ وہ گوگل ڈھونڈنے کے لیے کیا ٹائپ کریں گے۔بلاگ کی ہوسٹنگ جس کے ذریعے سرچ انجنز اور آپ کے قارئین منسلک ہوسکیں بھی عمدہ طریقہ ہے۔

رقوم کی آن لائن ادائیگیاں : اگر آپ ویب سائٹ ٹیمپلیٹ کے ذریعے اپنی ویب سائٹ بنا رہے ہیں تو آپ کو پیمنٹ پلگ انز دیے جائیں گے جن سے آپ پر آن لائن ادائیگی کرنے والی سروسز مثلاً پے پال کا بٹن شامل کرسکیں گے۔مگر یاد رکھیں کہ حساس معلومات مثلاً کریڈٹ کارڈ کی تفصیلات کو آن لائن جمع کرنے کے لیے ایس ایس ایل سرٹیفکیٹ درکار ہوتا ہے تاکہ آپ کی ویب سائٹ کی شناخت کے مستند ہونے کی تصدیق اور منتقل کردہ ڈیٹا انکرپٹ نہ ہوسکے۔

ایک بلاگ آپ کے کاروبار میں جان ڈال سکتا ھے : لنسی سوالز نے کہا کہ اپنی ویب سائٹ پر بلاگ موجود

Scanned with CamScanner

ہونے سے نہ صرف آپ کی ایس ای او کو فائدہ ہوگا بلکہ آپ کے کاروبار میں جان پڑ جائے گی۔ بلاگنگ کا گر یہ ہے کہ "تنوع مت"۔ بلکہ اپنے ان موضوعات پر بات کریں جن میں آپ کی صارفین کو دلچسپی ہو سکتی ہے اور جو آپ کے شعبہ مہارت میں آتے ہوں۔ اگر بلاگ لکھنے کا وقت نکالنا مشکل لگ رہا ہے تو یاد رہے کہ مختصر سی تحریر پر بھی پوسٹ کی جا سکتی ہے۔ مسز جونز نے بتایا کہ مصنف سیتھ گوڈن روزانہ بلاگ لکھتے ہیں جو بسا اوقات چند سطور پر مشتمل ہوتا ہے۔ مختصر تحریر پوسٹ کرو مگر اکثر و بیشتر کرتے رہو۔

اپنی قانونی اور ڈیٹا کے تحفظ کی ذمہ داریوں سے واقفیت : آپ کی ویب سائٹ پر آپ کے کاروبار کے شرائط و ضوابط کی موجودگی لازمی ہے۔ اگر آپ آن لائن مصنوعات فروخت کررہے ہیں تو آپ کے صارفین کو یہ دیکھنے کی ضرورت پڑے گی کہ آپ نے قواعد و ضوابط مثلاً کنزیومر کنٹریکٹس ریگولیشنز پر دستخط کیے ہیں جو آپ سے خریداری کرتے وقت صارفین کے حقوق کا تحفظ کرتے ہوں۔

قانونی دستاویزات کے نمونے مختلف ویب سائٹ مثلاً clickdocs سے ڈاؤن لوڈ کیے جا سکتے ہیں۔ شرائط و ضوابط شامل کرنے میں رہنمائی کے لیے اپنے حریفوں کی ویب سائٹس بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔ بطور ویب سائٹ مالک آپ کو اپنی سائٹ پر cookies سے متعلق شفافیت اختیار کرنی ہوگی اور جہاں ممکن ہو ان کے استعمال کے لیے وزٹرز کی رضامندی حاصل کی جائے۔ صارفین کی معلومات استعمال کرنے والے کاروباری اداروں کو انفارمیشن کمشنر آفس میں رجسٹریشن کروانا ضروری ہوتا ہے۔

اگر آپ کسی وجہ سے اپنی تعلیم مکمل نہیں کر پائے مگر ماسٹرز یا ایم فل ڈگری ہولڈرز کے برابر آمدنی کمانا چاہتے ہیں یا تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود اچھی جاب نہیں ملتی تو صرف آن لائن رائٹنگ ہی واحد ذریعہ ہے جو آپ کو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور کامیاب لوگوں کے برابر کھڑے کر دے گا۔ آج کل انٹرنیٹ پہ سب سے زیادہ آن لائن لکھنے والوں کی مانگ ہے لیکن معلومات کم ہونے اور مناسب ٹریننگ سینٹرز کے نہ ہونے کی وجہ سے نوجوان گھر بیٹھے اس روزی کمانے کے ذریعے سے لاعلم ہیں۔ میں اپنے تجربے کی روشنی میں چند فائدہ مند معلومات مہیا کررہی ہوں:

پہلا مرحلہ: اگر آپ بھی آن لائن لکھاری بننا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے آپ کو انگریزی کے بنیادی اصولوں سے واقفیت ہونی چاہیے، مثلاً انگریزی کے ٹینس (TENSES) ڈائریکٹ ان ڈائریکٹ، ایکٹو اینڈ پیسو وائس، پارٹس آف اسپیچ، پنکچوئیشن وغیرہ وغیرہ کے درست استعمال پر آپ کو عبور ہونا چاہیے۔ گرامر کے ان بنیادی اصولوں میں مہارت حاصل کرنے کے آن لائن کورسز بھی موجود ہیں، آپ ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ دوسرے نمبر پہ آپ کو کمپیوٹر کا استعمال، ٹائپنگ اور ایم ایس آفس کے تمام پروگرامز آپریٹ کرنے میں مہارت ہونی چاہیے۔ یہ دونوں بنیادی علوم مسلسل مشق سے مزید پختہ ہو جاتے ہیں، شروع میں صرف بنیادی واقفیت ہونا کافی ہے۔

دوسرا مرحلہ : دوسرے مرحلے میں آپ کے پاس ذاتی کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی سہولت ہر وقت موجود ہونی چاہیے، لیپ ٹاپ ہو تو بہتر ہے کیونکہ لیپ ٹاپ کی موجودگی میں اچانک بجلی جانے کی صورت میں جاری کام ضائع نہیں ہوگا۔ اگر آپ کمپیوٹر اور اس سے متعلق ضروری آلات کے مالک ہیں تو آپ ماہانہ دس ہزار سے پچاس ہزار تک آمدنی حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

تیسرا مرحلہ : آپ کو انٹرنیٹ استعمال کرنے کا طریقہ آنا چاہیے، آپ کو مستند معلومات والے اہم سرچ انجنوں اور ویب سائٹس وغیرہ کا علم ہونا چاہیے، اس کے علاوہ مختلف قسم کی فائلوں کو ڈاؤن لوڈ کرنے میں مہارت ہو۔ ریسرچ پیپر اور جرنلز کو سمجھنے کی صلاحیت ہو۔ آن لائن لغات کی مدد سے آپ مشکل الفاظ کو جلد از ترجمہ کر سکتے ہیں بلکہ گوگل میں ہر زبان میں ترجمہ کرنے کی سہولت ہر وقت موجود ہے۔

Scanned with CamScanner

چوتھا مرحلہ : انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کے استعمال کے بعد آپ کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ آپ کس قسم کی تحریریں لکھنے میں سہولت محسوس کرتے ہیں کیونکہ آن لائن لکھنے کے مختلف شعبے ہیں، مثلاً تعلیمی مقاصد کے لیے، بلاگز، مضامین، خبریں، اسائمنٹس، فنی تحریریں وغیرہ۔ بہرحال مشق سے آپ کو علم ہوجائے گا کہ لکھنے کا کون سا شعبہ آپ کے لے بہترین ہے۔

پانچواں مرحلہ : چونکہ لکھنا ایک تخلیقی مہارت ہے اس میں مزید اضافہ آن لائن دی گئی لکھنے کی مشقوں سے کیا جا سکتا ہے۔ آن لائن گرامر کی غلطیاں جانچنے اور چربہ سازی کی پڑتال کرنے کے سافٹ ویئر موجود ہوتے ہیں۔ ان کی مدد سے آپ اپنا کیا ہوا درست یا غلط کام خود چیک کرسکتے ہیں۔ لکھنے کے متعلق آپ کو ہر طرح کی رہنمائی آن لائن میسر ہوجائے گی۔ اس لیے بار بار کسی کو ٹیوشن فیس دینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

چھٹا اور آخری مرحلہ : اب آپ آن لائن جاب کی تلاش کریں، یہ واحد شعبہ ہے جس میں نہ کوئی سفارش کام آتی ہے اور نہ ہی آپ کی ظاہری شخصیت، صرف اور صرف آپ کا کام آپ کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ پاکستان میں اس وقت Rozee.pk andolx.com عام لوگوں کے لئے ہر روز رائٹنگ جابز کے لئے آسان ترین ذریعہ روزگار ہیں، اس کے علاوہ بھی اور ادارے بھی رائٹرز کو ملازمت دیتے ہیں۔ شروع میں آپ کو مشکل پیش آئے گی، مگر یاد رکھیے آہستہ مگر مسلسل چلنے والے ہی دوڑ کے فاتح ہوتے ہیں۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹوا میمن برادری کے ضرورت مند طلبہ و طالبات کو

پروفیشنل تعلیم کے لیے اسکالرشپ

زکوٰۃ فنڈز سے

بانٹوا میمن برادری کے وہ طلبہ و طالبات جو مالی وسائل نہ ہونے کے سبب اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں مثلاً ڈاکٹرز، وکیل، انجینئر، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ، آرکیٹیک اس کے علاوہ دیگر ٹیکنیکل پروفیشنل کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند اور ضرورت مند طالب علموں کے لیے بانٹوا میمن جماعت کی جانب سے مالی تعاون کیا جاتا ہے جو طلبہ و طالبات مالی سپورٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ بانٹوا میمن جماعت سے رجوع کریں۔

نیک خواہشات کے ساتھ

فون 32728397 - 32768214

محمد عمران محمد اقبال ڈنڈیا

پتا: ملحقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ، حور بائی حاجیانی اسکول،
یعقوب خان روڈ نزد راجہ مینشن کراچی

کنوینر ایجوکیشن کمیٹی
بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

Scanned with CamScanner

بانٹوا میمن برادری کا عزم

گجراتی کلام :راحت بانٹواوی (مرحوم)

(محمد ادریس حاجی رحمت اللہ جانگڑا)

اردو ترجمہ :کھتری عصمت علی پٹیل

بانی پاکستان قائداعظم نے بانٹوا برادری کو دیا مان
بانٹوا نے قیام پاکستان کی جدوجہد کو دیا جذبہ اور جان

خدمت انسانیت کا پیکر عبدالستار ایدھی ہماری پہچان
مادر تعلیم خدیجہ حاجیانی بانٹوا کی آن اور شان

بانٹوا میمن برادری گراں قدر خدمات کی جماعت
اس کا شمار تمام میمن جماعتوں میں نایاب

ملک و ملت کی خدمات کا یہ ہے اہم مرکز
خوب نرالی اس کی شان بان اور جذبات

برادری کا ہر ممبر اس کا آتا ہے ہر ایک کو کام
رحمت ہم سب پر برستی ہے، ہمہ وقت اور ہر دم

برادری کا ہر فرد ایک دوسرے کو آتا ہے ہر وقت ہر دم کام
اسی جذبے اور لگن سے گزارے ہیں شب و روز

بانٹوا میمن برادری کے اکابرین کی روشن اور تابندہ خدمات
آبادکاری اور علاج معالجہ کی ہر فرد کو دی سہولت

اے اللہ ہم میں اتفاق و اتحاد کی جھولی بھر دے اور دعاؤں میں اثر دے دے
راحت کی یہ تمنا ہے نا اتفاقی کو ہم توڑ سکیں، رخ پیار کی جانب موڑ سکیں

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

فوری موبائل پیغام رسانی (SMS) کی سہولت

بانٹوا میمن جماعت کی آگاہی کے لئے ہمہ وقت باخبر رہنے کے لیے توجہ فرمایئے!!

بانٹوا میمن جماعت کے تمام Events کی اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لئے اپنے موبائل میں

Write Message میں جا کر ٹائپ کریں

FOLLOW BMJNEWS اور بھیج دیجئے 40404 پر

تعاون کے طلب گار

محمد شعیب ابو طالب دوجکی

کنوینر آئی ٹی کمیٹی

فون: 32728397 - 32768214

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ ملحقہ حور بائی حاجیانی اسکول،
یعقوب خان روڈ، نزد راجہ مینشن کراچی

پانی نعمت ہے... نعمت کی قدر کیجئے

پانی زندگی ہے... زندگی کو اہم جانیے

پانی ضائع نہ کیجیے

پانی کے حصول، حفاظت اور ذخائر کو اپنی قومی سوچ کا حصہ بنایئے

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے منصوبوں اور سرگرمیوں کے متعلق آپ کی واقفیت ضروری ہے

قربانی: قرب الٰہی اور سنت نبوی ﷺ کا عظیم مظہر

تحریر: جناب محمد حنیف اللہ والا ایڈووکیٹ

Hanif Allahwala

قربانی کا لفظ اصطلاحی معنوں میں صرف اس ذبیحہ کے لئے بولا جاتا ہے جو عید الاضحیٰ اور قربانی کے موقع پر قربان کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ لفظ صرف قربانی کے جانور کے ذبح کرنے کے متعلق ہے۔ قرآن پاک میں اکثر مقامات پر قربانی کا ذکر موجود ہے لیکن اس کے لئے مختلف الفاظ استعمال ہوئے ہیں اور قرآن کے ان الفاظ سے مراد قربانی ہی ہے۔

سورۂ آل عمران، سورۃ المائدہ، سورۃ الاحقاف میں قربانی کے لئے قربان کا لفظ استعمال ہوا ہے، جس کے معنیٰ اللہ کے قرب کے لئے جان نثاری ہے۔ اس کے علاوہ اسی قربانی کے لئے عربی زبان میں ''نسک'' کا لفظ بھی استعمال کیا گیا ہے اور قرآن پاک میں یہ لفظ قربانی کے لئے تین مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ ان کے علاوہ قربانی کے لئے قرآن پاک میں ''النحر'' کا لفظ استعمال ہوا ہے،

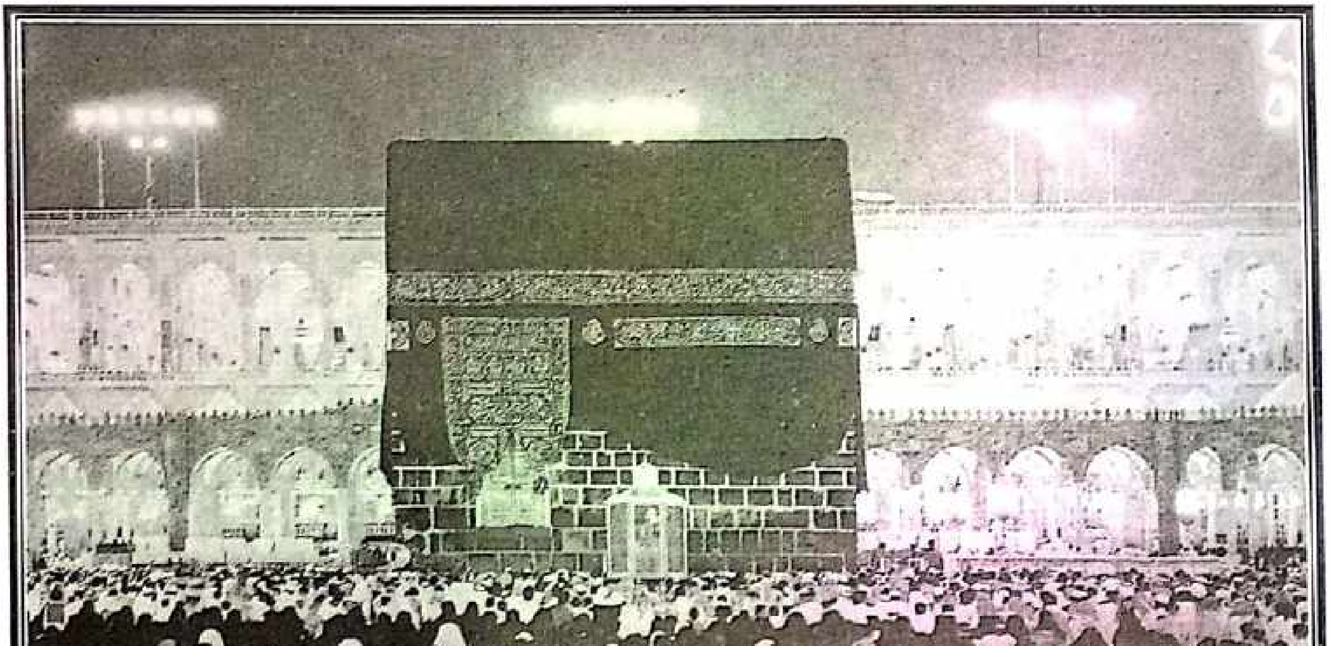

Scanned with CamScanner

بہرکیف اس قسم کے الفاظ سے مراد وہ قربانی ہے، جو عیدالاضحیٰ کے موقع پر کی جاتی ہے۔ بظاہر تو ہم اس قربانی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانور ذبح کرتے ہیں، لیکن ہمارا یہ عمل اللہ کے حضور قبول ہوتا ہے۔ ہماری نیت اللہ جانتا ہے اور جانور کے ذبح سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ جس طرح جانور اللہ کی راہ میں ذبح ہوگیا اور اس نے مالک کی تسلیم و رضا کو مدنظر رکھا، ایسے ہی اللہ کے بندے بھی اللہ کی راہ میں ہر وقت اپنے مال و جان کی قربانی کے لئے تیار رہیں۔

قرآن کے علاوہ احادیث نبوی ﷺ میں قربانی کے لئے ''اضحیہ'' کا لفظ استعمال ہوا ہے، اس سے مراد بھی اس جانور کی قربانی ہے جو عیدالاضحیٰ کے موقع پر ذبح کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں قربانی کے حکم کے سلسلے میں ارشاد خداوندی ہے۔ ''پس نماز پڑھو اور اپنے رب کے لیے قربانی کرو۔''

حدیث کی مشہور کتاب، سنن ابن ماجہ میں حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ قربانی کے سلسلے میں صحابہ کرامؓ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ قربانیاں کیا ہیں؟

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ تمہارا باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔''

صحابہؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ ہمارے لیے اس میں کیا ثواب ہے؟

آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: ''ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔''

لوگوں نے کہا، اون کا کیا حکم ہے؟

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ''اون کے ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔''

مذکورہ بالا حدیث سے جہاں قربانی کے حکم کی وضاحت ہوگئی، وہیں اس کے اجر وثواب کے بارے میں بھی یہ معلوم ہوا کہ قربانی معمولی نوعیت کا عمل نہیں، بلکہ اس میں غیر معمولی اجر وثواب ہے۔ قربانی کے جانور کے جسم پر ہزاروں لاکھوں بال ہوتے ہیں، جن کا شمار انسان کے بس کی بات نہیں۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ قربانی کرنے سے بے شمار اور ان گنت نیکیاں نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں، جیسے قربانی کے جانور کے جسم پر موجود بالوں کی تعداد کا اندازہ کرنا مشکل ہے، ایسے ہی قربانی کے بدلے ملنے والا اجر بھی انسانی ذہن کے احاطے سے باہر ہے۔ بس شرط یہ ہے کہ قربانی صرف اور صرف اللہ کی رضا جوئی کے لئے کی جائے، کسی دنیاوی نفع، نمود و نمائش، عید پر وافر گوشت کے حصول اور دیگر بنیادی منافع و اغراض کی خاطر نہ ہو۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کے دن (عید کے روز) اللہ تعالیٰ کو قربانی کا خون بہانے سے زیادہ مسلمان کا اور کوئی عمل پسند نہیں۔''

قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے قبولیت پا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اچھی مائیں بیٹیوں کی اچھی تربیت کرتی ہیں

گھر بسانا بھی ایک فن ہے

تحریر : جناب عبدالجبار علی محمد بدو

ہم اپنی بیٹیوں، بہنوں کو بیاہنے اور ان کا گھر بسانے کے لئے کتنے جتن کرتے ہیں۔ ہماری خواہش ہوتی ہے کہ بیٹی کا گھر آباد رہے، وہ سکھی رہے اور سسرال میں راج کرے۔ لیکن بعض اوقات اسے وہاں بیاہ دیا جاتا ہے، جہاں لڑکے والے اپنی بیٹی کو ان کے بیٹے سے بیاہنے پر اصرار کرتے ہیں۔ یعنی ادلے بدلے کی شادی یا وٹا سٹا۔ اس کے پیچھے اکثر جائیداد کی تقسیم سے بچنے کی خواہش کارفرما ہوتی ہے یا پھر والدین سوچتے ہیں کہ اگر ان کی بیٹی ہمارے ہاں ہوگی تو ہماری بیٹی بھی ان کے ہاں سکھ چین سے رہے گی۔ رشتہ بے جوڑ ہو، لڑکے اور لڑکی کے مزاج میں فرق ہو، یا لڑکا اور لڑکی میں سے کوئی ایک ان پڑھ ہو، اس کی پروا نہیں کی جاتی۔ کیا اس طرح کی شادیاں ہونے کی صورت میں دونوں بیٹیاں سکھی رہ سکتی ہیں؟

والدین بیٹیوں کی شادی کرتے وقت یہ سوچتے ہیں کہ وہ سکھ چین سے جئیں، انہیں کوئی پریشانی نہ ہو، وہ سسرال میں پیار و محبت سے رہیں، ان کی بیٹی کو سر آنکھوں پر بٹھایا جائے، ان کی ہر خواہش اور ضرورت کا خیال رکھا جائے۔ اس لیے وہ ڈھیروں اشیاء، کچن کے سامان سے لے کر بیڈروم اور ڈرائنگ، ڈائننگ تک کا سامان جہیز میں دیتے ہیں، یہاں تک کہ منہ دکھائی میں کار یا موٹر سائیکل تک دے دی جاتی ہے۔ لڑکی کو کلو آدھ کلو سونے کے زیورات، درجنوں ملبوسات کے ساتھ ساتھ ساس، سسر، نندوں دیور جیٹھ کو خوش رکھنے کے لئے ''پہناوَنی'' کے نام پر ملبوسات، گھڑیاں، کنگن یا اسی قسم کی دوسری قیمتی چیزیں دی جاتی ہیں۔ والدین سوچتے ہیں کہ قیمتی اور مہنگی اشیاء بیٹی کو جہیز میں دینے سے اس کے سسرال والے مرعوب ہو جائیں گے اور ان کی بیٹی کا خیال رکھیں گے، اسے کوئی دکھ تکلیف نہ ہوگی۔ بھاری جہیز گویا اس کی خوشیوں کی ضمانت کے طور پر دیا جاتا ہے، مگر کیا عملی زندگی میں ایسا ہوتا ہے؟

لوگ اپنی بہنوں اور بیٹیوں کی شادی بیاہ کے موقع پر فریج، ٹی وی، قالین، گاڑیاں وغیرہ تو دیتے ہی تھے، اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ گھر کے گھر سجا کر جہیز کے نام پر دیے جا رہے ہیں۔ اور اب تو سسرال والوں نے بھی ایسے والدین کی کمزوری پکڑ لی ہے، وہ ایسے ہی رشتے اپنے بیٹوں کے لئے تلاش کرتے ہیں۔ تجربہ بتاتا ہے کہ ہماری وہی بیٹیاں اور بہنیں سسرال میں بہو کے روپ میں پذیرائی حاصل کر پاتی ہیں جو ایثار و قربانی کا رویہ اپناتے ہوئے سسرال کے ماحول میں خود کو ڈھال لیتی ہیں۔ جو اپنے گھڑ پن اور سلیقے سے اپنے گھر کو جنت بنا دیتی ہیں اور ساس نندوں کے دلوں کے ساتھ ساتھ شوہر کا دل بھی جیت لیتی ہیں۔ جن لڑکیوں کی تعلیم و تربیت مہذب طریقے سے ہوتی ہے، ان کی پرورش اور تربیت میں سلیقہ، تمیز اور تہذیب کو اولیت دی گئی ہوتی ہے۔ وہ سسرال میں اپنے ان گنوں کے باعث ہنسی خوشی زندگی گزارتی ہیں۔ جن لڑکیوں کو صبر و برداشت، حوصلے اور ضبط کے ہتھیاروں سے لیس کر کے بھیجا جاتا ہے، وہ ان لڑکیوں کے مقابلے میں زیادہ سکھ چین سے سسرال میں رہتی ہیں، جو

Scanned with CamScanner

بھاری جہیز اور ڈھیروں سامان تو لاتی ہیں لیکن ان میں ادب آداب اور سلیقہ نام کو نہیں ہوتا۔ جنہیں بننے سنورنے سے فرصت ...

آج ہم اپنی بچیوں کو مصنوعی طریقے سے خوشیاں ''خرید'' کر دینا چاہتے ہیں۔ جتنا وقت، پیسہ اور وسائل ہم ... ضائع کرتے ہیں، اگر اتنا ہی وقت بیٹی کی اچھی پرورش اور تعلیم و تربیت پر دیں تو شاید ہمیں یہ سب کرنا نہ پڑے۔ مانا کہ اس مادی ... کی اہمیت بڑھ گئی ہے، مگر روزمرہ کی زندگی میں جہیز نہیں بلکہ اچھی عادات و اطوار کام آتے ہیں، ادب، لحاظ، خوش خلقی، ایمان داری ... ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ بھاری جہیز لینے اور دینے والے دونوں گھروں میں سکھ چین نہیں ہوتا۔ میاں بیوی کی زندگی بھی اطمینان ... لڑکی بھاری جہیز کے غرور میں سسرال والوں کو اپنے رعب و دبدبے میں رکھنا چاہتی ہے اور کہیں سسرال والے بھاری جہیز کے ... نہیں لاتے۔

ان رویوں کا منفی اثر میاں بیوی کی زندگی پر بھی پڑتا ہے، اور اس غیر فطری رویے اور عمل کے باعث ابتدا ہی میں ... ان بن ہو جاتی ہے اور پھر تلخی میاں بیوی کے درمیان بھی آ جاتی ہے۔ بھاری جہیز دے کر سسرال والوں کا منہ بند کرنے کے خواہش مند ... نہیں پتا ہوتا کہ لالچ کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا، حرص کا کنواں ہمیشہ خالی رہتا ہے۔ جو لوگ بھاری جہیز کے لالچ میں شادی کرتے ہیں، وہ ... اور مجبور کرتے رہتے ہیں کہ وہ ان کے اور اپنے شوہر کے لئے کچھ نہ کچھ لاتی رہے۔ چناں چہ بیٹی کے سکھ کے لئے والدین بیٹی کے ساتھ ... پالنے لگتے ہیں۔ اگر اعتدال میں رہ کر جہیز دیا جائے اور بیٹی کو تمام گنوں سے آراستہ و پیراستہ کر کے بھیجا جائے تو یہ کہیں زیادہ بہتر ... ہمیں اپنی بچیوں کو سسرال میں خوش اور مطمئن دیکھنا ہے تو ان کے لئے ایسا گھرانا اور لڑکا تلاش کرنا ہوگا جو ہمارے گھر، ماحول اور ذہن ... مطابقت رکھتا ہو تاکہ ہماری بیٹی نئے گھر میں اجنبیت اور الجھن محسوس نہ کرے۔ شادی سے قبل اچھی طرح سے تسلی کر لیں کہ جہاں بیٹی کو ... جا رہے ہیں وہ لوگ ہمارے مزاج سے مطابقت رکھتے ہیں یا نہیں۔

اپنے طور پر ہر ممکن تسلی کرنے کے بعد ہی رشتے کے لئے ہاں کریں۔ بیٹی کو حسب توفیق جو کچھ دے سکتے ہیں، دیں۔ سسرال والوں کو خوش کرنے کے لئے قرض لے کر بھاری جہیز دینے سے بہتر ہے کہ آپ اپنی بیٹی کو اس قابل بنائیں کہ اسے ان مصنوعی اور غیر حقیقی چیزوں میں ... خوشیاں اور سکون تلاش نہ کرنا پڑے۔ سسرال والے آپ کی بیٹی کی دل سے قدر اور عزت کریں نہ کہ اس کے ساز و سامان کی بدولت۔ بیٹی ... محبت، خدمت اور سلوک سے سسرال والوں کا دل جیتے، بھاری جہیز کے ذریعے راج کرنے کا شارٹ کٹ تلاش نہ کرے۔ عارضی چیزوں کا ... عارضی ہوتا ہے۔ پیار، محبت، محنت، خدمت، صبر، ہمدردی ہمیشہ پائیدار ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات بھاری جہیز لے جانے والی لڑکیاں جلد ہی سسرال والوں سے الگ ہو جاتی ہیں یا ان کے گھر میں لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں، جو بعض اوقات علیحدگی پر ختم ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس ... گھرانوں کی حسب توفیق جہیز لے جانے والی لڑکیاں زیادہ مسرت سے رہ رہی ہوتی ہیں، کیوں کہ ان کے والدین کو پتا ہے کہ لڑکی کے سکھ چین کی ضمانت ساز و سامان نہیں دیتا بلکہ اعلیٰ تربیت، تمیز، تہذیب کے رویے دیتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

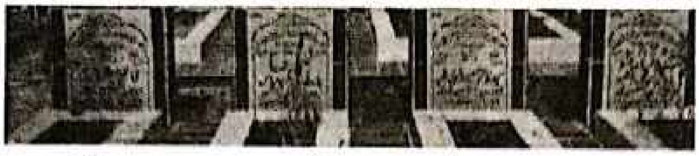

منزل تیری قبر ہے

دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے
طے کررہا ہے جو تو دو دن کا یہ سفر ہے

دو گز زمین کا ٹکرا چھوٹا سا تیرا گھر ہے
طے کررہا ہے جو تو دو دن کا یہ سفر ہے

جب سے بنی ہے دنیا لاکھوں کروڑوں آئے
باقی رہا نہ کوئی مٹی میں سب سمائے

مٹی کا تو ہے پتلا مٹی میں ہے سمانا
اک دن یہاں تو آیا اک دن ہے تو نے جانا

اس بات کو نہ بھولو سب کا یہی حشر ہے
طے کررہا ہے جو تو دو دن کا یہ سفر یہ

رہنا نہیں ہمیشہ جانا تیراسفر ہے
طے کررہا ہے جو تو دو دن کا یہ سفر ہے

آنکھوں سے اپنی تو نے کتنے جنازے دیکھے
ہاتھوں سے کتنے اپنے دفنائے تو نے مردے

دنیا ہے جہاں فانی اس سے نہ دل لگائیں
کر بندگی اللہ کی کچھ زندگی بنائیں

اپنے انجام سے تو کیوں اتنا بے خبر ہے
طے کررہا ہے جو تو دو دن کا یہ سفر ہے

سرمایہ تیرا ہے تو صاحب قبر ہے
طے کررہا ہے جو تو دو دن کا یہ سفر ہے

مخمل پر سونے والے مٹی میں کھو گئے ہیں
شاہ و گدا وہاں پر سب ایک ہورہے ہیں

راجی الی اللہ رب سے تو مانگ یہ دعائیں
کرے تجھ پر رحم مولی قسمت تیری جگائے

دونوں ہوئے برابر موت کا یہ اثر ہے
طے کررہا ہے جو تو دو دن کا یہ سفر ہے

اسلام تیرا زیور ایمان بے خطر ہے
طے کررہا ہے جو تو دو دن کا یہ سفر ہے

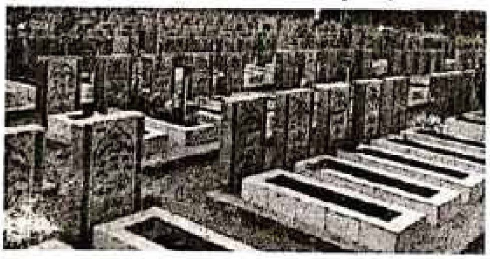

دنیا کے ناز نخرے کچھ کام کے نہیں ہیں
یہ عالیشان بنگلے آرام کے نہیں ہیں

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

کمپیوٹرائزڈ کارڈ

کے سلسلے میں ضروری ہدایت

چھان بین کے لئے (For Scrutiny Purpose)

کمپیوٹرائزڈ کارڈ کے لئے نیچے دیئے ہوئے دستاویزات جمع کرانے ہوں گے۔

☆ درخواست گزار کے CNIC کارڈ کی کاپی

☆ والد کا بانٹوا میمن جماعت اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی یا

☆ والد کے انتقال کی صورت میں Death Certificate اور بھائی / چچا (خونی رشتہ دار) کا بانٹوا میمن جماعت اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ درخواست گزار کی دو عدد فوٹو 1x1 1/4

شادی شدہ ممبران کے لئے

☆ نکاح نامہ کی فوٹو کاپی یا تاریخ اور اگر درخواست گزار صاحب اولاد ہو تو بچوں کے "ب فارم" کی فوٹو کاپی اور 18 سال سے بڑوں کی CNIC کی فوٹو کاپی

☆ بیوی یا شوہر کے CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ دستاویزات مکمل نہ ہونے کی صورت میں فارم جمع نہیں کیا جائے گا۔

آپ سے تعاون کی گزارش کی جاتی ہے

سکندر محمد صدیق اگر

کنوینر لائف ممبرشپ کمیٹی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

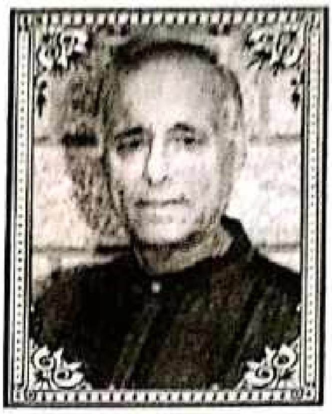

پائندہ میمن

کلام :عبدالجبار خمیسانی (مرحوم)

زندہ، پائندہ، تابندہ
زندہ ہے، زندہ رہے گا میمن
غنچوں کی چٹک پھولوں کی پھبن
واری کردو تن من دھن
کہتی ہیں سنو مرغان چمن
پھر دیکھو بہاروں کا مسکن
کلیوں سے بھرے دامن دامن
خوشبو میں بسے آنگن آنگن
زندہ ہے، زندہ رہے گا میمن
پائندہ میمن، تابندہ میمن

بشکریہ : مجلہ دی میمن 1986ء
شائع کردہ : یونائیٹڈ میمن جماعت آف پاکستان

دنیااس وقت ایک عالمی وباء کرونا وائرس کے خطرے سے دوچار ہے، دن بہ دن اس کا شکنجہ سخت ہورہا ہے، ساری دنیااس کے چنگل سے نکلنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے

ابتلا سے نجات کے لیے تدبیر کے ساتھ خالق کائنات کے حضور التجا اور فریاد کی بھی ضرورت ہے

امت پہ تیری کے عجب وقت پڑا ہے
اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے

دنیااس وقت ایک عالمی وبا کے خطرے سے دوچار ہے۔قہر الٰہی اس وفا کی صورت میں ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔ایسی وبا جس کا کوئی توڑ نہیں۔کوئی علاج نہیں اگر ہم سمجھیں تو یہ ایک طرح سے آزمائش بھی ہے اور عذاب الٰہی بھی۔دن بدن اس کا شکنجہ سخت ہورہا ہے۔ ساری دنیااس کے چنگل سے نکلنے کے لیے جدوجہد کر رہی ہے۔بڑی بڑی طاقتیں سر جوڑ کر اس کا علاج دریافت کرنے کی کوششیں کر رہی ہیں۔ لیکن قادر مطلق کی قدرت کے آگے بے بس و مجبور ہیں۔

اگر ہم اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں تو ندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔مقبوضہ کشمیر ہی کی مثال لے لیں ایک طویل عرصہ سے لاکھوں معصوم شہری کھلی جیل میں بند ہیں لیکن مغربی ممالک کی بات تو رہنے دیں اسلامی دنیا نے بھی ان کے مصائب کم کرنے کے لیے عملی اقدامات کی طرف توجہ نہیں دی۔ایسے میں کیا یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ رب تعالیٰ ہم سے ناراض نہ ہوگا۔اب صورت یہ ہے کہ مشرق سے مغرب تک ایک عجیب سی ویرانی ہے۔ایک عجیب سی خاموشی ہے۔ایک عجیب سی اداسی ہے جو رگ و پے میں سرایت کر رہی ہے کیا ہونے والا ہے۔کیسی فضا ہے۔ کیسی یاسیت ہے۔آپس کا وہ میل جول، وہ ہنسی وہ قہقہے، سب وبا کی دھند میں کہیں کھو گئے ہیں۔وہ رونقیں وہ تازگی، کچھ بھی تو نہیں رہا۔اس پریشانی اور اندھیرے میں روشنی کا ایک در کھلا ہے۔اس پر کوئی پابندی نہیں۔یہ در ہے توبہ استغفار کا۔یہ در ہے معافی کا اور رب کے حضور دست دعا دراز کرنے کا۔آیئے سجدے میں گر کر، گڑگڑا کر، آنسوؤں سے تر چہرے اور ہاتھ میں پھیلا کر اپنے پروردگار سے معافی مانگیں۔اس کی چوکھٹ پر سر رکھ کر تو دیکھو، رحمت و بخشش طلب کر کے تو دیکھ، وہ مالک حقیقی، تجھے کیسے اپنے کرم کی حفاظت میں لے کر فیض و مغفرت کے دریا بہاتا ہے۔کیونکہ گناہوں سے معافی نزول رحمت کا سبب ہے۔استغفار گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔قرآن حکیم میں سورۃ البقرۃ میں ارشاد ہوتا ہے" اور (اے حبیب) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ

Scanned with CamScanner

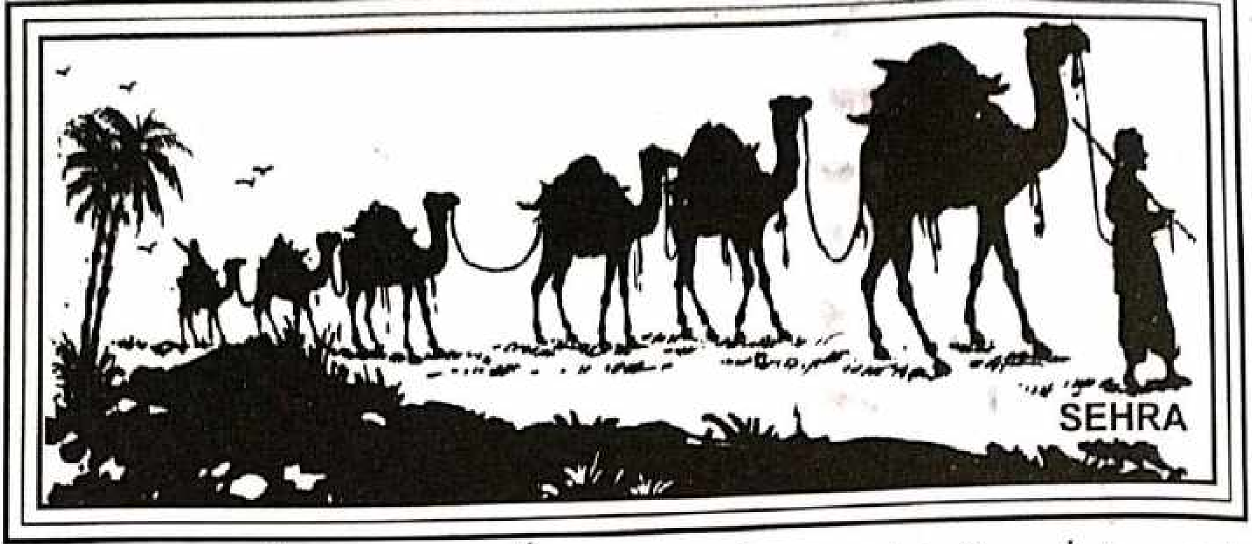

مجھے پکارتا ہے، پس انہیں چاہیے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تا کہ وہ راہ (مراد) پا جائیں۔"

کائنات اور کون مکاں کی ایک ایک چیز خدا کی حمد وثنا میں محو ہے۔ ہمیں مایوس اور رنجیدہ نہیں ہونا چاہیے۔ اٹھئے اس مالک دو جہاں سے معافی مانگئے۔ اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وہی ہماری تکالیف کا مداوا کرنے والا ہے۔ دعا کی بڑی فضیلت ہے کیونکہ دعا مومن کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ دعا عبادت کا مغز ہے۔ دعا دین کا ستون اور آسمان کا نور ہے۔ جو دعا مشکل کے وقت خضوع وخشوع کے ساتھ اور حضور قلب سے مانگی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ آیئے اس کی بارگاہ میں آنسوؤں سے تر دعا مانگیں۔ معافی مانگیں کیونکہ وہی ہر چیز پہ قادر ہے۔ وہی بیماری دینے والا ہے، وہی شفا دینے والا ہے۔ وہی دعائیں سننے والا ہے۔ وہی دعائیں قبول کرنے والا ہے۔ وہ اللہ جو ہمیں ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے، خوف ودہشت نے ہمارے اعصاب کیوں سلب کر لیے ہیں؟ ہم کیوں یقین اور بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا ہیں؟ اٹھیے خدائے ذوالجلال اور عادل حقیقی کی بارگاہ میں کامل یقین اور صدق دل سے دعا کریں کہ وہ ہم پر اپنا کرم کرے۔

اپنے رحم وکرم کی ایسی بارش برسائے کہ یہ ساری بیماری و وباء اس بارش میں بہہ جائے اور پھر کبھی سر نہ اٹھا سکے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی ہمارا خالق، مالک، رازق ہے۔ وہ رب العالمین، ارحم الراحمین، احکم الحاکمین اور مالک الملک ہے۔ تمام عزتیں، عظمتیں، قدرتیں، خزانے، ملکیتیں، بادشاہتیں اسی کے پاس ہیں۔ سب کا داتا اور داتاؤں کا داتا وہی ہے۔ ساری مخلوق اسی کی بارگاہ کی محتاج اور اسی کے دربار میں سوالی ہے جبکہ عظمتوں والا اللہ بے نیاز، غنی، بے پروا اور تمام حاجتوں سے پاک ہے۔ بخششیں فرماتا اور جود وکرم کے دریا بہاتا ہے۔ ایک ایک فرد مخلوق کو اربوں خزانے عطا کردے تب بھی اس کے خزانوں میں سوئی کی نوک برابر کمی نہ ہوگی اور کسی کو کچھ عطا نہ کرے تو کوئی اس چھین نہیں سکتا۔ وہ کسی کو دینا چاہے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا ہے اور وہ کسی سے روک لے، تو کوئی اسے دے نہیں سکتا۔

جب ہم دعا مانگتے ہیں تو اللہ تعالی کے بارے میں یہی عقیدہ ایمان ہمارے دل ودماغ شعوری یا لاشعوری طور پر موجود ہوتا ہے جو الفاظ و کیفیات کی صورت میں دعا کے سانچے میں ڈھل جاتا ہے۔ اس حکم کو سامنے رکھ کر غور کرلیں کہ جب دعا اس قدر عظیم عقیدے کا اظہار ہے تو کیوں نہ اعلی درجے کی عبادت بلکہ عبادت کا مغز قرار پائے۔

Scanned with CamScanner

اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ جب رب کریم اور اس کے پیارے حبیب ﷺ نے خود دعا کے بارے میں یہ کچھ فرمادیا ہو تو ہمیں دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ انسان کوشش اور جدوجہد کو ترک نہ کرے اور اپنی طرف سے تمام تر مسائل کے بعد اللہ تعالیٰ سے مدد اور نصرت کی دعا کرے لہٰذا اس مشکل دور میں ہمیں بھی اس موذی وباء کے مقابلے کے لیے تمام معلومات اور میسر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے خالق کائنات سے رجوع کرنے کے لیے دعا کا سہارا لینا چاہیے اور اس ابتلا کے خاتمے کی فریاد کرنی چاہیے، وہ رحیم و کریم ہے اور ہماری التجا کو ضرور شرف قبولیت بخشے گا۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

صنعت کار، تاجر اور بے روزگار حضرات متوجہ ہوں

ملازم کی ضرورت ہے یا ملازمت کی ہم سے رجوع کریں

ایمپلائمنٹ بیورو بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کا ایک ایسا شعبہ ہے جو تمام میمن برادریوں اور اداروں کو روزگار فراہم کرنے کے لئے گزشتہ 68 سالوں سے بلا معاوضہ اپنی خدمات انجام دے رہا ہے۔ ہمارے اس شعبہ کی کوششوں سے ہر ماہ کئی بے روزگاروں کی روزی (جاب) کا بندوبست ہوجاتا ہے۔ اس وقت ملک کے معاشی حالات بے حد خراب ہیں اور ملک میں بے روزگاروں کی تعداد بھی بے حد بڑھ رہی ہے۔ اس وجہ سے اس شعبے پر خاصا بوجھ ہے اور خاصی درخواستیں آرہی ہیں۔

اس ضمن میں میمن برادری کے اور دیگر کاروباری اداروں کے مالکان سے التماس ہے کہ اگر انہیں اپنی دکان، فیکٹری، ملز، آفس یا دیگر کسی بھی کاروباری شعبے میں کسی قابل اور باصلاحیت اسٹاف کی ضرورت ہو تو وہ بانٹوا میمن جماعت کے دفتر "شعبہ فراہمی روزگار" سے رابطہ کریں۔ میمن برادری کے وہ افراد بھی جو بے روزگار ہیں اور روزگار کی تلاش میں ہیں وہ ان تعطیل کے دن کے علاوہ شام 4 بجے سے شب 8 بجے کے درمیان جماعت کے آفس میں آکر اپنی سی وی (CV) اور جماعت کا کارڈ، سی این آئی سی (CNIC) کارڈ، جماعت کے نام درخواست معہ دو تصاویر (فوٹو) ساتھ جمع کراسکتے ہیں۔

تعاون کے طلب گار

کنوینر ایمپلائمنٹ بیورو کمیٹی

محمد منظور ایم عباس میمن

رابطہ موبائل: **0333-3163170**

ای میل: **bantvaemploymentbureau@yahoo.com**

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ ملحقہ حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد راجہ مینشن کراچی

Scanned with CamScanner

نماز نامہ

"اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے لگو تو اپنا چہرہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔" (سورۃ المائدہ)

انسان جب تک باوضو رہتا ہے فرشتے اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتے رہتے ہیں اور اگر وہ اسی حالت میں دنیا سے چلا جائے تو اسے شہید کا درجہ دیا جاتا ہے

وضو کے جسمانی اور روحانی فوائد

گجراتی زبان کے ممتاز قلمکار محمد یوسف عبدالغنی مانڈویا کے قلم سے

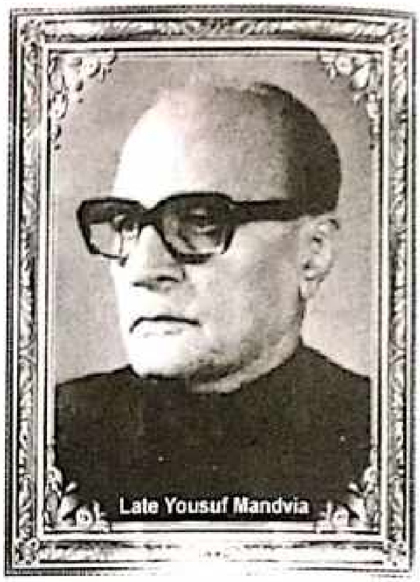
Late Yousuf Mandvia

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: "اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے لگو تو اپنا چہرہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔" (سورۃ المائدہ، پارہ 6)

حضور اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب ہر نماز کے لئے تازہ وضو کیا کرتے تھے۔ اگرچہ ایک وضو سے بھی بہت سی نمازیں، فرائض اور نوافل درست ہیں۔ مگر ہر نماز کے لئے جداگانہ وضو کرنا زیادہ برکت اور ثواب کا موجب ہے۔ اور جو شخص وضو کے اوپر وضو کرتا ہے تو اسے "نور علی نور" کے مصداق ثواب پر ثواب یعنی دہرا ثواب ملتا ہے۔ وضو کی برکت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جو شخص وضو کرنے سے پہلے "بسم اللہ والحمد للہ" پڑھ لیتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے جسم کے ذریعے کئے گئے تمام اگلے پچھلے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ اس کے بعد جب وہ شخص وضو کرتے وقت اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اللہ رب العزت اس کے ان تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے جو اس کے ہاتھ سے سرزد ہوئے تھے۔ پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو رب کائنات اس کے چہرے اور آنکھوں کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

اسی طرح جب وہ دوران وضو اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پیروں کے ذریعے انجام دیے گئے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ علمائے کرام اور بزرگان دین یہ بھی فرماتے ہیں کہ جو شخص وضو کرنے سے پہلے "کلمہ طیبہ" پڑھ لیتا ہے تو خالق کائنات اس کے وضو کرنے کے دوران پانی کے گرنے والے ہر قطرے کے بدلے میں ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو قیامت تک تسبیح کا ثواب اس وضو کرنے والے کو ملتا ہے۔ جب مومن وضو کرنے کے بعد "کلمہ طیبہ" پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازوں کو کھول دیتا ہے کہ جس دروازے سے جی

Scanned with CamScanner

چاہے جنت میں چلا جائے۔ رسول کریم سرورِ دو عالم ﷺ معراج کی رات جب عرش معلیٰ پر جنت کی سیر کر رہے تھے تو آپ ﷺ کو جنت میں اپنے سے آگے کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے جبرائیل سے پوچھا، ''یہ کس خوش نصیب کے قدموں کی آواز ہے؟'' جبرائیل امین نے عرض کیا، ''یہ حضرت بلالؓ کے قدموں کی آواز ہے۔''

بعد میں جب اللہ کے رسول ﷺ واپس عالم آب وگل میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے حضرت بلالؓ سے دریافت فرمایا، ''وہ کون سا عمل ہے جس کے سبب جنت میں تم مجھ سے آگے تھے؟'' حضرت بلالؓ نے عرض کیا، ''اے اللہ کے رسول ﷺ، جب بھی میرا وضو ٹوٹتا ہے تو میں نیا وضو کر لیتا ہوں اور ہر دم باوضو رہتا ہوں۔'' انسان جب تک باوضو رہتا ہے، فرشتے اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتے رہتے ہیں، اور اگر وہ اسی حالت میں دنیا سے چلا جائے تو اسے شہید کا درجہ دیا جاتا ہے اور قیامت کے دن اللہ رب العزت اسے شہداء کے ساتھ اٹھائے گا۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ وضو کرنے کا بے حد اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔ وضو انسان کو نہ صرف جسمانی طور پر پاک وصاف کر دیتا ہے، بلکہ اسے روحانی پاکیزگی اور مسرت بھی عطا کی جاتی ہے۔

جب انسان وضو کرتا ہے تو اس کا پورا جسم پاک ہو جاتا ہے۔ اس کا چہرہ شاداب اور پرنور ہو جاتا ہے، اور ایسا انسان تمام جسمانی، روحانی اور اخلاقی بیماریوں اور برائیوں سے بچا رہتا ہے۔ وضو کے ایک ایک عمل سے کئی کئی جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب ہم ہاتھ دھوتے ہیں تو تمام بیرونی جراثیم، غلاظت اور گندگی جو ہمارے ہاتھوں میں لگ جاتی ہے، پانچویں وقت وضو کرنے کے باعث وہ ہمارے ہاتھ دھونے سے دھل جاتی ہے۔ اسی طرح دوران وضو کلی اور غرغرہ کرنے سے منہ اور دانتوں میں پھنسے ہوئے غذائی ذرات صاف ہو جاتے ہیں جس کے بعد سانس میں تازگی بڑھ جاتی ہے اور وضو کرنے والا خود کو تر وتازہ محسوس کرتا ہے۔ ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونے سے نصف غسل کی مانند صفائی ہو جاتی ہے۔ چہرہ دھونے اور سر کا مسح کرنے سے انسان سر کے پچھلے حصے میں جہاں حرام مغز اور ریڑھ کی ہڈی کا مہرہ ہے اور جس پر انسان کی جسمانی ساخت کا دارومدار ہے، وہاں خون کی گردش بالکل صحیح ہو جاتی ہے اور خون عمدگی اور بغیر کسی خلل کے پہنچنے لگتا ہے۔ اسی طرح پیروں کو گٹوں اور ایڑیوں تک دھونے اور انگلیوں کے درمیان پانی ڈالنے اور وہاں کی صفائی سے انسان آنکھ کا نظر نہ آنے والا جراثیم جو گرد وغبار کی شکل میں پیروں پر لگے ہوتے ہیں، سب وضو کے پانی سے دھل جاتے ہیں۔ گویا اس طرح ہمارا پانچوں وقت کا وضو کرنا کئی جسمانی اور روحانی بیماریوں سے بچاؤ کا باعث بھی بنتا ہے اور ہمیں صحت مند بھی رکھتا ہے۔

بشکریہ: ماہنامہ محراب کراچی۔ مطبوعہ مارچ 1980ء

اپنا تشخص، کلچر اور ثقافت میمن زبان بول کر زندہ رکھ سکتے ہیں

پانجوا اتحاد پانجی ترقی نے خوشحالی جو ضامن آیئے

Scanned with CamScanner

طنز و مزاح

شگفتہ اور مسکراتی عمدہ تحریر

ماسک لگا کر جو حقیقتیں ہوئیں بے نقاب

ممتاز قلمکار : جناب محمد عثمان جامعی

ہم زندگی میں پہلی بار ماسک لگا رہے ہیں یا یوں کہیے کہ ماسک کو منہ لگا رہے ہیں۔ ویسے تو ہماری حرکتیں ہمیشہ سے منہ چھپانے والی رہی ہیں مگر پردہ رکھنے والا پردہ رکھتا رہا اس لیے کبھی منہ چھپانے کی ضرورت نہیں پڑی۔ اپنی حرکتیں...... ارے معاف کیجیے گا غلط لکھ گئے۔ اپنی ڈھٹائی کے باعث ہم نے کبھی ''کس منہ سے جاؤ گے'' یا ''کیا منہ لے کر جاؤ گے'' جیسے مسائل کی پروا نہیں کی جہاں بھی گئے یہی منہ ساتھ لے گئے۔ ویسے دوسرا منہ لاتے بھی کہاں سے، یوں بھی اب تک تو یہ منہ سلامت ہے ''اور لے آئیں گے بازار سے گر ٹوٹ گیا۔'' جب سے ماسک لگایا اور منہ چھپایا ہے بہت سی حقیقتیں بے نقاب ہو کر سامنے آگئی ہیں۔

پہلی حقیقت تو یہ ہے کہ اپنی سانس اپنے منہ میں لوٹ کر آتی ہے تو ''سانسوں کا ملنا'' اور ''سانسوں کا ٹکرانا'' جیسے سارے رومانوی تصورات فضول لگنے لگتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اپنی ساس کی طرح اپنی سانس برداشت کرنا بھی بہت مشکل ہے۔ ڈکار کی منہ میں واپسی اس سے بھی کہیں زیادہ اذیت ناک تجربہ ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جو لوگ معافی، معذرت اور موقف میں تبدیلی کی صورت میں اپنے ڈکار سے زیادہ بدبودار الفاظ واپس لیتے ہیں ان پر کیا گزرتی ہوگی!

ماسک لگانے سے یہ تجربہ بھی ہوا کہ سارے فساد کی جڑ دہانے کا وہ حصہ ہے جس میں ہونٹ دانت اور زبان پائے جاتے ہیں۔ اکثر جھگڑے خاص طور پر خاندانی تنازعات کسی کے آنے، کچھ فرمانے یا کوئی اعتراض اٹھانے پر منہ بنانے سے شروع ہوتے ہیں یا کسی کی بات یا ذات پر دانت نکال دینے سے جنم لیتے ہیں۔ ماسک لگے منہ کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے جذبات احساسات اور خیالات کا پتا نہیں چلتا۔ کوئی پوری سنجیدگی سے کلن نائی، بین قصائی اور شبن پنواڑی کے تجزیوں کی بنیاد پرست، پر موشگافیاں کر رہا ہو، نماز پڑھو'' قبل اس سے پہلے کہ'' تمہاری نماز پڑھی جائے

Scanned with CamScanner

کی نثری نصیحت علامہ اقبال کا شعر قرار دے کر سنائے یا تاریخ بیان کرتے ہوئے جرمنی کی سرحد جاپان سے جا ملائے، آپ پس نقاب مسکرائیں یا پوری بتیسی نکال لیں، اسے خبر نہیں ہوگی کہ آپ اس کی دانائی سے بھری گفتگو پر دانت نکالے ہوئے ہیں۔ بس اثبات میں سر ہلاتے رہیں۔ یوں وفاقی کابینہ کے اجلاسوں کے شرکاء اور وزیر اعظم سے بالمشافہ ملاقات کرنے والوں کے لیے ماسک جراثیم ہی نہیں برہمی سے بچاؤ کا ذریعہ بھی بن جاتا ہے، گویا ''چہرہ چھپا لیا ہے کسی نے نقاب میں...... ورنہ تو مسکرا کے وہ آتا عتاب میں۔''

اس کے ساتھ ماسک بیگم کی تعریف کرتے ہوئے لبوں پر ہنسی روک کر آنے والی مسکراہٹ، شاپنگ کی فرمائش پر دانت بھینچ کر ابھرنے والی جھنجھلاہٹ، باس کی بکواس پر زیر لب گالیوں کی بھنبھناہٹ، کسی خطا پر چہرہ فق کرتی گھبراہٹ، کوئی پری چہرہ بیوی کے سامنے دیکھ کر ہونٹوں پر نغمے کی گنگناہٹ اور کسی بے زار کر دینے والے کی طویل صحت میں زور کی جھلاہٹ کا پردہ رکھ لیتا ہے۔

ہماری عمر کے لوگوں کے لیے ماسک لگا کر راستے پر چلتے ہوئے اور لب سڑک سواری کا انتظار کرتے ہوئے گانا گنگنانا ممکن ہو جاتا ہے۔ ایسے لمحات میں ہم تو دل بھر کے منی بدنام ہوئی، کجرارے کجرارے تورے کارے کارے نیناں اور نہ غلاف نہ لحاف ٹھنڈی ہوا بھی خلاف سسری جھوم جھوم کر گاتے ہیں مگر آنکھوں میں وہ غضب کی متانت ہوتی ہے کہ اگر کوئی بہ مشکل ماسک کے چھپے ہونٹوں کی جنبش کا اندازہ لگا بھی لے تو سمجھے گا ہم کوئی وظیفہ پڑھ رہے یا سب مسلماں ایک ہیں آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ قسم کی کوئی قوالی گا کر اپنا ایمان بڑھا رہے ہیں۔ ویسے ماسک کے پیچھے ہم اکثر ذہنی آزمائش کے لیے پوچھے گئے سوال پر مبنی وہ مشہور گانا گا رہے ہوتے ہیں جس میں ایک ملبوس کے بارے میں پوچھا گیا ہے کہ بوجھ بتاؤ تو اس کے پیچھے کیا ہے؟ پھر حکومتوں کی طرح آدھا سچ بولتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ پیچھے دل ہے۔ مگر ایسے گانوں کا گانا ہی ٹھیک ہے ان کا ذکر تحریر میں آنا مناسب نہیں۔

ماسک کے اتنے فوائد جاننے اور ان سے مستفید ہونے کے بعد ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وبا رہے یا جائے اپنے رخ روشن سے اب ماسک ہٹایا نہ جائے گا۔ ہمارے اس فیصلے پر کسی کو اعتراض ہو تو ہوا کرے ''میرا منہ میری مرضی'' ہمیں احساس ہو گیا ہے کہ ماسک میں بندھنا کھلے منہ کے مقابلے میں کہیں زیادہ آزادی عطا کرتا ہے۔

(بشکریہ: روزنامہ ایکسپریس سنڈے میگزین (کراچی)۔ مطبوعہ 24 مئی 2020ء)

اپنے آپ کو دوسروں کی جگہ رکھیں پھر ان سے بہت نرمی سے بات کریں ایسا کرنے سے آپ کے اور ان کے درمیان بہتر تعلقات قائم ہونگے

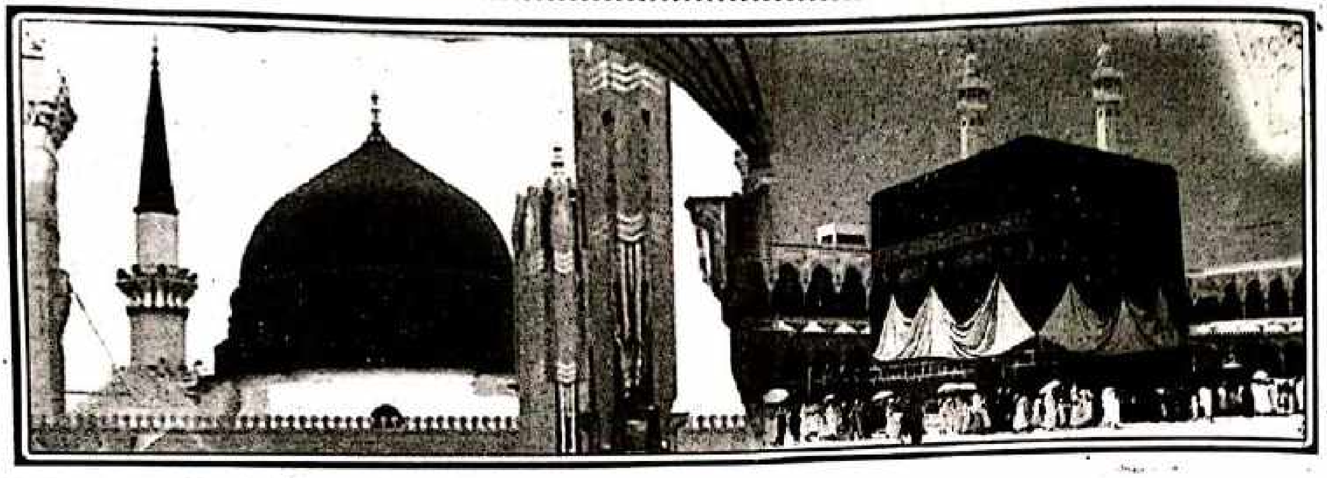

حضور اکرم ﷺ کا آخری حج

ہجرت کا دسواں سال تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے حج کا ارادہ فرمایا۔ ذی قعد 10 ہجری کو اعلان کیا گیا کہ حضور اکرم ﷺ حج کے لئے تشریف لے جارہے ہیں۔ یہ خبر بجلی کی طرح پورے عرب میں پھیل گئی۔ اس بابرکت موقع پر حضور اکرم ﷺ کے ساتھ حج ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے شوق میں پورا عرب امنڈ آیا۔

ماہ ذی قعد کی آخری تاریخوں میں آپ ﷺ کی سواری مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئی اور 4، ذی الحج کی صبح کے وقت آپ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لے آئے۔ وہاں آنے کے بعد آپ ﷺ نے سب سے پہلے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ اس کے بعد آپ ﷺ صفا کی پہاڑی پر تشریف لے گئے۔ وہاں سے اتر کر مروہ کی سعی کی' یعنی دوڑ لگائی۔ ان مناسک سے فراغت کے بعد آپ ﷺ نے جمعرات کے روز یعنی آٹھویں ذی الحجہ کو تمام مسلمانوں کے ساتھ منیٰ میں قیام فرمایا۔ دوسرے دن 9، ذی الحجہ کو فجر کی نماز پڑھ کر منیٰ سے روانہ ہوئے اور عرفات کے میدان میں تشریف لائے۔ عرفات کے میدان میں آپ ﷺ نے وہ مشہور زمانہ تاریخ خطبہ حج دیا' جو دنیا کی تاریخ میں ''حقوق انسانی'' کا پہلا منشور قرار پایا۔ اس خطبہ میں آپ نے انسانوں کے لئے اہم باتوں کے بارے میں ہدایتیں فرمائیں:

1-لوگو! میں خیال کرتا ہوں کہ میں اور تم پھر کبھی اس مجلس اس میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

2-لوگو! تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہیں کہ جس طرح تم آج کے دن کی' اس شہر کی' اس مہینے کی حرمت کرتے ہو۔ لوگو! تمہیں جلد اللہ کے سامنے ضرور حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے کاموں کی بابت سوال فرمائے گا۔ خبردار! میرے بعد گم راہ نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔

3-لوگو! جاہلیت کی ہر ایک بات کو میں اپنے قدموں کے نیچے پامال کرتا ہوں۔ جاہلیت کے قتلوں کے تمام جھگڑے ملیا میٹ کرتا ہوں۔ پہلا خون میرے خاندان کا ہے یعنی ربیعہ بن الحارث کا خون' جو بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور ہذیل نے اسے مار ڈالا تھا۔ میں اسے معاف کرتا ہوں۔ جاہلیت کے زمانے کا تمام سود ملیا میٹ کر دیا گیا۔ پہلا سود میں اپنے خاندان کا مٹاتا ہوں۔ وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ وہ سارے کا سارا ختم کر دیا گیا۔

4-لوگو! اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ کے نام کی ذمے داری سے تم نے ان کو اپنی بیوی بنایا۔

Scanned with CamScanner

5-لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر اسے مضبوطی سے پکڑلو گے تو کبھی گم راہ نہ ہو گے۔ وہ چیز قرآن اللہ کی کتاب ہے۔

6-لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی پیغمبر ہے اور نہ کوئی نئی امت پیدا ہونے والی ہے۔ خوب سن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور پانچوں وقت کی نماز ادا کرو۔ سال بھر میں ایک مہینہ رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ مالوں کی زکوٰۃ نہایت خوش دلی کے ساتھ دیا کرو۔ خانہ کعبہ کا حج کرو۔ اپنے بڑوں کی اطاعت کرو، جس کی جزا یہ ہے کہ تم پروردگار کی فردوس بریں میں داخل ہو گئے۔

7-لوگو! قیامت کے دن تم سے میری بابت بھی پوچھا جائے گا، مجھے ذرا بتاؤ کہ تم کیا جواب دو گے؟ سب نے کہا: ''ہم اس کی شہادت دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اللہ کے احکام ہم تک پہنچا دیئے۔ آپ ﷺ نے رسالت اور نبوت یعنی اللہ کا پیغام دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا۔''

یہ سن کر ہمارے پیارے نبی ﷺ نے آسمان کی طرف اپنی انگلی اٹھائی اور تین دفعہ فرمایا: ''اے اللہ تو گواہ رہنا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ اس وقت موجود ہیں وہ (یہ سب باتیں) ان تک پہنچا دیں جو موجود نہیں۔'' اس موقع پر قرآن پاک کی آیت نازل ہوئی جس کا اردو ترجمہ یہ ہے:

''آج میں نے تمہارے لئے دین کو پورا کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی، اور تمہارے لئے اسلام کو بہ حیثیت دین پسند کیا۔''

آخری حج کے موقع پر حضور ﷺ نے خود حج کر کے یہ دکھایا کہ حج کس طرح کرنا چاہیے۔

اسی موقع پر آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ: ''مجھ سے حج کے مسئلے سیکھ لو۔ میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد مجھے دوسرے حج کی نوبت آئے۔''

درخت کی حفاظت کیجیے

درخت آپ کی صحت اور زندگی کی حفاظت کریں گے۔ درخت اگائیے۔

درختوں کو نقصان نہ پہنچائیے۔ یہ ہوا صاف کرتے ہیں، سایہ دیتے ہیں۔

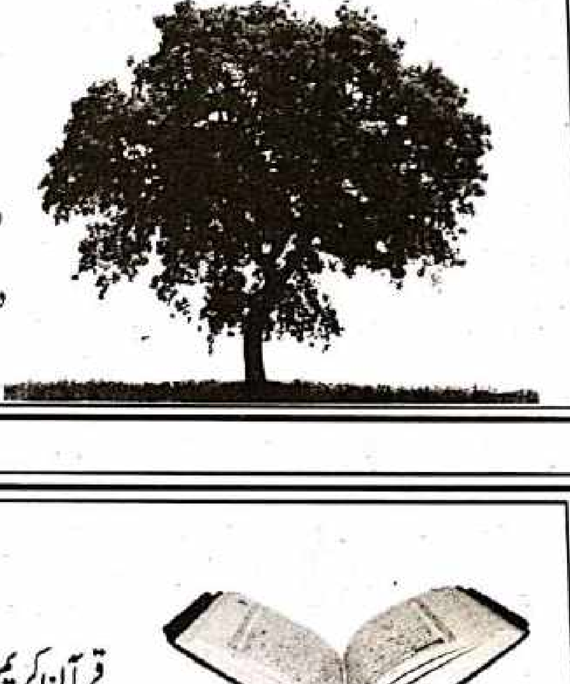

ضروری ہدایات

قرآن کریم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی ﷺ آپ کی دینی معلومات میں اضافے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہوں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

Scanned with CamScanner

تاریخ کے چند گم گشتہ اوراق

ایک یادگارہ اور معلومات افزا تحریر کا ترجمہ

حجاز مقدس کے سفر کے غلام

ساگا آف کھنڈوانی (میمن) بمبئی کی ایک مخیّر میمن فیملی

اس خاندان نے جدہ اور بمبئی کے درمیان سمندری راستے حج کا سفر متعارف کرایا اور حجاز مقدس میں پہلی کار بھی یہی خاندان لایا

گجراتی تحریر : پروفیسر مقبول احمد سراج سورتی، مورخ اور ریسرچ اسکالر (ریٹائرڈ) بمبئی یونیورسٹی
اردو ترجمہ : کھتری عصمت علی پٹیل

بمبئی کے خاموش اور پر امن علاقے ماہم میں بڑی رونق اور ہلچل ہے مگر یہاں بڑا سکون بھی ہے۔ یہ جگہ مغربی ہندوستان کی ریاست مہاراشٹر کا دارالحکومت ہے۔ اس کے پر ہجوم اور آراستہ و پیراستہ بازاروں میں ہر طرف لوگ نظر آتے ہیں۔ اس کی قدیم عمارات، اس کے پھول فروشوں کی آوازیں، کھانے پینے کی اشیا بیچنے والے ریڑھی والوں (ہاکرز) کا شور۔ اس کی مسجد میں عبادت کرنے والوں کی بہت بڑی تعداد... ان سب سے پتا چلتا ہے کہ اس شہر میں دن کبھی ختم نہیں ہوتا... بلکہ ہمیشہ دن نکلا رہتا ہے۔ نہ رات ہوتی ہے اور نہ سناٹا۔ اس کے مغلئی ہوٹلوں سے آتی لذیذ کھانوں کی خوشبو، اس کی بیکریوں میں دستیاب تازہ ڈبل روٹی کی بھینی بھینی خوشبو، اس کے بازاروں سے آتی مزیدار مسالوں کی ہوا اور دور پرے سے آتی مچھلی کی مخصوص بو!

اس سارے پس منظرمیں ایک خاص بنگله : ان مدھم اور تیز روشنیوں کی گلیوں کے درمیان میں ایک پروقار سا بنگلہ بنا ہوا ہے جس کا آگے کا حصہ (لان) بہت سرسبز اور شاندار ہے۔ اس کی بلند دیواروں اور فولادی دروازوں کے پیچھے شاندار اور مثالی کھنڈوانی فیملی سے تعلق رکھنے والے افراد رہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے بحری جہاز (کشتیاں) کسی زمانے میں بحیرۂ عرب کی تیز و تند لہروں پر حکمرانی کرتے تھے اور انہوں نے جزیرہ عرب اور بمبئی کو ملانے کے لیے ان کے درمیان سمندر میں پل کا کام کیا تھا۔ یہ خاندان حجاز مقدس اور انڈیا کے درمیان تقسیم ہو گیا مگر اس کا شاندار اور درخشاں ماضی آج بھی موجود ہے۔ اس کی موجودہ نسل کا ایک سینئر رکن حکومت مہاراشٹر میں ایک آئینی خدمت گزار کے طور پر

Scanned with CamScanner

کے چیئرمین بھی تھے۔اس سے پہلے آپ انڈیا کی سینٹرل ج... جو مہاراشٹر منارٹیز کمیشن کے چیئرمین بھی تھے۔اس سے پہلے آپ انڈیا کی سینٹرل ج

کام کررہا ہے۔اس کے سینئر رکن جناب محمد امین کھنڈوانی تھے جو مہاراشٹر منارٹیز کمیشن

کمیٹی کے چیئرمین تھے۔

کھنڈوانی فیملی کے اعزاز : انڈیا میں اور خاص طور سے بمبئی میں بہت کم لوگ اس بات سے واقف ہوں گے کہ کھنڈوانی فیملی نے سب سے پہلے حجاز مقدس میں کار پہنچائی تھی اور اسی فیملی نے مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ کے درمیان پہلی بس سروس بھی متعارف کرائی تھی۔ایک زمانے میں بمبئی اور جدہ کے درمیان شپنگ کا بزنس کرنے والی کھنڈوانی فیملی جسے اب بلکہ آج کے لوگ کم ہی جانتے ہیں، آج ان کا یہ کاروبار محض ایک یاد ہے اور اب اس خاندان کے لوگ منتشر اور بکھرے ہوئے ہیں۔مگر 1920ء اور 1930ء کے عشروں میں اس خاندان کے بڑوں نے جو کام کیے، انہوں نے گزرے وقت پر اپنے گہرے نشان ضرور چھوڑے ہیں۔

ابتدائی تعارف : وہ چار بھائی تھے اور ان کا تعلق بمبئی سے تھا اور انہوں نے پہلی بار ایک ایسا شپنگ کا کاروبار شروع کیا تھا جس کے تحت سمندر کے راستے عازمین حج کو جدہ پہنچایا جاتا تھا۔یہ بیسویں صدی کے بالکل ابتدائی زمانے کی بات ہے۔کام شروع ہوا اور کامیاب ہوتا چلا گیا۔کامیابی ان کے در پر دستک دینے لگی۔

پہلے کام پھر آبادیاں : پھر انہوں نے اپنے کام کو وسعت دی اور تجارتی شپنگ کی طرف آ گئے۔پھر تو انہوں نے شپنگ کے بزنس کی پوری سلطنت قائم کر ڈالی۔اس خاندان کے شریف مکہ کے ساتھ بھی تعلقات استوار ہو گئے۔کھنڈوانی فیملی کے چند ایک سینئر ارکان طائف، مکہ اور مدینے میں آباد ہو گئے۔ان لوگوں نے شریف عرب خاندانوں میں شادیاں بھی کیں اور نہایت مستحکم تعلقات قائم کر لیے اور یہ تعلقات ہر مشکل اور کٹھن دور میں بھی قائم رہے۔

وہ چند تاریخی بھائی : کھنڈوانی چار بھائی تھے: عبداللہ، دادا، محمد اور ابا میاں کھنڈوانی۔چونکہ یہ بھائی سوداگر تھے، اس لیے بمبئی کے تجارتی مرکز میں رہتے تھے (اب بمبئی کو ممبئی کہہ کر پکارا جاتا ہے) اس کے بعد ان بھائیوں نے 1914ء میں بیلنڈ اسٹیٹ خریدنے کا ارادہ کیا جو

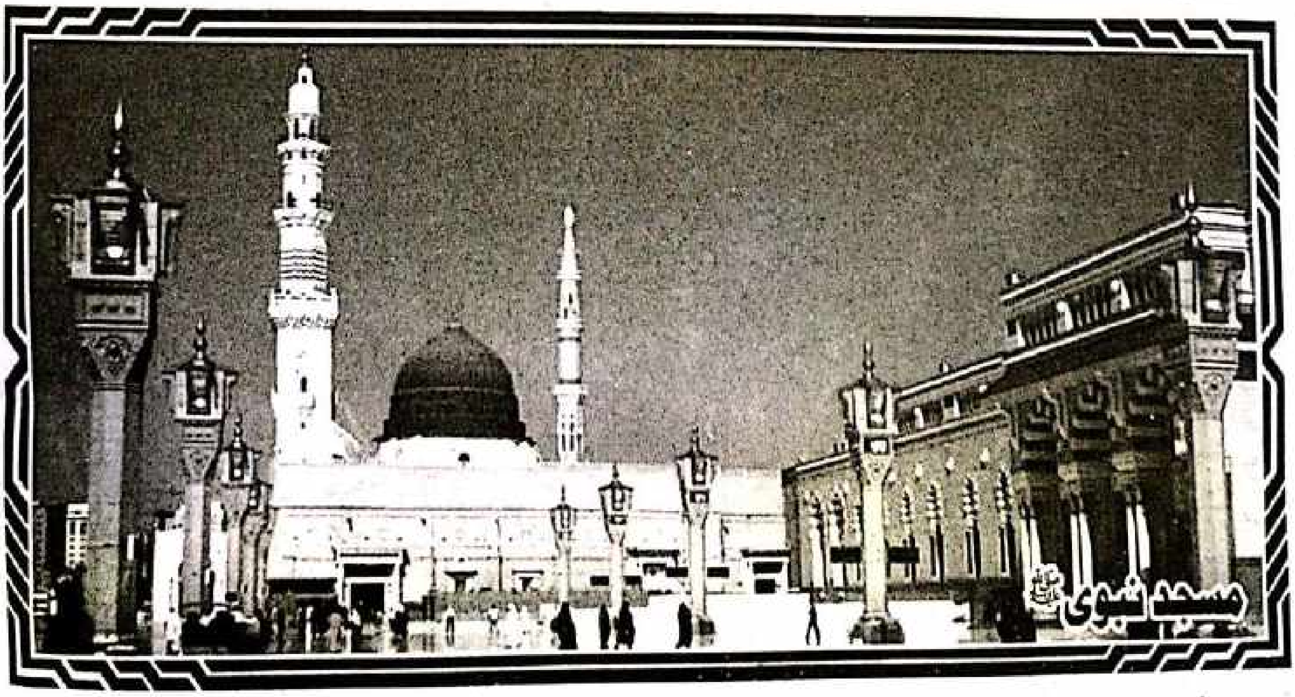

Scanned with CamScanner

بمبئی پورٹ ٹرسٹ کی پراپرٹی تھی۔

پہلی جنگ عظیم اور جرمن جہازوں کی خریداری : یہ وہ زمانہ تھا جب پہلی جنگ عظیم کی چنگاری بھڑک چکی تھی۔ جنگ کی پہلی چنگاری کے ساتھ ہی عالمی معیشت کو شدید دھچکا لگا۔ کمرشل شپنگ (تجارتی جہاز رانی) کا شعبہ بری طرح متاثر ہوا۔ بیلنڈ اسٹیٹ کے پرسکون پانیوں میں کھڑے تین جرمن بحری جہازوں پر جب ان بھائیوں کی نظر پڑی تو وہ چونکے۔ یہ تینوں بھائی ایک گھوڑا گاڑی پر سوار ہوکر بیلنڈ اسٹیٹ کے معائنے کے لیے آئے تھے۔ انہوں نے فوری طور پر جرمن جہازوں کے بارے میں معلومات کرائی تو یہ انکشاف ہوا کہ جہاز برائے فروخت ہیں۔ ان جرمن جہازوں کے نام یہ تھے: S.S.BELVEDERS، S.S.VERGEMER اور ایس ایس لا دا۔ بات چیت ہوئی اور ان جرمن بحری جہازوں کو ان بھائیوں نے 9,80,000 انڈین روپے میں خرید لیا۔ بھائیوں نے بیلنڈ اسٹیٹ کو خریدنے کا ارادہ ہی چھوڑ دیا۔

دولت مندی سے فقیری تک کی کہانی کا آغاز : اس زمانے میں مذکورہ رقم بہت بڑی تھی۔ بس اس وقت سے ''دولت مندی سے فقیری (چیتھڑوں) تک'' کی کہانی شروع ہوئی جو کھنڈوانی فیملی کی کہانی تھی۔

سفر حج : 1914ء سے لے کر آگے کے برسوں تک کھنڈوانی فیملی کی کھنڈوانی اسٹیم نیوی گیشنز کمپنی نے حج کے زمانے میں عازمین حج کو جدہ لانے اور لے جانے کا کام جاری رکھا۔ ساتھ ہی یہ بحری جہاز بار برداری کا کام بھی کرتے تھے۔ ان جہازوں کے ذریعے حج کے زمانے کے علاوہ باقی سارا سال حجاز مقدس کے علاقے میں اناج وغیرہ لے جایا جاتا تھا۔ اس کا کرایہ 210 روپے ہوتا تھا جس میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی اور جو مسافر بے حد غریب ہوتے تھے، ان سے دس روپے تک لیے جاتے تھے مگر بکنگ منیجر کو ہدایت دی تھی کہ وہ لوگوں سے ان کی مالی حیثیت کے مطابق کرایہ وصول کرے۔ جیسے ہی کمپنی کے نقیب بمبئی کے مسلم علاقوں میں ڈھول پیٹ کر جہازوں کی حجاز مقدس روانگی کے پروگرام کا اعلان کرتے تو ہر طرف سے لوگ نکل کر بحری جہازوں پر جمع ہو جاتے اور پاسپورٹ اور ویزا کے حصول کے لیے جدوجہد کرتے۔ اس زمانے میں بحری جہاز سے جدہ تک کا سفر دس دن میں طے ہوتا تھا۔ کمپنی نے اپنے جہازوں کی انشورنس نہیں کرائی تھی۔

پرانی یادیں : امین کھنڈوانی بعد میں اس وقت بمبئی میں رہنے والی کھنڈوانی فیملی کی دو تہائی تعداد میں سینئر ترین رہ گئے تھے اور وہ اس دور کے بحری جہاز کے سفر کو یاد کرتے ہوئے کہتے تھے: ''میرے دادا ابا میاں کھنڈوانی جہاز کے مستول پر ایک تعویذ باندھتے تھے اور جہاز جدہ کے لیے روانہ ہو جاتا تھا۔''

عبدالجبار کی یادیں : زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ بوہے (بمبئی) ڈاک یارڈ کا ایک سابق پورٹر (قلی) عبدالجبار جناب امین کے پاس پہنچا جب وہ انڈیا کے سینٹرل حج کمیٹی کے چیئرمین تھے (89 - 1982ء کے دور میں) اس وقت تک توانا اور متحرک نظر آنے والے عبدالجبار نے بتایا کہ اس نے کمپنی کے جہاز میں 50 روپے ادا کر کے سفر کیا تھا اور یہ خاندان عازمین حج کے لیے خصوصی ڈسکاؤنٹ دیا کرتا تھا مگر امین کے دادا کسی کو کسی بھی صورت میں مفت سفر نہیں کرنے دیتے تھے۔

دولت کی کہانی : برس پر برس گزرتے گئے۔ چاروں بھائیوں نے خوب دولت بھی کمائی اور شہرت بھی۔ کھنڈوانی بھائیوں میں سب سے بڑے بھائی عبداللہ میاں، بحری سفر کے ماہر تھے۔ وہ ایک عمدہ مارکس مین تھے یعنی محل وقوع کی نشان دہی کے ماہر، ایک ماہر تیراک تھے اور ایک بے

Scanned with CamScanner

مثال گھڑسوار بھی تھے۔ وہ آٹھ زبانوں کے ماہر تھے۔ انہوں نے استنبول کی ایک بہت ہی حسین خاتون سے شادی کی تھی۔ دادامیاں کامل ہم حبیب تھا۔ وہ مکے میں پڑھتے تھے۔ وہ مولانا عبدالکلام آزاد کے ہم جماعت (کلاس فیلو) تھے۔ مولانا عبدالکلام آزاد بعد میں ایک نمایاں سیاسی لیڈر بن کر ابھرے اور انہوں نے ہندوستان کی آزادی کی قومی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ہندوستان کی آزادی (1947ء) کے بعد مولانا عبدالکلام آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم بنے تھے۔ دادامیاں اچھی کتابیں پڑھنے کے بے حد شوقین تھے۔ اس لائن میں تیسرے محمد میاں برطانیہ کے شاہ جارج پنجم سے مشابہ تھے۔ ویسٹ انڈین کلب میں وہ بمبئی کے طبقہ اشرافیہ کے ارکان کے ساتھ شامیں گزارتے تھے اور ان سے اچھی دوستی رکھتے تھے۔ کھنڈوانی خاندان کے چوتھے ابامیاں جناب امین کھنڈوانی کے دادا تھے اور وہ بمبئی میں پورے خاندان کے انچارج تھے۔

حجاز مقدس کی دیگر خدمات : کھنڈوانی فیملی کے بحری جہاز حجاز مقدس کے تاجروں کو اناج اور غلہ سپلائی کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ تھے۔ جدہ میں ان جہازوں کا بڑی بے قراری کے ساتھ انتظار کیا جاتا تھا۔ اکثر شریف مکہ اور اس کے آدمی جدہ کی بندرگاہ پہنچے ہوئے ہوتے تھے۔ 1918ء میں کھنڈوانی نے شریف مکہ کو تحفے میں ایک کار پیش کی اور ساتھ ہی جنریٹرز بھی۔ یہ کار ایک بہت بڑی سیڈان تھی جس کے اوپر کینوس کی چھت تھی جو بوقت ضرورت ہٹائی جاسکتی تھی۔ عرب کے بدو اسے دیکھ کر بہت حیران ہوتے اور وہ کار جہاں بھی جاتی، بدو اس کے پیچھے جاتے تھے۔ وہ اسے شیطان کہہ کر پکارتے تھے اور موقع ملتے ہی انہوں نے اسے جلا ڈالا۔ دراصل بدوؤں کا مسئلہ یہ تھا کہ وہ کسی ایسی چیز کو برداشت نہیں کرسکتے تھے جو اپنی جگہ سے حرکت کرتی ہو مگر چارا نہ کھاتی ہو۔ جناب امین اس کے بارے میں یاد کرکے بتاتے ہیں کہ وہ کار 60 دن سے زیادہ سلامت نہ رہ سکی۔

پہلی بس سروس : کھنڈوانی فیملی نے مکے اور مدینے کے درمیان پہلی بس سروس بھی متعارف کرائی تھی۔ اس خاندان کے جناب عبداللہ میاں جو سب سے بڑے بیٹے تھے، ان کے بیٹے جان محمد کھنڈوانی نے یہ قدم اٹھایا تھا۔ جان محمد کی بیٹی بدرالنساء جو مکہ میں رہتی ہیں ان کا کہنا ہے ''اس بس سروس کے آغاز کے بعد کھنڈوانی مکے کا ایسا نام بن گیا جو گھر گھر مشہور ہوگیا۔ حالانکہ یہ فیملی اس وقت کے حکمران شاہی خاندان کے ساتھ گہرے اور قریبی تعلقات رکھتی تھی، اس کے بعد تو اس فیملی کی شہرت اور بھی بڑھ گئی۔ علاقے کے بدو بس کو دیکھتے ہی عفریت عفریت (بھوت بھوت) کہہ کر چیختے تھے کیونکہ یہ ان کے لیے نہایت عجیب وغریب چیز تھی۔''

بس کی یادیں جب اسے بھوت سمجھا جاتا تھا : بدرالنساء مزید کہتی ہیں ''مکے سے بس روانہ ہوتی تو 14 راتوں میں مدینے تک کا سفر طے کرتی تھی۔ رسول پاک ﷺ کے شہر (مدینے) تک جانے والی سڑک دھول مٹی اور ریت سے بھری رہتی تھی۔ اس دور میں بس چلتی اور بیچ بیچ میں ریگستان کی ناقابل برداشت گرمی کی وجہ سے بار بار رکنی پڑتی تھی۔ اس کے علاوہ دوران سفر بس بار بار ریت میں بھی پھنس جاتی تھی۔ اس وقت زائرین سے کہا جاتا تھا کہ وہ بس سے اتر کر نیچے آجائیں۔ پھر بس کے پہیوں کے نیچے لکڑی کے بڑے بڑے ٹکڑے رکھے جاتے اور بس کو بڑی مشکل سے ریت سے دھکے لگا کر نکالا جاتا۔ کھنڈوانی فیملی کی یہ بس سروس 1930ء کی دہائی تک چلتی رہی۔ بعد میں جان محمد کھنڈوانی نے تمام بسیں حکومت کے حوالے کردیں جس نے وہ بس سروس خود چلائی۔ 1960ء کے عشرے تک اس کاروبار میں جان محمد کے شیئرز بھی تھے مگر بعد میں انہوں نے یہ شیئرز بیچ دیئے اور دوسرے کاروباروں پر توجہ دینے لگے۔''

کھنڈوانی فیملی کا گھر مکہ میں توسیع کے وقت ختم ہوگیا : اس خاندان میں جیسے جیسے دولت آئی

Scanned with CamScanner

آ گئی، اس کی خوش قسمتی بلند پروازی کی طرف مائل ہوتی چلی گئی۔ مکہ میں اس فیملی کا گھر حرم شریف کے نزدیک باب الصفا میں واقع تھا۔ یہ مکان شریف مکہ سے کرائے پر حاصل کیا گیا تھا۔ یہ مکان عرب عمائدین، شرفاء اور خاص طور سے انڈیا پاکستان سے آنے والے معزز مہمانوں کی مہمان نوازی کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ بدرالنساء کے مطابق جب حرم شریف میں توسیع کا مرحلہ آیا تو کھنڈوانی فیملی نے یہ گھر خالی کر دیا۔

بمبئی اور پونا میں کھنڈوانی فیملی کی جائیدادیں : کھنڈوانی فیملی نے بمبئی اور پونا میں اور اس کے اطراف وسیع و عریض جائیدادیں حاصل کی تھیں۔ پونا کا بنگلہ 2.5 ملین روپے کی خطیر رقم سے تعمیر کیا گیا تھا۔ 1920ء کی دہائی میں یہ ایک بڑی رقم تھی جبکہ اس دور میں صرف ایک لاکھ روپے سے ایک بہت بڑا گرانڈ مینشن تعمیر ہو جاتا تھا۔ اس کی ڈائننگ ٹیبل کے اطراف 76 افراد بیٹھ سکتے تھے۔ ثقافتی ورثے کی حامل ایک اور عمارت ماہم کازری والا یتیم خانہ تھا جسے 2003ء میں منہدم کر دیا گیا تھا۔ اس میں اس وقت 3000 مسلم پناہ گزینوں نے پناہ لی تھی جب 1993ء میں مسلم کش فسادات ہوئے تھے۔

1922ء میں اس خاندان پر زوال آگیا : تاریخ کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے 1922ء میں کھنڈوانی فیملی پر زوال آ گیا تھا جب اس کا جہاز S.S.BELVEDERE بحیرہ عرب میں غرقاب ہو گیا۔ جو ٹیلی گرام یہ روح فرسا خبر لایا تھا، وہ کسی بھی طرح کسی طوفان سے کم نہ تھا۔ اس وقت پورا خاندان پونا کے اس نئے بنگلے میں جمع تھا اور اس شاندار بنگلے کی افتتاحی تقریب منعقد ہو رہی تھی۔

چونکہ تمام بحری جہاز غیر بیمہ شدہ تھے اس لیے ان کی Liabilities بھی بڑی مقدار میں ادا کرنی پڑیں۔ چھے سال بعد بمبئی کے ساحل کے قریب ایک اور جہاز سمندر میں ڈوب گیا جس سے دین داریوں Liabilities کا پہاڑ اور بھی اونچا ہو گیا۔ ان کی ادائیگی کے لیے فیملی کی تمام پراپرٹیاں جن کی تعداد 76 تھی اور سب کو ایک ہی دستاویز میں درج کیا گیا تھا، نیلامی کے لیے پیش کر دی گئیں۔ جو خوش قسمتی ایک دم بدقسمتی کے سمندر میں ڈوبی تھی، وہ کئی عشروں تک بھی واپس نہ ابھر سکی۔ خاندان کی خواتین سے کہا گیا کہ وہ اپنی تمام جیولری (زیورات) بڑی ڈائننگ ٹیبل پر جمع کریں۔ اس وقت ٹیبل پر اتنا اونچا ڈھیر جمع ہو گیا تھا جس کی وجہ سے میز کے دوسری طرف کے لوگ نظر نہیں آ رہے تھے پھر ابا میاں کھنڈوانی کے چار بیٹوں میں سے ایک کے ہاں 1932ء میں امین کھنڈوانی پیدا ہوئے۔ ان کی پیدائش سے کچھ پہلے ہی یہ خاندان زوال کا شکار ہوا تھا۔ اس کے بعد اس شاندار خاندان کی آب و تاب ختم ہو گئی اور وہ منتشر ہو گیا۔

پھر خاندان کے اثاثے فروخت ہونے لگے : پھر خاندان کے اثاثے فروخت ہونے لگے۔ خاندان کی عزت تک داؤ پر لگ گئی۔ امین کہتے ہیں کہ انہوں نے خود یہ چیزیں بیچی تھیں: بہت بڑی اور میز کے سائز کی کپاس، کتابوں سے بھری ہوئی کئی الماریاں، بیش قیمت چاندی کی کٹلری جو جہاز پر استعمال کی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ قیمتی فرنیچر بھی وقت بے وقت فروخت ہوتا رہا۔ لیکن روبل (روسی کرنسی) کے کچھ بنڈل جو غالباً کرائے کی مد میں ادا کیے گئے تھے جن پر 1898ء اور 1910ء کے سنہ درج ہیں اور آج بھی روسی ملکہ زارینہ کی تصویریں ہیں یہ کمپنی کے آفس کی ایک الماری سے ملی تھیں۔ ایک کتاب جس کا عنوان تھا: Life of Muhammed : The Prophet of Allah By: E Dinet بھی اس خاندان کا اثاثہ تھی۔

پھر امین کے دادا بھی چل بسے : وہ بھی اس فیملی کے تاریخی ورثے کا حصہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات کی آرائش محمد ڈیم نے کی تھی۔ امین کے دادا (ابا میاں) جو اپنے خاندان کے اس زوال کی وجہ سے بہت شکستہ دل ہو چکے تھے، وہ مکہ روانہ ہو گئے۔ جہاں 18 محرم الحرام کو

Scanned with CamScanner

وہ لو لگنے کے باعث وفات پاگئے اور مالات کے قبرستان میں دفن کیے گئے۔ اس فیملی کے عبداللہ جان کھنڈوانی کو طائف میں 1935ء میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا اور وہیں دفن بھی کر دیا گیا۔ انھیں عدالت نے سزا سنائی تھی۔

امین کھنڈوانی کا عروج : کئی عشروں کے بعد امین کھنڈوانی کو انڈیا کی سینٹرل حج کمیٹی کا چیئر مین مقرر کیا گیا۔ پھر بمبئی کی 21 منزلہ عمارت ''حج ہاؤس'' بھی تعمیر ہوئی۔ اسے آزاد ہندوستان کے مسلمانوں کی سب سے متاثر کن عمارت تسلیم کیا گیا ہے۔ امین صاحب نے اس ضمن میں حکومت سے کوئی پیسہ وصول نہیں کیا تھا اور نہ انھوں نے عوام سے عطیات مانگے۔ انھوں نے تمام وسائل اپنے حج آپریشنز کے اندر سے ہی تلاش کیے تھے۔ جناب امین نے 27 سال تک بمبئی میونسپل کارپوریشن میں مسلمانوں کی نمائندگی کی۔ وہ مہاراشٹر کی قانون ساز اسمبلی کے ممبر بھی منتخب ہوئے تھے۔ وہ اپنی یادداشتیں یاد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کوئی 20 سال پہلے انھیں ایک برطانوی فرم کی جانب سے ایک خط ملا تھا جس نے انھیں اطلاع دی تھی کہ بحیرۂ عرب میں S.S.BELVEDERES نامی جہاز کے ملبے کو تلاش کر لیا گیا ہے، مگر اس کے نکالنے پر بہت زیادہ اخراجات آتے، اس لیے اس فیملی نے اس معاملے پر کوئی توجہ نہیں دی اور اس طرح یہ باب ختم ہو گیا۔

آج جناب محمد امین کھنڈوانی اور ان کے چھوٹے بھائی جناب یعقوب ماشاء اللہ بقید حیات ہیں اور باہم میں اپنے سمندر کے کنارے والے بنگلے میں رہتے ہیں۔ اپنی دھندلی سی یادداشت پر زور دیتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ کسی زمانے میں یہ بنگلہ صرف ایک گیسٹ ہاؤس تھا اور اسی لیے یہ نیلام ہونے سے بچ گیا۔

بشکریہ: میمن ویلفیئر گجراتی، ممبئی (انڈیا) 2004ء

ناول کورونا وائرس وباء سے اپنا بچاؤ اور احتیاط کریں

بانٹوا میمن جماعت آفس میں تشریف لانے والوں (مرد اور خواتین) کے لئے

ضروری گزارش

موجودہ ناول کورونا وائرس وباء کے باعث ہم سب کو احتیاط کرنا لازمی ہے۔ جماعت کے معزز عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین کی جانب سے ہدایت کی جاتی ہے۔ جماعت کے دفتر میں داخلہ کی اجازت فیملی کے ایک فرد کو ہے اور بچوں کا داخلہ سخت منع ہے۔ داخلہ کے لئے ضروری ہے کہ اس نے ماسک پہنا ہو اور ہاتھوں کو Sanitizer کر کے دفتر میں داخل ہوں۔ دوسری بات یہ کہ خواتین اپنے مرحومین کے گھر ''سوئم۔ قرآن خوانی'' میں جانے کے بعد وہاں فاصلہ رکھیں اور ماسک پہن کر شرکت کریں۔ احتیاط بے حد ضروری ہے۔

نیک خواہشات

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

Scanned with CamScanner

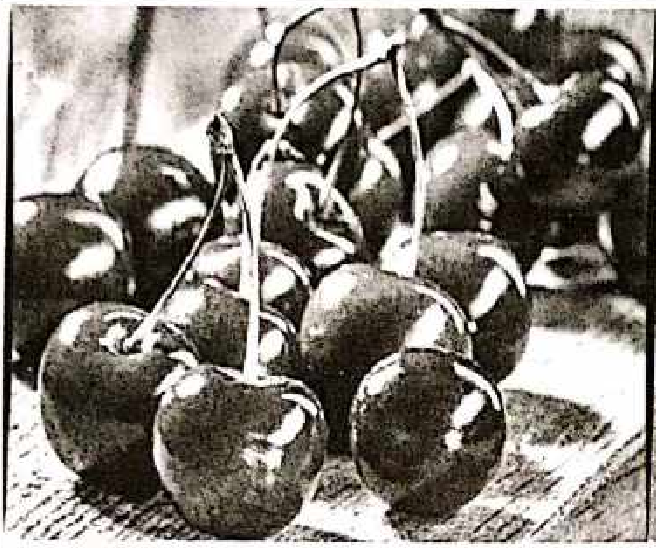

چیری

چیری: صحت دوست پھل

چیری ایشیا، آسٹریلیا، یورپ اور شمالی امریکا کے علاوہ دنیا کے بیشتر ملکوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ چیری گلگت بلتستان اور بلوچستان میں بھی کاشت کی جاتی ہے۔ رومی، یونانی اور چینی اس قدیم زمانے سے کھا رہے ہیں۔ مشی گن (امریکا) میں جولائی کے مہینے میں چیری کے لیے تقریبات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ چیری کا گودا زیادہ تر پانی پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں شکر، لحمیات (پروٹینز) نمکیات، فینولک مرکبات، بایوفلیوونائڈز اور سرخ مواد بھی ہوتا ہے، جسے ''اینتھوسیانن'' (ANTHOCYANIN) کہتے ہیں۔ یہ مواد آزاد اصلیوں (فری ریڈیکلز) کو ختم کرتا ہے۔ آزاد اصلیے جسم کی بافتوں (ٹشوز) کو نقصان پہنچاتے اور جان لیوا امراض کا سبب بنتے ہیں۔ چیری قلب کے لیے بہت مفید ہے۔ یہ جسم کی فالتو چربی کو ختم کردیتی ہے۔ چیری میں ایسے اجزاء بھی پائے جاتے ہیں، جو درد و درم سے نجات دلانے میں مدد دیتے ہیں۔

جو مرد و خواتین جوڑوں کے درد و درم کا شکار ہوں، انھیں چیری ضرور کھانی چاہیے۔ چیری کے گودے میں مانع تکسید جزو ''میلاٹونن'' (MELATONIN) بھی ہوتا ہے، جو بڑھاپے کی رفتار کو سست کردیتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ یادداشت کو بہتر کرتا اور اچھی نیند لاتا ہے۔ چیری میں ریشہ بھی ہوتا ہے، جو ہمارے ہضم کے نظام کو فعال رکھتا اور کھائی ہوئی غذا میں سے کولیسٹرول کو جذب کر کے اسے جسم سے خارج کرنے میں مدد کرتا ہے۔ چیری میں چکنائی کم ہوتی ہے، لہٰذا دل و شریان کے مرض میں مبتلا مریض بھی اسے کھا سکتے ہیں۔ چیری میں فولک ایسڈ بھی کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں حیاتین الف اور ج (وٹامنز اے اور سی) بھی ہوتی ہیں۔ حیاتین الف جلد اور آنکھوں کی صحت کے لیے بہت ضروری اور مفید ہے، جب کہ حیاتین ج ہڈیوں، دانتوں اور جوڑوں کے لیے فائدہ مند ہے۔ تعدیے (انفیکشن) سے بھی بچاتی ہے۔ چیری حاملہ خواتین کے لیے فائدہ مند ہے۔ یہ انھیں خون کی کمی، قبض اور معتدی بیماریوں سے بچاتی ہے۔ چیری میں جست، میگنیزیم، پوٹاشیئم اور فولاد بھی ہوتے ہیں۔ پوٹاشیئم دل کی دھڑکنوں کو معمول پر رکھتا اور ہائی بلڈ پریشر پر قابو پاتا ہے۔ اس کے علاوہ میں ''بورون نامی مادہ بھی پایا جاتا

Scanned with CamScanner

ہے، جو ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔ فولاد ہیموگلوبن کا ایک اہم و ضروری جزو ہے، اس لیے خون کی کمی میں مبتلا مرد و خواتین کو چیری روزانہ کھانی چاہیے۔ صرف ایک چیری کھانے سے 4 حراری توانائی مل جاتی ہے، جب کہ پیالی بھر چیری کھانے سے 47 حرارے (کیلوریز) ملتے ہیں۔

چیری کو قدرتی حالت میں کھانا زیادہ بہتر ہے۔ اس کا شربت بنانے سے اس میں موجود ریشہ ضائع ہو جاتا ہے اور زیادہ دنوں تک ریفریجریٹر میں رکھنے سے چیری کی مانع تکسید (ANTIOXIDANT) خاصیت ختم ہو جاتی ہے۔ چیری کے موسم میں چیری روزانہ کھائیے۔ یہ بہت صحت بخش پھل ہے۔ چیری کئی بیماریوں سے چھٹکارا دلانے میں آپ کی اعانت کرتی ہے۔

بازار سے چیری خریدتے وقت محتاط رہیے، اس لیے کہ عام طور پر ٹھیلے پر رکھی چیریاں جلد خراب ہو جاتی ہیں، لہٰذا گتے کے ڈبوں میں بند چیری خریدنا چاہیے۔ یہ چیری گلتی سڑتی نہیں ہے۔ انھیں خوب دھو کر کھانا چاہیے۔ چیری میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے۔ فربہ مرد و خواتین کے لیے چیری بہت موثر ہے، اس لیے کہ یہ وزن گھٹاتی ہے۔

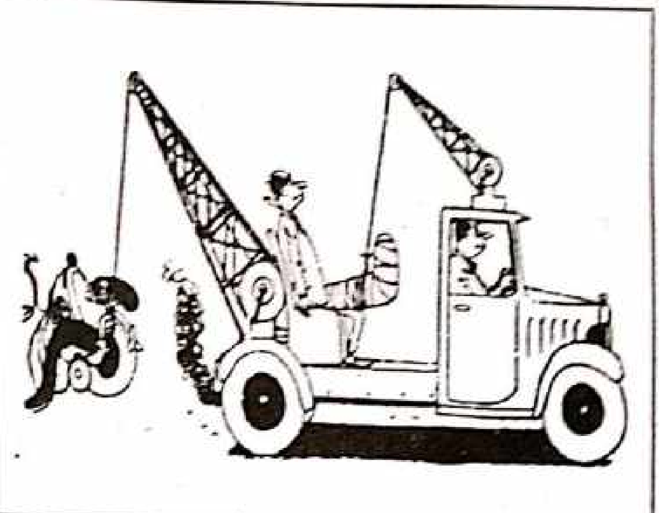

دولھا چلا برات کے ساتھ

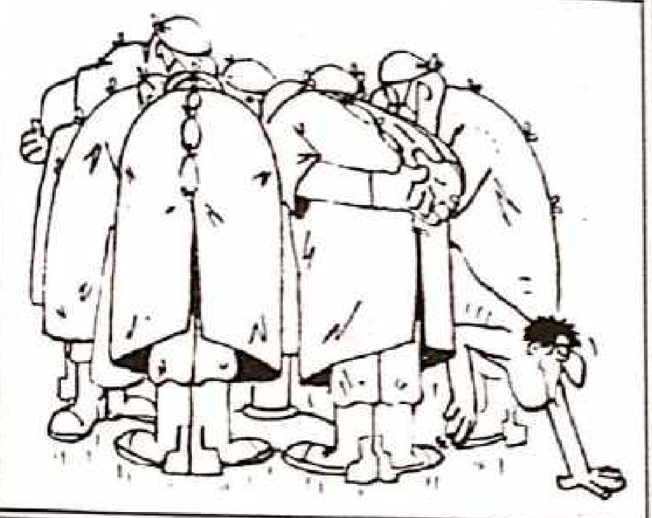

میں تو چلا

شاباش آگے بڑھو اپنا ہی گھر ہے

فکر کی کوئی بات نہیں بس تھوڑی سی بڑی بن گئی ہے

پاکستانی ادب 1947 - 2008ء

انتخاب شاعری، افسانہ گجراتی

آج کے معاشرے میں کسی کی خوبصورتی دیکھ کر خود فریبی کا شکار نہیں ہونا چاہیے

پریم (محبت)

گجراتی تحریر : جناب عبدالعزیز ہارون
اردو ترجمہ : کھتری عصمت علی پٹیل

یہ کہانی ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ایک شہر ٹکساس سٹی کی ہے۔ اس میں انسانی جذبوں کی حقیقی اور بھرپور ترجمانی دکھائی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ انسان آج کے اس افراتفری کے اور پرہنگام دور میں کس طرح خوشیوں سے دور ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس طویل ہائی وے کے لگ بھگ درمیان میں ایک پیٹرول پمپ واقع تھا جس کا سائن بورڈ رات میں دور سے ہی جگمگا رہا تھا۔ یہ گویا اس بات کا اعلان تھا یہاں گیس اور پیٹرول دونوں دستیاب ہیں۔ اس سے ان لوگوں کو بہت آسانی ہو جاتی تھی جو اس ہائی وے سے سفر کرتے تھے۔ اگر ان کی گاڑیوں میں پیٹرول ختم ہونے کا خدشہ ہوتا تو وہ وہاں سے اپنی گاڑیوں میں پیٹرول ڈلوایا کرتے تھے یا گاڑی میں پنکچر ہو جاتا تو وہ بھی لگوا لیتے تھے اور گاڑی کی مرمت بھی کروایا کرتے تھے۔

پیٹرول پمپ پر اس وقت ایک نوخیز حسینہ کی ڈیوٹی تھی۔ وہ اپنے کاؤنٹر پر بیٹھی تھی اور آنے والے گاہکوں سے کیش وصول کر رہی تھی۔ اس وقت نصف شب سے بھی زائد کا وقت ہو چکا تھا۔ ہر طرف مکمل سناٹا تھا۔ درمیان میں ایک آدھ کار، بس، وین یا ٹرک تیز آواز کے ساتھ روشنیاں پھینکتا ہوا گزر جاتا تھا اور پھر خاموشی چھا جاتی تھی۔ ویسے بھی ہائی وے سے عام ٹریفک رات کے اس حصے میں کم ہی گزرتا تھا۔ اس لیے فی الحال کاؤنٹر پر بیٹھی حسینہ فارغ تھی اور بیچ بیچ میں ہائی وے سے گزرنے والی گاڑیوں کو ایک نظر دیکھتی جو زن سے اس کے سامنے سے گزر جاتی تھیں۔ کچھ دیر بعد کاؤنٹر والی حسینہ نے اپنی جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر سگریٹ کا پیکٹ نکالا اور اس میں سے ایک سگریٹ نکال کر اپنے ہونٹوں میں دبا لیا۔ اس کے بعد اس کی مخروطی نیل پالش لگی سنگ مرمر جیسی انگلیوں نے لائٹر جلایا اور اس کے شعلے سے سگریٹ جلا کر دھیرے دھیرے کش لینے لگی۔ ایسا کرتے ہوئے اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں جو اس بات کا اظہار تھا کہ وہ اس وقت سگریٹ نوشی سے بھرپور

Scanned with CamScanner

انداز سے لطف اندوز ہو رہی ہے۔ وہ لڑکی تصور میں اپنے ہونے والے شوہر جان اسمتھ کو دیکھ رہی تھی جس سے اس کا جلد ہی شادی کرنے کا پروگرام تھا۔ اس کے گلابی ہونٹوں سے نکلتے ہوئے سیاہ دھوئیں کے مرغولے عجب سا منظر پیش کر رہے تھے۔

پیٹرول پمپ سے اس کی چھٹی صبح کے لگ بھگ ہوئی تھی۔ اس کے بعد اس کی ملاقات جان اسمتھ سے طے تھی۔ جان کے خیال نے لڑکی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر دی۔ وہ اس کا بہت اچھا دوست تھا مگر اس کی طبیعت میں عجیب سا بچپنا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ جان اسمتھ ابھی تک بڑا نہیں ہوا ہے اور اس کے جسم کے ساتھ اس کے دماغ نے بھی ترقی نہیں کی ہے۔ سوچتے سوچتے وہ مسکرا دی اور بڑبڑائی: ''پگلا کہیں کا۔''

اسی وقت ایک موٹر سائیکل کے ٹائر اس کے بالکل نزدیک آ کر چیخے۔ کسی نے زور سے بریک مارا تھا۔ نوخیز حسینہ نے گھبرا کر آنکھیں کھولیں تو اپنے سامنے ایک نوجوان موٹر سائیکل سوار کو دیکھا۔ نوجوان کے ہاتھ میں پستول تھا جس کی نال کا رخ لڑکی کی طرف تھا۔ نوجوان کے آنکھوں میں کرختگی نمایاں تھی۔ ''جلدی سے ساری رقم ایک شاپر میں بھر دو۔'' نوجوان نے سپاٹ لہجے میں کہا: ''اگر ذرا بھی آواز نکالی تو ڈھیر کر دوں گا۔ اور ہاں جلدی جلدی ورنہ......''

لڑکی جانتی تھی کہ اسے کیا کرنا ہے۔ اس طرح کے واقعات وہ بھی بالخصوص رات کے اوقات میں اس طرح کے ہائی ویز پر رات کا معمول تھا۔ لڑکی نے کسی بھی حیل وحجت کے بغیر نوجوان موٹر سائیکل سوار کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ اس نے ایک ایک کر کے دس دس ڈالر کے نوٹ ایک شاپر میں ڈالنے شروع کیے۔ نوجوان بدستور اس حسینہ پر پستول تانے کھڑا تھا۔ اس کی عقابی نظریں حسینہ کے سرخ وسپید چہرے کا مسلسل طواف کر رہی تھیں۔ ان میں وفورِ شوق بھی تھا۔ عجب سا ڈر بھی اور ایک غیر محسوس کشش بھی تھی۔ کہتے ہیں کہ حسین چہروں کی اپنی کشش اور سحر ہوتا ہے جو کسی بھی انسان کو اپنی طرف متوجہ کر کے اس سے من چاہا کام کروا سکتا ہے۔ نوجوان موٹر سائیکل سوار محسوس کر رہا تھا کہ اس کے اندر کچھ ٹوٹ رہا ہے، کچھ بکھر رہا ہے۔ اس کی گرفت پستول پر ڈھیلی پڑنے لگی تھی۔

''کتنی رقم ہوئی ہے اب تک؟'' نوجوان نے حسینہ سے پوچھا۔

حسینہ نے دس ڈالر کا ایک اور نوٹ شاپر میں ڈالتے ہوئے کہا ''90 ڈالر ہوئے ہیں۔''

''ٹھیک ہے۔ فی الحال کافی ہیں یہ۔'' نوجوان نے بے پروائی سے کہا ''لاؤ مجھے دے دو۔''

حسینہ نے نوٹوں والا شاپر نوجوان کی طرف بڑھا دیا۔ نوجوان نے شاپر تھاما اور اچھل کر موٹر سائیکل پر بیٹھتے ہوئے کہا ''او کے ڈیئر......

Scanned with CamScanner

تھینک یو ــــ پھر ملیں گے۔''

اتنا کہتے ہی اس نے پوری رفتار سے موٹر سائیکل دوڑا دی جو ہائی وے پر لمحوں میں حسینہ کی نظروں سے اوجھل ہوگئی۔

نوجوان کے جانے کے بعد حسینہ نے خدا کا شکر ادا کیا کیونکہ یہ کوئی بڑا نقصان نہیں تھا۔ جب اس کے حواس بحال ہوئے تو حسینہ اس نوجوان کے بارے میں سوچنے لگی۔ اسے یہ موٹر سائیکل سوار کچھ عجیب سا لگا، کچھ پاگل سا۔ کچھ معصوم سا۔ کچھ بھولا بھالا سا وہ سوچ رہی تھی کہ یہ لڑکا جان اسمتھ جیسا ہی تھا۔

کچھ دیر بعد ایک اور گاڑی آئی اور پٹرول بھروا کر چلی گئی۔ صبح کے پانچ بجے تک اسی طرح گاڑیاں آتی رہیں اور پٹرول ڈلوا کر جاتی رہیں۔ صبح تک سارا کام معمول کے مطابق چلتا رہا۔ حسینہ نے اس واقعے کا کسی سے کوئی ذکر نہیں کیا۔ یہاں تک کہ اس نے ہائی وے پٹرول پولیس سے رابطہ نہیں کیا۔ مگر اچانک ہی وہ نوجوان پھر آن دھمکا۔ اس نے آتے ہی حسینہ کو گڈ مارننگ کہہ کر اس حال چال پوچھا۔ ''میں ٹھیک ہوں۔ تم کیسے ہو؟'' لڑکی نے پرسکون لہجے میں کہا: ''لگتا ہے ساری رقم اڑا آئے ہو۔ تمھارے ڈیڈی سے بات کرنی پڑے گی کہ تم......''

''نہیں ڈیئر...... میں رقم لینے نہیں آیا ہوں''۔ نوجوان موٹر سائیکل نے کہا ''میں تو شرمندہ ہوں۔'' یہ کہتے کہتے نوجوان کی آنکھیں بھر آئیں۔ اس نے شاپر نکال کر لڑکی کے سامنے کاؤنٹر پر رکھ دیا۔

''کیوں؟ یہ تم واپس کیوں کر رہے ہو؟'' حسینہ نے پوچھا تو نوجوان خاموش رہا۔ ''اچھا چھوڑو میں اس کا کسی سے ذکر نہیں کروں گی۔ تم اسے لے جاؤ۔ لڑکی نے کہا۔ ''میرے پاس پستول ہے۔'' نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اوہ! مگر اس پستول سے تو میں پہلے بھی نہیں ڈری تھی۔'' لڑکی نے اطمینان سے کہا ''تو اب کیا ڈروں گی۔ مگر یہ بتاؤ کہ تم یہ رقم واپس کیوں کر رہے ہو۔ کیا بڑا ہاتھ مار لیا ہے؟''

''نہیں، جب سے میں نے تم سے رقم لی تھی اس کے بعد سے مجھے چین نہیں آیا۔'' نوجوان نے شرمندگی سے کہا نہ جانے کیوں...... مجھے خود سے نفرت ہو رہی ہے۔''

''نہیں، تمھیں خود سے اپنی ذات سے پہلے بار محبت ہوئی ہے۔'' لڑکی نے کہا ''مجھے تم اچھے لگے۔ آؤ اندر آجاؤ۔ باہر سردی ہے۔ یہ سنتے ہی نوجوان موٹر سائیکل پر بیٹھا اور تیزی سے واپس چلا گیا۔ لڑکی مسکرا دی اور بڑبڑائی ''پگلا کہیں کا۔''

(بشکریہ: کتاب ''پاکستانی گجراتی ادب'' شائع کردہ: اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد)

آپ کے تعاون کے بغیر سماج میں غلط رسم و رواج کے

خاتمے کے لیے جماعت کی کوششیں

کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتیں

Scanned with CamScanner

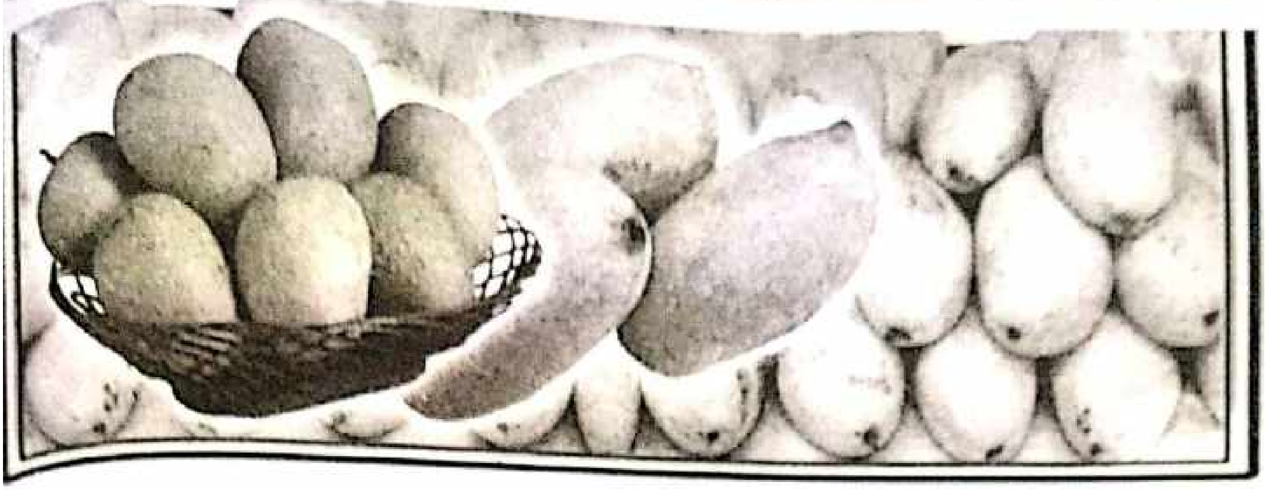

ذائقے میں یکتا اور توانائی کا سرچشمہ ''آم'' موسم گرما کی خاص سوغات

آم پھلوں کا بادشاہ

پھلوں کا بادشاہ، غذائیت کا شہنشاہ، ذائقے میں یکتا اور توانائی کا سرچشمہ ''آم'' موسم گرما کی خاص سوغات ہے، گرمیاں شروع ہوتی ہیں کہ آموں کا انتظار شروع ہو جاتا ہے اور یہ انتظار ناجائز بھی نہیں کیونکہ آم ذائقے، غذائیت اور توانائی سے بھرپور ایسا پھل ہے جسے 8 مہینے کے بچے سے لے کر 80 سال کے بزرگ تک شوق سے کھاتے ہیں۔ اس کو کھانے کیلئے کسی بھی قسم کی جدوجہد کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ اگر دانت چبانے کے قابل نہ ہو تو بھی آم کا رس اپنی جگہ آپ ہے۔ ایک مشہور محاورہ ہے ''گدھا آم نہیں کھاتا'' اس لئے اسے ایک ناقص العقل چوپایہ قرار دیا جاتا ہے، آم وہ واحد پھل ہے جو دنیا کے ہر حصے، ہر خطے، ہر قوم، ہر نسل کے لوگوں میں یکساں مقبول ہے۔ فرق صرف علاقے کی آب و ہوا، کھانے والوں کے طور طریقے اور آم کے ذائقے کا ہوتا ہے۔ آم گرم اور معتدل آب ہوا کی پیداوار ہے لیکن اپنی خصوصیات اور ذائقے کی بناء پر اب دنیا کے تقریباً ہر حصے میں پایا جاتا ہے۔ تاریخ کہتی ہے کہ آم کی افزائش آج سے تقریباً 6 ہزار سال پہلے ہندوستان میں شروع ہوئی تھی۔ شاید اسی لئے آم جنوبی ایشیا کا پسندیدہ ترین پھل ہے۔

آم کی بے شمار اقسام ہیں البتہ ہم لوگ چونکہ آم کھانے سے مطلب رکھتے ہیں، پیڑ گننے سے نہیں اس لئے چند ہی اقسام کو جانتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق آم کی 1000 سے زیادہ قسمیں ہیں، پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، سری لنکا اور ملحقہ ممالک میں آم کی جو اقسام زیادہ مشہور ہیں وہ یہ ہیں۔ لنگڑا، طوطا پری، انور رٹول، سندھڑی، رسولی، مالدہ، قلمی، تخمی، بیگن پھلی، جان بنگال۔ جہاں دنیا ہر میدان میں ترقی کر رہی ہے وہیں آموں کی جدید اقسام بھی پیدا کی جارہی ہیں جو ہر موسم میں دستیاب ہو سکیں۔ البتہ ہماری رائے میں آم کو بس اپنے قدرتی موسم میں ہی آنا چاہیے تاکہ آم، آم ہی رہے عام نہ ہو جائے۔

آم کا بوٹینیکل نیم Mango Farandica ہے، انگریزی میں Mango اردو میں آم، سندھی میں ''انب'' آموں کی آمد دسمبر سے شروع ہوتی ہے، جب آم کے درختوں پر ہلکے سرخ رنگ کے چمکدار پتے اپنی بہار دکھاتے ہیں یا پھر درختوں کی ڈالیاں آم کے پھول یعنی ''بور'' سے بھر جاتی ہیں۔ تیز ہواؤں اور پرندوں کی آوت جاوت سے بیشمار بور جھڑ بھی جاتے ہیں لیکن پھر بھی بقیہ بور کی خوشبو سے فضا معطر رہتی ہے۔ اسی

Scanned with CamScanner

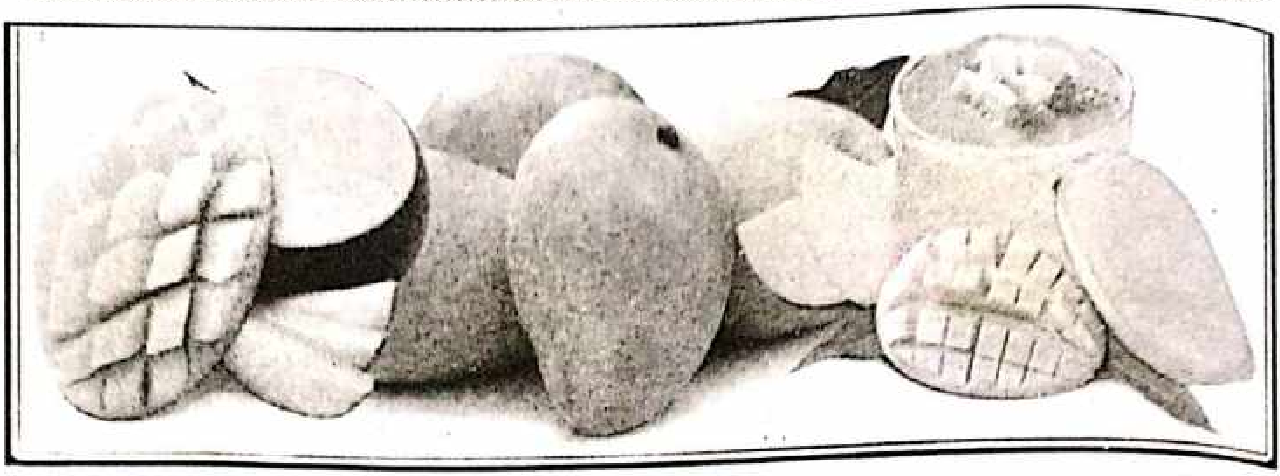

دوران شہد کی مکھیوں کی آمد آم کے پیڑوں کے اطراف میں زیادہ ہو جاتی ہے۔ بور بڑھتا ہے اور چھوٹے سے بیج کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ بیج بڑھ کر کیری بن جاتی ہے اور یہی بعد میں لال، پیلے سبز، سنہرے آموں کا روپ دھار لیتی ہے۔ آم ایسا بے مثال پھل ہے جسکی جڑ سے لے کر پھل تک ہر چیز کار آمد ہے۔ آم کا درخت بہت گھنا اور سایہ دار ہوتا ہے، گرمیوں میں دھوپ کی شدت سے بچاؤ کا اچھا ذریعہ ہے اور بور کی خوشبو سے طرح طرح کی شہد کی مکھیوں کا جتھا جمع ہوتا ہے اور شہد کی بے شمار اقسام بنتی ہیں۔ کیری سے اچار، چٹنیاں، شربت، جام جیلی، مربے اور کئی طرح کے پکوان بنتے ہیں اور پکے ہوئے آم کے تو کیا ہی کہنے۔

آم نے مہمان نوازی کے ساتھ ساتھ میل ملاپ کے رواج کو بھی نیا انداز اور پہچان دی۔ برصغیر پاک و ہند میں تو خصوصاً لوگ تحفے تحائف کے طور پر ایک دوسرے کو آم بھجواتے ہیں، آم کا اچار ڈالنا بڑے کنبوں میں ایک تہوار کی سی حیثیت رکھتا ہے جب گھر کی بڑی بوڑھیاں، بیٹیاں، بہوئیں، بچیاں حتیٰ کے منچلے مرد بھی جمع ہو جاتے ہیں۔ کچی کیریوں کو چھانٹنا، کاٹنا، سکھانا، نمک لگانا، اچار کے مصالحے بنانا، تیل ڈالنا، مرتبان بھرنا اور پھر اچار کی حفاظت کرنا، جی ہاں اچار کی دیکھ بھال ایک بہت اہم فریضہ ہوتا ہے جو آپ کی نانی، دادی بخوشی سرانجام دیتی ہیں کیونکہ اچار کا مزاج ذرا نازک ہوتا ہے پانی گرمی اور ہاتھوں کی حدت وغیرہ سے فوراً خراب ہو سکتا ہے۔ ہر گھر کے اچار کا ذائقہ الگ الگ ہوتا ہے اسی لئے ایک دوسرے کے ہاں اپنے گھر کے بنے اچار، چٹنیاں، مربے وغیرہ بھیجنے کی روایت بھی ہے۔

کچا آم یعنی کیری نہ صرف اچار ڈالنے کے کام آتی ہے بلکہ یہ گرمی کا پھل ہونے کے باوجود گرمی کا توڑ بھی کرتی ہے کہ کیری سے پنہ یا پن بنایا جاتا ہے جو مشروب کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے اور غذا کے طور پر بھی۔ گرم لو سے بچنے کے لئے گرمیوں میں کیری کے شربت کا استعمال بہت فائدہ مند ہے۔ کیریوں کو خشک کر کے، سکھا کر پیس کر امچور پاؤڈر بھی بنایا جاتا ہے۔ کئی گھرانوں میں کیری کی قاشیں کاٹ کر دھوپ میں سکھائی جاتی ہیں اور پھر مختلف کھانے جیسے دال، سبزی وغیرہ میں استعمال ہوتی ہیں۔ آم کوئی پھل نہیں جسے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے کھا لیا جائے بلکہ آم کھانا ایک قسم کا آرٹ تصور کیا جاتا ہے۔ مغربی طریقہ تو یہ ہے کہ آم کا چھلکا اتار کر قاشیں یا قتلے کاٹ کر کانٹے سے کھائی جائیں لیکن آم کا اصل مزہ ہاتھوں سے دبا کر چوسنے میں ہے بلکہ ہمارے بڑے بوڑھے تو انگریزوں کے رائج کردہ چھری کانٹے کے طریقے کے سخت مخالف ہیں بلکہ چڑ کر یہاں تک کہہ جاتے ہیں۔

بندر کیا جانے ادرک کا سواد　　　انگریز کیا جانے آم کا انداز

گرمیوں میں چونکہ زیادہ کھانا کھانے کو دل نہیں کرتا اس لئے آم امیر ہو یا غریب ہر دستر خوان کو خاص بنا دیتا ہے آم کو روٹی سے کھائیں یا چاول سے، قاشیں کھائیں یا قتلے، اچار کھائیں یا چٹنی، آم کا جوس پیجئے یا ملک شیک، آم کی قلفی کھائیں یا آئس کریم آم، ہر طرح سے آپ کو ذائقہ دیتا ہے اور اب تو مٹھائیوں میں بھی آم جیسے ذائقے دستیاب ہیں۔ آم کی برفی آم کا قلاقند، آم کا کیک آم کی قلفی، آم کے پاپڑ وغیرہ وغیرہ۔

اپنی خوشی کے موقع پر اپنے غریب اور متوسط طبقے کے عزیز و اقارب کو مت بھولیے۔

میمن بولی، مٹھی بولی، پانجے گھر میں میمنی بولی بولنی کھپے

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

زکوٰۃ اور مالی عطیات کے سلسلے میں اپیل

الحمدللہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کی مجموعی کارکردگی آپ کے بہترین تعاون اور کارکنوں کی انتھک کوششوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اگر ہم اپنی جماعت کی کارکردگی کا مختصر سا جائزہ لیں تو ہمیں یہ جان کر خوشی ہوگی کہ پچھلے سالوں میں جماعت نے آپ کے تعاون کی وجہ سے خصوصاً مالی امداد میں کافی اضافہ کیا ہے۔ آپ کی جانب سے دی جانے والی زکوٰۃ اور مالی معاونت کی رقوم برادری کے غریب ضرورت مند بھائیوں اور بہنوں کی شادی مدد، آبادکاری، مالی امداد اور تعلیمی امداد کے سلسلے میں بانٹوا میمن جماعت کو بھجوانے کی گزارش کرتے ہیں۔ آیئے ہم سب مل کر جماعت کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں اور اس ضمن میں ہم آپ سے بھرپور اپیل کرتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں اور امداد کو جاری و ساری رکھنے کے لئے بڑھ چڑھ کر امداد دیں۔ شکریہ

آپ کے تعاون کا طلب گار

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتا: ملحقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ، حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ نزد راجہ مینشن کراچی

فون نمبر: 32728397 - 32768214

Website : www.bmjr.net
E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

Scanned with CamScanner

کورونا وائرس کا مقابلہ قومی عزم اور ہمت سے ممکن ہے

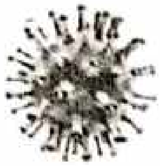

نوول کورونا وائرس

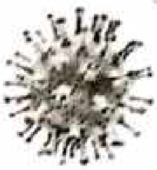

خود کو اور دوسروں کو بچانے کے لئے چند تدابیر

☆ بخار، کھانسی اور سانس لینے میں دشواری کی صورت میں ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

☆ کھانسنے یا چھینکنے کے دوران ناک منہ کو ٹشو یا کسی کپڑے سے ڈھانپ کر رکھیں۔

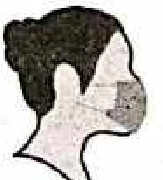

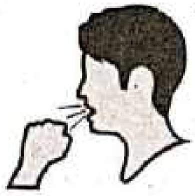

☆ استعمال کے بعد ٹشو کو مناسب طریقے سے ضائع کریں۔

☆ ہاتھوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

☆ اگر کسی کو نزلہ، زکام ہے تو دوسرے لوگوں سے کم از کم ایک میٹر کے فاصلے پر رہیں۔

☆ گندے ہاتھوں سے آنکھ، ناک یا منہ کو مت چھوئیں۔

☆ اپنی حفاظت کے لئے فیس ماسک استعمال کیا جا سکتا ہے۔

☆ صحیح طریقے سے پکے ہوئے انڈے، مرغی، مچھلی، گوشت سے بیماری پھیلنے کا خدشہ نہیں ہے۔

لہذا ملک کے ہر شہری اور برادری کو عدم سنجیدگی اور لاپروائی کو قطعی ترک کر کے بلا تاخیر تمام احتیاطی تدابیر کو قومی فریضہ سمجھتے ہوئے پورے اہتمام سے اختیار اور عمل کرنا چاہیے۔

اگر ہم سب عمل نہیں کریں گے تو قومی یکجہتی کی حقیقی اور پائیدار فضا کا فروغ پانا محال ہوگا۔ اس موذی مرض سے بچنا مشکل ہوگا۔

آیئے ہم اس کورونا وائرس کے خاتمے کے لئے اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کریں۔

Scanned with CamScanner

ایک نصیحت آموز اور روح پرور واقعہ

حج کی ادائیگی۔ فرض کی ادائیگی

ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ حج سے فارغ ہوکر حرم شریف میں سوگئے۔ خواب میں دو فرشتوں کی باتیں سنیں۔ ایک نے پوچھا: ''اس سال کتنے لوگ حج کرنے آئے؟'' دوسرے نے کہا: ''آئے تو بہت مگر کسی کا حج قبول نہیں ہوا۔ البتہ دمشق میں علی بن موفق ایک موچی رہتا ہے۔ اگر چہ وہ حج کرنے نہیں آیا، لیکن اس کا حج قبول ہوگیا ہے اور اسی کے طفیل سب حاجیوں کا حج قبول ہوگیا ہے۔''

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ جاگنے کے بعد اس موچی کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ اس کے گھر پہنچ کر دستک دی۔ علی بن موفق باہر آیا تو آپ نے اپنا خواب اس سے بیان کیا اور پھر پوچھا: ''تمھارا حج کیسے قبول ہوا؟''

موچی نے کہا: ''میں نے حج تو نہیں، ساری عمر چمڑا بیچ کر حج کے لیے رقم جمع کی تھی اور حج پر جانے کے لیے تیار تھا۔ اسی دوران ایک دن میری بیوی نے پڑوسی کے ہاں تھوڑا سا سالن مانگا۔ اس نے کہا ہم نے جس گوشت کا سالن پکایا ہے یہ گوشت تمھارے لیے حلال نہیں ہے۔ سات دن کے فاقوں کے بعد بچوں کے بھوک سے بے تاب ہونے کی وجہ سے ہم نے مردار کا گوشت پکایا ہے۔ یہ سن کر میرے اوسان خطا ہوگئے۔ میں نے جتنا روپیہ حج کے لیے جمع کیا تھا وہ سارے کا سارا اٹھا کر ان کے گھر دے دیا تاکہ وہ اپنے بال بچوں پر خرچ کریں۔''

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے یہ سن کر فرمایا: ''فرشتوں نے ٹھیک کہا تھا۔''

قیام: 1916ء بانٹوا (انڈیا) — قیام: 1948ء کراچی (پاکستان)

ضروری گزارش

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کراچی

میت (تجہیز و تکفین) کے بل بلا تاخیر ادائیگی (جمع) کرانے کے لئے اپیل

بانٹوا میمن برادری میں ہونے والی اموات کی تجہیز و تکفین (کفن دفن) کا کام بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے بہ احسن طریقے سے کیا جاتا ہے۔ اس میں غسل کفن اور بس سروس وغیرہ کی تمام سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اپنی بانٹوا میمن برادری کے کچھ بھائی اپنے خاندان میں ہونے والے انتقال کے بل کی ادائیگی نہیں کرتے ہیں۔ ادارے کی جانب سے موبائل فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے پھر بھی کوتاہی اور غیر ذمہ داری بڑھتی جاتی ہے۔

اس لئے آپ سے مودبانہ التماس ہے کہ جو بھائی اپنے مرحوم کے مدفن کے لئے انجمن سے رابطہ کرتا ہے وہ ان کے اخراجات جتنا ممکن ہو سکے اتنا جلد از جلد جمع کروادیں تاکہ مرحوم پر اس کے کفن دفن کا بوجھ نہ رہے۔

درخواست گزار

اعزازی جنرل سیکریٹری

فون نمبر: 32312939 - 32202973

Scanned with CamScanner

گوشت روسٹ

اجزاء: گوشت ایک کلو، پسی ہوئی کالی مرچ حسب ذائقہ، ٹماٹر آدھا کلو، گھی دوسو گرام، نمک حسب ضرورت۔

ترکیب: ایک برتن میں ایک گلاس پانی اس میں گوشت، کالی مرچ، ٹماٹر اور نمک ڈال کر چولہے پر رکھ دیں۔ پانی خشک ہونے پر اس میں گھی ڈال دیں۔ اچھی طرح بھوننے کے بعد اتار لیں۔ مزیدار روسٹ تیار ہے۔

بوٹی گوشت

اجزاء: گوشت ڈیڑھ کلو (آدھ انچ کے چوکر ٹکڑے کروالیں)، سرکہ پاؤ چمچ لہسن ادرک ایک چمچہ (پسا ہوا)، انڈے چار عدد، پیاز ایک عدد، ٹماٹر ایک عدد، ہری مرچیں چھ تا آٹھ عدد، سرخ مرچ ڈیڑھ چمچ۔

ترکیب: پیاز کاٹ کر سرکہ میں بھگو کر نکال لیں۔ انڈے ہاف بوائل کرلیں اور انہیں چھیل کر ان کے گول قتلے کاٹ لیں گوشت کے ٹکڑے دھو کر سرکہ میں بھگو دیں اور پسی ہوئی سرخ مرچ، نمک، لہسن اور ادرک بھی ملا لیں جب گوشت کو سرکے میں پڑے ہوئے دو گھنٹے گزر جائیں تو فرائی پین میں تیل ڈال کر اسے گرم کرلیں اور گوشت کے ٹکڑے سرکے سے نکال کر تیل میں تلیں۔ جب یہ ہلکے سنہری ہوجائیں تو انہیں ایک پلیٹ میں نکال لیں۔ گوشت کی بوٹیوں کے چاروں طرف ابلے ہوئے انڈے کے قتلے سجائیں پھر ٹماٹر اور پیاز کے لچھے اور آخر میں ہری مرچ اب اس مزیدار بوٹی گوشت کو ٹماٹر کے ساتھ نوش فرمائیں۔ مہمانوں کی تواضع کے لئے یہ ایک اچھی اور ذائقے دار ڈش ہے۔

پشاوری کڑاھی

اجزاء: گوشت آدھا کلو، ٹماٹر ایک پاؤ، نمک ایک چائے کا چمچ، دھنیا کٹا ہوا ایک چائے کا چمچ، ہلدی پاؤ چائے کا چمچ، کالا زیرہ پاؤ چائے کا چمچ، کالی مرچ پسی ہوئی ایک چائے کا چمچ، دہی دو کھانے کے چمچ، تیل آدھا کپ، لال مرچ پسی ہوئی دو کھانے کے چمچ، پیاز ایک عدد، ادرک لہسن ایک کھانے کا چمچ، ہرا دھنیا آدھی گڈی، گرم مصالحہ پسا ہوا ایک چائے کا چمچ۔

ترکیب: کڑاہی میں تمام اجزاء ڈال کر دھیمی آنچ پر پکائیں۔ جب گوشت گل جائے تو اس میں دھنیا ہلدی اور تمام گرم مصالحہ ڈالیں اور مزید پندرہ منٹ تک پکائیں۔ پھر دہی ڈالیں اور تمام ہرا مصالحہ ڈال کر دم پر رکھیں۔

میمنی دال گوشت

اجزاء: بکرے کا گوشت (ٹکڑے) آدھا کلو، چنے کی دال ایک پیالی، ارہر کی دال آدھی پیالی، چھوٹی الائچیاں چار عدد، بڑی الائچی ایک عدد، لونگیں چھ عدد، دارچینی دو ٹکڑے، تیج پتہ ایک عدد، پیاز (تلی ہوئی) پاؤ پیالی، پسا ہوا لہسن ادرک دو چائے کے چمچے، ثابت ہری

مرچیں چھ عدد، پسی ہوئی لال مرچ تین چائے کے چمچے، پسی ہوئی ہلدی ایک چائے کا چمچہ، پسا ہوا دھنیا ڈیڑھ چائے کا چمچہ، دہی (پھینٹی ہوئی) ڈیڑھ پیالی، لیموں کا رس پاؤ پیالی، ثابت دھنیا دو کھانے کے چمچے، کڑھی پتے بیس عدد، نمک ڈیڑھ چائے کا چمچہ، تیل آدھی پیالی۔

بگھار کے اجزاء: لہسن چار جوے، سوکھی گول لال مرچیں چھ عدد، گھی آدھی پیالی۔

ترکیب: دالوں کو ہلدی اور تھوڑے سے پانی کے ساتھ ابال کر پیس لیں۔ ململ کے کپڑے میں ثابت دھنیا اور کڑھی پتے باندھ لیں۔ دیگچی میں تیل گرم کر کے بڑی اور چھوٹی الائچیاں، دار چینی، لونگیں اور تیج پتہ تلیں پھر پیاز، لہسن ادرک اور گوشت ڈال کر بھونیں۔ اس میں دھنیا، لال مرچ، دہی، ہلدی اور نمک ڈال کر اچھی طرح بھونیں پھر پانی اور کڑھی پتوں والی پوٹلی ڈال دیں۔ دیگچی پر ڈھکن ڈھانک کر ہلکی آنچ پر گوشت گلنے تک پکائیں۔ پوٹلی نکال کر دیگچی میں لیموں کا رس اور دالیں ڈال دیں۔ اسے پندرہ منٹ تک پکائیں اور ہری مرچیں شامل کر دیں۔ فرائنگ پین میں گھی گرم کریں اور بگھار کے اجزاء تیار کر کے دال میں ڈال دیں۔ مزیدار میمنی دال گوشت تیار ہے۔

درباری گوشت

اجزاء: بکرے کا گوشت آدھا کلو، پیاز (باریک کٹی ہوئی) ایک پیالی، کشمیری لال مرچیں (پسی ہوئی) چھ عدد، کھویا آدھی پیالی، پسا ہوا گرم مصالحہ ایک چائے کا چمچہ، دہی (پھینٹی ہوئی) ایک پیالی، سفید تل ایک کھانے کا چمچہ، پسی ہوئی خشخاش ایک کھانے کا چمچہ، کاجو (پسے ہوئے) آٹھ عدد، ہری مرچیں (باریک کٹی ہوئی) چار عدد، ہرا دھنیا (چوپ کئے ہوئے) دو کھانے کے چمچے، پسا ہوا لہسن ادرک ایک کھانے کا چمچہ، ٹماٹر پیوری دو کھانے کا چمچے، پانی ایک پیالی، نمک ایک چائے کا چمچہ، گھی ایک پیالی، کھیرا سجانے کے لئے۔

ترکیب: دیگچی میں گھی گرم کر کے پیاز سنہری کریں اس میں کشمیری لال مرچیں، لہسن ادرک، ٹماٹر پیوری اور نمک ڈال کر بھونیں۔ اس میں گرم مصالحہ، تل، کاجو اور خشخاش، پانی اور گوشت ڈال کر گوشت گلنے تک پکائیں۔ اس میں کھویا اور دہی ملا کر بھونیں اور دم پر رکھ دیں۔ اس میں ہرا دھنیا اور ہری مرچیں ملائیں اسے ڈش میں نکالیں اور کھیرے سے سجا دیں۔

بار بی کیو بوٹی

اجزاء: بیف بوٹی (انڈر کٹ) ایک کلو (ایک انچ کے ٹکڑے کروالیں)، پپیتا (پسا ہوا) دو کھانے کے چمچے، نمک حسب ذائقہ، ادرک پیسٹ ایک چائے کا چمچہ، لہسن پیسٹ ایک چائے کا چمچہ، لال مرچ پاؤڈر دو چائے کے چمچے، کباب چینی (پسی ہوئی) ایک کھانے کا چمچہ، دہی آدھا کپ، گھی دو کھانے کے چمچے۔

ترکیب: گوشت کو اچھی طرح دھولیں۔ اس پر نمک اور ادرک لگالیں۔ اس کے بعد دہی، پپیتا، لہسن، لال مرچ پاؤڈر، کباب چینی اور گھی لگا کر ایک گھنٹے میرینیٹ ہونے کے لئے رکھ دیں۔ سیخوں پر بوٹیاں لگائیں اور اوون میں بیک کریں۔ (چاہیں تو کوئلہ پر بھی سینک سکتے ہیں)۔ مزیدار بار بی کیو بوٹی تیار ہے۔ سیخوں سے اتار کر پلیٹ میں رکھیں اور سلاد کے ساتھ سرو کریں۔

☆ دانتوں میں تکلیف ہو یا دانتوں سے خون آرہا ہو تو سرسوں کا تیل اور نمک ملا کر دانتوں پر مل لینے سے دانتوں کو آرام آجاتا ہے۔

☆ کریم یا ملائی کو کھٹا ہونے سے بچانے کے لئے اس میں تھوڑی سی چینی ملا کر ٹھنڈی جگہ پر رکھیں۔

☆ ٹوتھ پیسٹ چھالوں پر لگانے سے چھالے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

☆ نمک کھانوں کو ذائقہ دیتا، کھانے کو ہضم کرتا اور بھوک لگاتا ہے۔ یہ بلغم کو چھانٹتا ہے۔ نمک پیٹ درد، کھٹی ڈکاروں، معدہ کی کمزوری، خون کی خرابی، جگر اور تلی کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

انڈے

☆ شیخ چلی اپنی مرغی پر گرم پانی ڈال رہا تھا۔ اس سے ایک آدمی نے پوچھا کہ تم اپنی مرغی پر گرم پانی کیوں ڈال رہے ہو؟ شیخ چلی نے جواب دیا: تاکہ ابلے ہوئے انڈے دے۔

ذکر

☆ پہلا آدمی: (دوسرے آدمی سے) میرا ذکر اخبار میں آیا ہے۔ دوسرا آدمی: ''کیا لکھا ہے؟'' پہلا آدمی: ''لکھا ہے کہ ملک کی آبادی 16 کروڑ ہوگئی ہے اور ظاہر ہے کہ اس 16 کروڑ میں ایک میں بھی ہوں۔''

زیورات

☆ ایک صاحب کو اتفاق سے کچھ زیورات کہیں پڑے مل گئے۔ انھوں نے اپنے مکان کی دیوار سے ایک اینٹ نکال کر وہ زیورات وہاں چھپادیے اور اس اینٹ پر لکھ دیا۔ ''اس اینٹ کے پیچھے زیورات نہیں ہیں۔'' اتفاق سے ایک پڑوسی کی اس پر نظر پڑ گئی۔ ایک روز موقع پاکر اس نے اینٹ کے پیچھے سے زیورات نکال کر اینٹ پہلے کی طرح لگادی اور اینٹ کے نیچے لکھ دیا: ''اس چوری میں پڑوسی کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔''

فقیر

☆ ایک شاندار کار میں بیٹھی ہوئی بیگم صاحبہ نے ایک فقیر کو چار آنے دیئے اور کہا: ''بابا! میرے لئے دعا کرو۔'' فقیر نے چار آنے دیکھ کر برا سا منھ بنایا اور کہا: ''کیا دعا کروں کار میں تو بیٹھی ہو اب کیا آسمان پر چڑھوگی؟''

خبر

☆ ایک شیر جنگل میں سو رہا تھا کہ ایک بندر ادھر آ نکلا۔ جنگل کے بادشاہ کو سوتے دیکھ کر بندر کو شرارت سوجھی اور ایک تھپڑ مار کر بھاگ نکلا۔ شیر کی آنکھ کھل گئی اور اس کے پیچھے بھاگا۔ بندر بھاگتا ہوا ایک پارک میں گھس گیا جہاں لوگ بینچوں پر بیٹھے اخبار پڑھنے میں مشغول تھے۔ بندر نے بھی ایک اخبار پکڑا اور ان کے درمیان میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں شیر ہانپتا ہوا وہاں پہنچا اور بندر کے پاس کھڑے ہوکر کہا: ''تم نے یہاں کوئی بندر دیکھا ہے؟'' بندر اخبار کے پیچھے سے بولا: ''تم اس بندر کے بارے میں تو نہیں پوچھ رہے جو شیر کو تھپڑ مار کر بھاگا ہے۔'' یہ سن کر شیر کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور اس نے گھبراہٹ کے عالم میں کہا: ''کیا یہ خبر اخبار میں شائع ہوگئی ہے؟''

سوپ

☆ ایک اسکاوٹ ماسٹر بڑے سخت مزاج کا مالک تھا مگر وہ اس بات پر بڑا زور دیتا تھا کہ کیمپ میں ہر اسکاوٹ کو عمدہ غذا استعمال کرنی چاہیے۔ ایک روز اس نے دیکھا کہ دو اسکاوٹ سوپ کا ایک بڑا پیالہ لے کر جارہے ہیں۔ اس نے حکم دیا: ''مجھے ایک چمچہ لاکر دو میں اسے چکھنا چاہتا ہوں۔'' لڑکوں نے جواب میں کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ اس نے ڈپٹ کر کہا: ''میں ایک لفظ بھی نہیں سنوں گا، جو کہا ہے وہی کرو۔'' چنانچہ چیک

Scanned with CamScanner

کے لیے چمچہ لایا گیا۔ اس نے ایک چمچہ بھر کر منہ میں رکھا تو اس کا منہ بن گیا۔ سوپ کا بیشتر حصہ منہ سے باہر نکل آیا۔ مارے غصے کے اس کی آنکھیں ابل پڑیں اور اس نے انتہائی غصے میں کہا: "اسے سوپ ہرگز نہیں کہہ سکتے کیا تم اسے سوپ کہتے ہو۔" ایک اسکاؤٹ لڑکے نے کہا: "نہیں جناب! ہم یہی تو عرض کرنا چاہتے تھے کہ یہ تو برتن دھونے کا محلول ہے۔"

جاسوس

☆ جنگ عظیم دوم میں ایک جاسوس پکڑا گیا۔ فوجی عدالت نے اسے موت کی سزا سنائی۔ ایک فوجی افسر کو حکم ملا کہ شہر سے دس میل دور لے جا کر اس جاسوس کو گولی ماردی جائے۔ گاڑی کوئی دستیاب نہیں تھی اس لئے فوجی افسر جاسوس کو پیدل لے کر چلا ہی تھا کہ انتہائی تیز طوفان نے آلیا۔ دونوں کے لئے چلنا مشکل ہوگیا۔ جاسوس نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا: "میں بھی کتنا بدقسمت ہوں کہ اس خراب موسم میں دس میل دور محض تمہاری گولی کا نشانہ بننے جارہا ہوں۔" فوجی نے کہا: "میں تم سے زیادہ بدقسمت ہوں، تم تو صرف جارہے ہو، مجھے تو واپس بھی آنا ہے۔"

وقت

☆ میزبان نے مہمان سے کہا: "وقت واقعی پر لگا کر اڑتا ہے۔ وقت گزرنے کا پتا ہی نہیں چلتا۔ اب یہی دیکھ لیجیے کہ آپ لوگوں کو یہاں بیٹھے پورے دو گھنٹے پینتیس منٹ ہو چکے ہیں۔"

موٹر

☆ گاہک: "میں نے آپ سے جو موٹر خریدی وہ رک رک کر چلتی ہے۔" دکاندار: "جناب آپ بھی تو موٹر کی قیمت قسطوں میں ادا کررہے ہیں۔"

پریشانی

☆ ڈاکٹر: "آپ کی ٹانگ کافی سوجی ہوتی ہے لیکن پریشانی کی کوئی بات نہیں۔" مریض: "اگر آپ کی ٹانگ سوجی ہوتی تو میرے لیے بھی پریشانی کی کوئی بات نہ ہوتی۔"

استری

☆ بیٹا: امی امی کپڑوں پر استری کیوں کرتے ہیں؟ ماں: تاکہ کپڑوں کی جھریاں ختم ہوجائیں۔ بیٹا: تو پھر دادی اماں کے چہرے پر بھی استری کردیں تاکہ ان کے چہرے کی جھریاں بھی صاف ہوجائیں۔

زلزلہ

☆ ماں (بیٹے سے) جلدی اٹھو زلزلہ آگیا ہے۔ بیٹا: اماں زلزلہ کیسے آگیا میں تو دروازہ بند کر کے سویا تھا۔

مکان

☆ فقیر: صاحب میری مدد کریں، میرا مکان سامان بال بچے روپیہ پیسہ سب کچھ جل گیا۔ صاحب: مگر اس کا کیا ثبوت ہے؟ فقیر: جناب ثبوت بھی تھا مگر مکان کے ساتھ وہ بھی جل گیا۔

گارنٹی

☆ دکان میں ایک شخص داخل ہوا اور دکاندار سے کہا: آپ نے گاڑی بیچتے وقت گارنٹی دی تھی کہ جو چیز ٹوٹے گی وہ آپ نئی لگا کر دیں گے۔ دکاندار: جی ہاں میں نے گارنٹی دی تھی۔ بتائیں کیا ٹوٹا ہے؟ میرے سامنے کے چار دانت۔ اس آدمی نے غصے سے جواب دیا۔

عینک

☆ راحیل نے دادی سے پوچھا: دادی اماں آپ عینک کیوں لگاتی ہیں؟ دادی اماں نے جواب دیا: بیٹا اس سے ہر چیز بڑی نظر آتی ہے۔ تو پھر آپ مجھے مٹھائی دیتے وقت عینک اتارلیا کریں۔ راحیل نے معصومیت سے کہا۔

تارے

☆ استاد بچوں سے: اچھا یہ بتاؤ دن میں تارے کیوں نہیں نکلتے؟ ایک بچے نے معصومیت سے جواب دیا: سر وہ سورج کے راستے میں ٹانگ نہیں اڑاتے۔

Scanned with CamScanner

عید قربان کارٹون

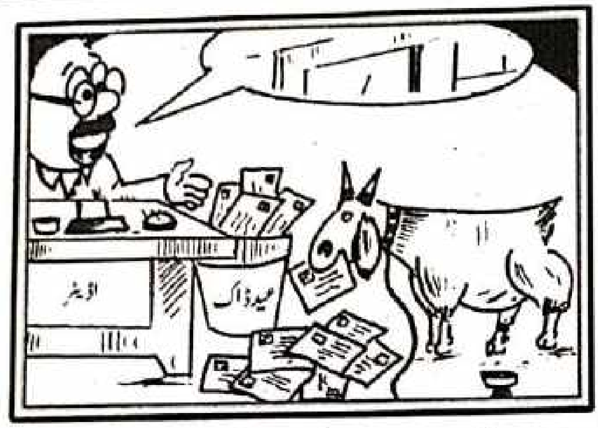

چلواس بار تو ڈاک کا مسئلہ حل ہوا

ارے یہ بکرا تو بڑا ''ماڈرن'' ہے

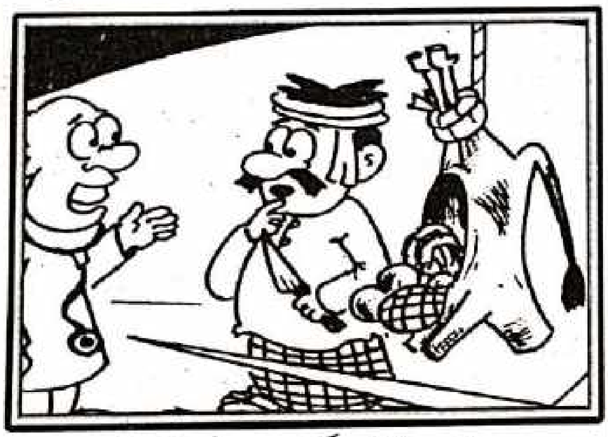

میں دراصل دیکھنا چاہتا ہوں کہ انسان
اور بکرے کے آپریشن میں کیا فرق ہے

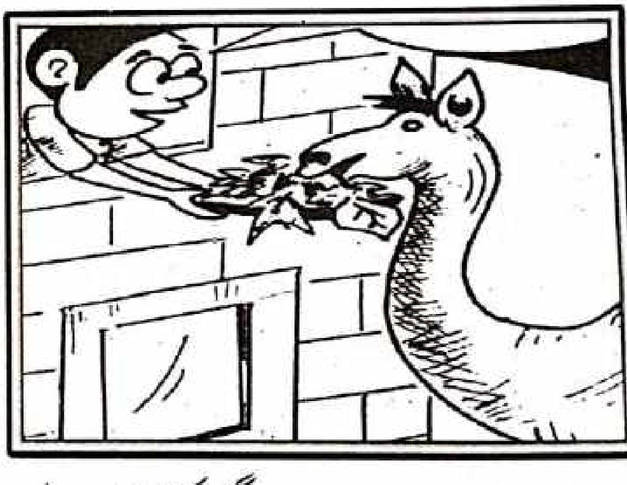

اونٹ رے اونٹ یہ ہمارے گھر کی آخری منزل
ہے اب تو کھالو

جانے دیجئے جناب! ڈبل سواری تھوڑی ہے!
یہ تو قربانی کا بکرا ہے

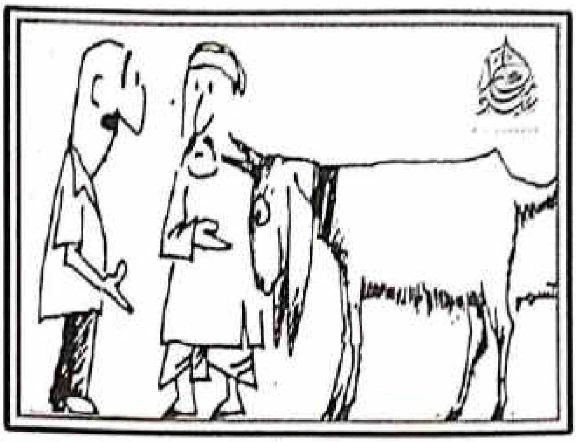

یہ بکرا ہے بھائی صاحب.... چنے کی دال نہیں کہ سستی ہو

میرے عید کے چاند! اس دفعہ تو ساری تنخواہ قرضے کی نذر ہوگئی ہے
انشاءاللہ! اگلے سال تمہیں ضرور عیدی دوں گا

عید ملن

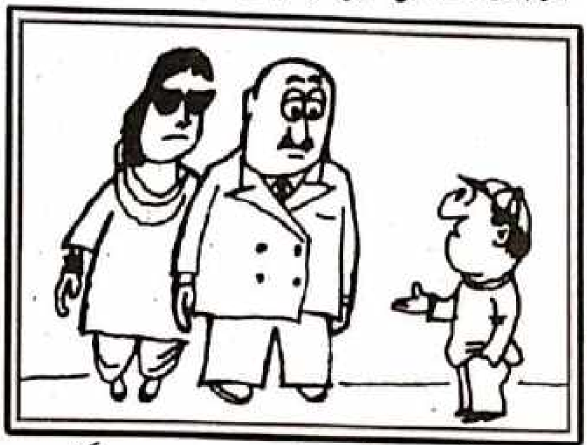

مہنگائی سے معلوم ہوتا ہے سیاست دان بھی
سکتے میں آگئے ہیں کوئی بیان نہیں دے رہا

جناب مکان کا کرایہ 42 فیصد تو نہ بڑھائیے،
یہ مکان ہے پٹرول تو نہیں

نوعیدایڈوانس(No Eid Advance)

جون 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	محمد حبیب عبدالجبار رحمت اللہ چھٹنی کا رشتہ ہانیہ مکرم محمد اشرف سے طے ہوا	یکم جون 2020ء
2	محمد مصطفیٰ محمد توفیق عبدالستار لوڈھاوالا کا رشتہ تو بابانو محمد اقبال احمد کابلا سے طے ہوا	2 جون 2020ء
3	عبدالباسط محمد سلیم حاجی عبدالستار کھاتانی کا رشتہ ارم محمد اقبال عبدالغنی سے طے ہوا	3 جون 2020ء
4	محمد احمد محمد عرفان جان محمد نی کا رشتہ ویشا محمد انیل امان اللہ چکلہ سے طے ہوا	4 جون 2020ء
5	سدیس الطاف حسین حاجی رحمت اللہ موتی کا رشتہ انعم محمد یاسین رحمت اللہ تھاپلا والا سے طے ہوا	4 جون 2020ء
6	عبدالمعیز محمد انیس حاجی یوسف جانگڑا کا رشتہ متین محمد امین عبدالعزیز لدھا سے طے ہوا	9 جون 2020ء
7	ارسلان عبدالرؤف عبدالغفار چھٹنی کا رشتہ جویریہ آفرین نادر علی محمد حسین بوچا سے طے ہوا	9 جون 2020ء
8	محمد اختر محمد جاوید عبدالرحمٰن ویکری والا کا رشتہ توبا محمد یاسین محمد عمر گلا سے طے ہوا	9 جون 2020ء
9	نعمان علی ذکا اللہ محمد اسماعیل زنڈیا کا رشتہ ندا بانو محمد اقبال محمد عثمان دیانی سے طے ہوا	12 جون 2020ء
10	عیسیٰ علی محمد جعفر عبدالغفار بلوانی کا رشتہ اقصیٰ محمد امتیاز محمد سلیمان کوڑیا سے طے ہوا	13 جون 2020ء
11	محمد افضل محمد اشرف حاجی محمد چترول والا کا رشتہ سدرہ عباس جان محمد جانگڑا سے طے ہوا	13 جون 2020ء
12	محمد جنید عبدالکریم محمد عمر تابانی کا رشتہ عائشہ بی بی عبدالوہاب عبدالرزاق ہالاری سے طے ہوا	16 جون 2020ء
13	محمد حسن محمد علی رحمت اللہ بدی کا رشتہ دعا نعیم محمد شریف جانگڑا سے طے ہوا	18 جون 2020ء
14	محمد حسین محمد رفیق عبدالستار موتی کا رشتہ شفا الطاف محمد محمد شیخا سے طے ہوا	18 جون 2020ء
15	اسماعیل محمد ابراہیم ابا حسین راوڈا کا رشتہ انعم محمد یونس عبدالستار جانگڑا سے طے ہوا	23 جون 2020ء
16	عبداللہ حنیف ستار بھرم چاری کا رشتہ عائشہ ذیشان غلام محمد گلا سے طے ہوا	24 جون 2020ء
17	محمد ظفر سکندر حسین مل والا کا رشتہ رقیہ امان اللہ حاجی آدم سردار گڈھ والا سے طے ہوا	25 جون 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
18	محمد خالد جاوید احمد سارن پری والا کا رشتہ مریم حاجی منیر امان اللہ سے طے ہوا	25 جون 2020ء
19	شاکر محمد رفیق عبدالستار جانگڑا کا رشتہ جویریہ عبدالرزاق محمد اوریا سے طے ہوا	27 جون 2020ء
20	محمد یوسف عبدالقادر گل محمد جانگڑا کا رشتہ حنا محمد یوسف حاجی احمد بھوری سے طے ہوا	29 جون 2020ء
21	طلحہ عمران عبدالرزاق ورند کا رشتہ مدیحہ محمد مناف حبیب جمال سے طے ہوا	30 جون 2020ء

ضروری التماس

بانٹوا میمن برادری کے وہ افراد جن کی عمر 18 سال یا اس سے زیادہ ہے۔ وہ ادارے کے آرٹیکل کی شق نمبر 3 کے تحت لائف ممبر شپ حاصل کر سکتے ہیں۔ خیال رہے کہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کے مختلف شعبوں سے مستفید ہونے کے لئے آپ کا لائف ممبر ہونا لازمی ہیں۔

فارم پیدائش اندراج ماہنامہ میمن سماج

حسب ذیل پیدائش ماہنامہ میمن سماج میں شائع فرما کر ممنون فرمائیں۔

بچے کا نام:________ والد کا نام:________ دادا کا نام:________

اٹک (نکھ، گوت، پہچان، ذات):________ تاریخ پیدائش:________

پتا:________

____

اندراج کرنے والے کے دستخط:________

مورخہ:________

نوٹ: اس فارم کے ساتھ بچے کے والد کے بانٹوا میمن جماعت کے ممبر شپ کارڈ کی فوٹو کاپی منسلک کرنا ضروری ہے۔

Scanned with CamScanner

جو رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے
(شادی خانہ آبادی)

جون 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	فیصل عبدالرزاق محمد ہاشم سیٹھ حا کی شادی زینت محمد جاوید عمر سے ہوئی	4 جون 2020ء
2	عبدالمقیت عارف عمر بٹو کی شادی زینب محمد یحییٰ عبدالعزیز جاگڑا سے ہوئی	5 جون 2020ء
3	محمد عمار محمد رضوان گل محمد کسباتی کی شادی ماریہ محمد سلیم عبدالعزیز اڈوانی سے ہوئی	5 جون 2020ء
4	انس عرفان عبدالعزیز گھانی والا کی شادی فاطمہ زہرہ آصف عزیز رابڈیا سے ہوئی	7 جون 2020ء
5	برھان عبدالمجید حاجی علی محمد کھاتانی کی شادی سارہ غلام محمد حاجی طیب شیخا سے ہوئی	10 جون 2020ء
6	محمد شعیب محمد حنیف ولی محمد موٹا کی شادی صنوبر محمد عبدالغنی موسانی سے ہوئی	12 جون 2020ء
7	فیضان گل محمد عبدالستار کھاتانی کی شادی فرزانہ طہ اعظم خان عبدالحمید یوسف زئی سے ہوئی	12 جون 2020ء
8	محسن عبدالستار سلیمان فی فی کی شادی اسماء محمد ہارون عبدالرحمٰن کوڑی والا سے ہوئی	13 جون 2020ء
9	محمد بلال محمد یونس ولی تھانیہ والا کی شادی اسرا اسکندر ابا عمر چشتی سے ہوئی	14 جون 2020ء
10	نبیل محمد حنیف احمد مدراس والا کی شادی کرن عبدالرشید غلام محی الدین اعوان سے ہوئی	19 جون 2020ء
11	زید عبدالجبار محمد حسین بیجوڑا کی شادی زینب محمد سلیم ہارون واگیر سے ہوئی	19 جون 2020ء
12	حسن فاروق عبدالرحمٰن راوڈا کی شادی بسما شہزادو امان اللہ کھاتانی سے ہوئی	19 جون 2020ء
13	احمد رضا محمد انور سلیمان تھروالا کی شادی حفصہ محمد نعیم حاجی جان محمد کاپڑیا سے ہوئی	19 جون 2020ء
14	محمد سلمان محمد سلیم رحمت اللہ موتی کی شادی عرشا محمد آصف عبدالستار بیرا سے ہوئی	21 جون 2020ء
15	عمران محمد یونس محمد میراج والا کی شادی کوثر محمد انتظار عمر دراز یوسف زئی سے ہوئی	26 جون 2020ء
16	محمد یاسر محمد یوسف حاجی عبدالغنی بیجوڑا کی شادی سکینہ محمد اقبال عبدالستار پاجوڑ والا سے ہوئی	27 جون 2020ء
17	فواد عباس نور محمد چشتی کی شادی آمنہ محمد عابد محمد ہارون چھاپلا سے ہوئی	27 جون 2020ء

Scanned with CamScanner

بانٹوا میمن برادری کے بچوں کا رشتہ دیگر برادری میں طے ہوا

جون 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	محمد سفیان محمد اقبال عبدالحبیب ڈنگدا کا رشتہ حفصہ محمد شکیل عبدالستار سوڈھا سے طے ہوا	10 جون 2020ء
2	عامر محمد الیاس ولی محمد ہڈوار کا رشتہ انعم اقبال رحمت اللہ کندوئی سے طے ہوا	10 جون 2020ء
3	کامران محمد اقبال محمد ابراہیم جانگڑا کا رشتہ نور فاطمہ محمد انیس عبدالستار سنوسرا والا سے طے ہوا	12 جون 2020ء
4	معیز محمد ہارون اسمٰعیل کھیرانی کا رشتہ سمیعہ محمد ریاض حاجی قاسم سے طے ہوا	17 جون 2020ء
5	محمد رئیس محمد سلیم محمد عثمان ڈانگڑا کا رشتہ فاطمہ محمد ندیم عبدالستار ڈنڈیا سے طے ہوا	18 جون 2020ء
6	فیضان محمد صدیق عبدالغفار نوروالا کا رشتہ اریبہ پیر محمد حاجی عثمان مدراس والا سے طے ہوا	19 جون 2020ء

الحمد للہ رب العالمین

ساری بہترین عمدہ اور برکت والی تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے ہیں

(القرآن)

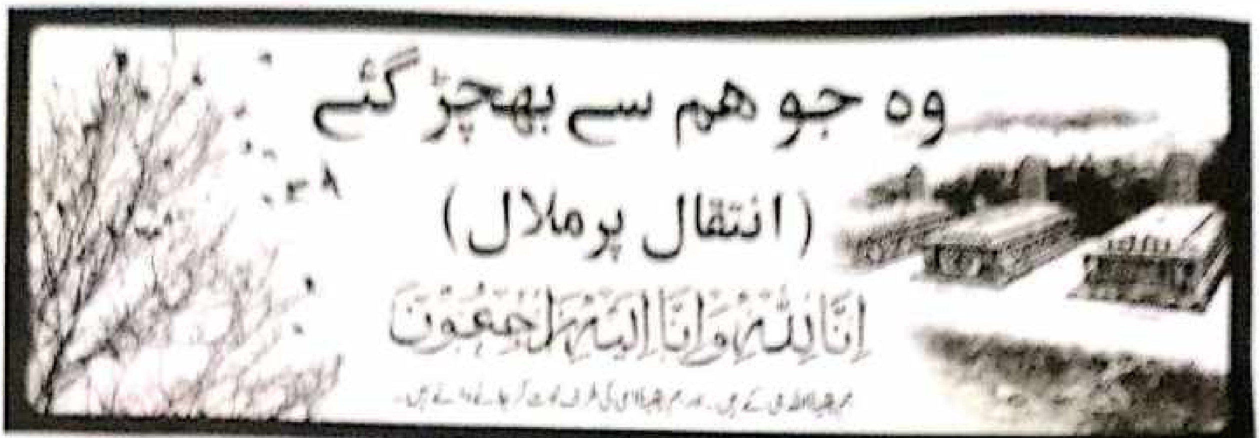

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے موصولہ مرحومین کی فہرست کا گجراتی سے ترجمہ

یکم جون 2020ء --- 30 جون 2020ء ٹیلی فون نمبر: بانٹوا انجمن حمایت اسلام 32202973

تعزیت: ہم ان تمام بھائیوں اور بہنوں سے دلی تعزیت کرتے ہیں جن کے خاندان کے افراد اللہ رب العزت کے حکم سے انتقال کر گئے۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

صدر، جنرل سیکریٹری اور اراکین مجلس منتظمہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

نوٹ: مرحومین کے اسمائے گرامی بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے "شعبہ تجہیز و تکفین" کے اندراج کے مطابق شائع کیے جا رہے ہیں۔

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	عمر
1-	یکم جون 2020ء	شفیع احمد اسماعیل کالیا	70 سال
2-	3 جون 2020ء	محمد یعقوب احمد اسماعیل کالیا	67 سال
3-	3 جون 2020ء	حاجرہ محمد قاسم احمد مدار زوجہ محمد موسیٰ یو پٹ پوترا	74 سال
4-	6 جون 2020ء	امینہ حاجیانی رحمت اللہ تھانیا ناوالا زوجہ عبدالغفار گھانی والا	80 سال
5-	6 جون 2020ء	مدیحہ حاجی انور بیریا	21 سال
6-	6 جون 2020ء	زہرہ ابا طیب بجرم چاری زوجہ جعفر عبدالشکور آکھاوالا	70 سال
7-	7 جون 2020ء	عبدالعزیز عثمان ایدھی	86 سال
8-	7 جون 2020ء	زہرہ عبدالستار آدم کثیا زوجہ عبدالعزیز سلیمان کھاتانی	85 سال
9-	8 جون 2020ء	زلیخا حنیف موتی زوجہ جان محمد موتی	84 سال
10-	8 جون 2020ء	حاجی محمد یونس کھاتانی	75 سال
11-	9 جون 2020ء	محمد اقبال جان محمد کسباتی	70 سال
12-	9 جون 2020ء	زینب حاجیانی حبیب زوجہ ابا علی ہاشم اڈوانی	90 سال

Scanned with CamScanner

عمر	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	تاریخ وفات	نمبر شمار
62سال	محمد ادریس حسین آدم مل والا	10جون2020ء	-13
76سال	زبیدہ عبدالرحمٰن لدھا زوجہ ہاشم عاربی	10جون2020ء	-14
78سال	محمد صدیق حاجی عبدالرحمٰن گنگ	10جون2020ء	-15
80سال	عبدالرزاق عبدالکریم مینڈھا	10جون2020ء	-16
64سال	زہرہ عبدالرحمٰن مینڈھا زوجہ یعقوب کالیا	10جون2020ء	-17
67سال	محمد عارف حاجی عبدالستار کسباتی	10جون2020ء	-18
86سال	زبیدہ اسماعیل ڈھیڈ زوجہ ولی محمد کسباتی	11جون2020ء	-19
72سال	فریدہ محمد دادا مون زوجہ یونس ابا عمر ایدھی	11جون2020ء	-20
70سال	اسلم اللہ رکھا خمیدانہ والا	13جون2020ء	-21
85سال	حاجی اسماعیل حاجی عبدالستار میبیا	14جون2020ء	-22
84سال	حاجی لطیف حاجی اسماعیل ایدھی	14جون2020ء	-23
77سال	عبدالعزیز عبدالکریم بالاگام والا	14جون2020ء	-24
75سال	محمد یوسف محمد داؤد جوہری	15جون2020ء	-25
50سال	محمد نعیم حاجی اقبال لدھا	15جون2020ء	-26
70سال	محمد یونس رحمت اللہ موسانی	15جون2020ء	-27
60سال	مناف عثمان مختی	15جون2020ء	-28
75سال	محمد یونس حاجی رحمت اللہ کھڈیا والا	16جون2020ء	-29
60سال	محمد داؤد حاجی عبدالستار بیجوڑا	16جون2020ء	-30
68سال	رابعیہ عبدالستار موتی زوجہ عارف عبدالستار قاسمانی	17جون2020ء	-31
85سال	سار بائی زوجہ جان محمد گوگیتا	17جون2020ء	-32
92سال	زہرہ حاجیانی سلیمان ہاری زوجہ ابوبکر رحمت اللہ درند	18جون2020ء	-33
55سال	غوثیہ شبیر حسین زوجہ حنیف ایدھی	18جون2020ء	-34
60سال	ماجدہ بانو حاجی سلیمان حاجی شریف جانگڑا زوجہ محمد اشرف عبداللہ نوی والا	19جون2020ء	-35
84سال	ابوبکر عبدالرحمٰن اوجری	19جون2020ء	-36
82سال	زہرہ رحمت اللہ لدھا زوجہ عبدالعزیز بھوری	20جون2020ء	-37

Scanned with CamScanner

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت /زوجیت	عمر
38-	20 جون 2020ء	علی محمد عیسیٰ مون	74 سال
39-	21 جون 2020ء	عبدالرزاق عبدالستار بلوانی	85 سال
40-	21 جون 2020ء	توفیق سلیمان مون	83 سال
41-	22 جون 2020ء	زبیدہ رحمت اللہ دیوان زوجہ عبدالعزیز مائے مینی	67 سال
42-	22 جون 2020ء	عبدالستار ہاشم نوی والا	83 سال
43-	22 جون 2020ء	عابدہ عبداللطیف لو بھیا زوجہ غلام حسین کاپڑیا	61 سال
44-	22 جون 2020ء	عبدالعزیز ابراہیم اگر	74 سال
45-	23 جون 2020ء	الطاف یوسف کسباتی	60 سال
46-	23 جون 2020ء	زہرہ حاجیانی محمد عبدالرحمٰن ضیاء زوجہ اباعمر داؤد چھنی	80 سال
47-	23 جون 2020ء	گل انور حاجی جان محمد کاپڑیا	68 سال
48-	23 جون 2020ء	عمران سلیمان کوڑیا	54 سال
49-	23 جون 2020ء	فاطمہ کریم مدار زوجہ یوسف علی محمد دیوان	85 سال
50-	23 جون 2020ء	رابعہ حاجیانی طیب قاسم کھانانی زوجہ موسیٰ نانڈیا والا	86 سال
51-	24 جون 2020ء	نسیمہ اباعلی باوا قاسم موسانی زوجہ اشرف قاسم ایدھی	63 سال
52-	24 جون 2020ء	محمد اقبال رحمت اللہ کاپڑیا	79 سال
53-	24 جون 2020ء	محمد صدیق علی محمد بھوڈا (دھڑکی)	89 سال
54-	24 جون 2020ء	عبدالعزیز ولی محمد جانگڑا	89 سال
55-	27 جون 2020ء	عظمیٰ عبدالغفار لکسیریا زوجہ ادریس جانگڑا	46 سال
56-	27 جون 2020ء	محمد صدیق اسماعیل بالاگام والا	77 سال
57-	28 جون 2020ء	عبدالغفار اباعمر کاپڑیا	63 سال
58-	29 جون 2020ء	ہارون سلیمان فانسیا	71 سال
59-	29 جون 2020ء	امینہ حاجی رحمت اللہ حبیب سرمہ والا زوجہ عبدالحبیب جانگڑا	83 سال
60-	29 جون 2020ء	گل محمد عثمان شیخا	85 سال
61-	30 جون 2020ء	حاجرہ حاجیانی سلیمان پیر محمد لدھا زوجہ ایم اے رحمٰن	

Scanned with CamScanner

دعا

اے اللہ مجھے

استقامت دے

اسے قبول کرنے کی جسے بدل نہ سکوں

ہمت دے

اسے بدلنے کی جو میرے بس میں ہو

عقل سلیم دے

ان میں امتیاز کر سکوں

S.No.	Date	Name	Age
45	23-06-2020	Altaf Yousuf Kasbati	60 years
46	23-06-2020	Zohra Hajiyani Muhammad Abdul Rehman w/o. Aba Umer Dawood Chatni	80 years
47	23-06-2020	Gul-e-Anwar Haji Jan Muhammad Kapadia	68 years
48	23-06-2020	Imran Suleman Kudiya	54 years
49	23-06-2020	Fatima Karim Madar w/o. Yusuf Ali Muhammad Diwan	85 years
50	23-06-2020	Rabia Hajiani Tayyab Kasim Khanani w/o. Moosa Nandiawala	86 years
51	24-06-2020	Naseema Aba Ali Bawa Qasim Moosani w/o. Ashraf Qasim Adhi	63 years
52	24-06-2020	Muhammad Iqbal Rehmatullah Kapadia	79 years
53	24-06-2020	Muhammad Siddiq Ali Muhammad Bhatda (Dharki)	89 years
54	24-06-2020	Abdul Aziz Wali Muhammad Jangda	89 years
55	27-06-2020	Uzma Abdul Ghaffar Lakseria w/o. Idrees Jangda	46 years
56	27-06-2020	Muhammad Siddiq Ismail Balagamwala	77 years
57	28-06-2020	Abdul Ghaffar Aba Umer Kapadia	63 years
58	29-06-2020	Haroon Suleman Fansiya	71 years
59	29-06-2020	Amina Haji Rehmatullah Habib Surmawala w/o. Abdul Habib Jangda	83 years
60	29-06-2020	Gul Muhammad Usman Sheikha	85 years
61	30-06-2020	Hajra Hajiyani Suleman Pir Muhammad Ladha w/o. M. A. Rehman	

اپنے یہاں ہونے والی شادی اور خوشی کے مواقع پر سادگی اپنائیں اور غلط رسومات کی روک تھام میں بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کی کاوشوں میں تعاون فرمائیں۔

Scanned with CamScanner

S.No.	Date	Name	Age
18	10-06-2020	Muhammad Arif Haji Abdul Sattar Kasbati	67 years
19	11-06-2020	Zubeida Ismail Dheedh w/o. Wali Muhammad Kasbati	86 years
20	11-06-2020	Farida Muhammad Dada Moon w/o. Younus Aba Umer Adhi	72 years
21	13-06-2020	Aslam Allah Rakha Khamidanawala	70 years
22	14-06-2020	Haji Ismail Haji Abdul Sattar Mesia	85 years
23	14-06-2020	Haji Latif Haji Ismail Adhi	84 years
24	14-06-2020	Abdul Aziz Abdul Karim Balagamwala	77 years
25	15-06-2020	Muhammad Yusuf Muhammad Dawood Javeri	75 years
26	15-06-2020	Muhammad Naeem Haji Iqbal Ladha	50 years
27	15-06-2020	Muhammad Younus Rehmatullah Moosani	70 years
28	15-06-2020	Munaf Usman Mahenti	60 years
29	16-06-2020	Muhammad Yunus Haji Rehmatullah Khadiawala	75 years
30	16-06-2020	Muhammad Dawood Haji Abdul Sattar Bijuda	60 years
31	17-06-2020	Rabia Abdul Sattar Moti w/o. Arif Abdul Sattar Kasmani	68 years
32	17-06-2020	Sarbai w/o. Jan Muhammad Gogita	85 years
33	18-06-2020	Zohra Hajiani Suleman Hari w/o. AbuBaker Rehmatullah Varind	92 years
34	18-06-2020	Ghousia Shabbir Hussain w/o. Hanif Adhi	55 years
35	19-06-2020	Majida Bano Haji Suleman Haji Sharif Jangda w/o. Muhammad Ashraf Abdullah Naviwala	60 years
36	19-06-2020	AbuBaker Abdul Rehman Ozri	84 years
37	20-06-2020	Zohra Rehmatullah Ladha w/o. Abdul Aziz Bhuri	82 years
38	20-06-2020	Ali Muhammad Essa Moon	74 years
39	21-06-2020	Abdul Razzak Abdul Sattar Bilwani	85 years
40	21-06-2020	Toufiq Suleman Moon	67 years
41	22-06-2020	Zubeida Rehmatullah Diwan w/o. Abdul Aziz Maimini	83 years
42	22-06-2020	Abdul Sattar Hashim Naviwala	83 years
43	22-06-2020	Abeda Abdul Latif Lobhia w/o. Ghulam Hussain Kapadia	61 years
44	22-06-2020	Abdul Aziz Ibrahim Agar	74 years

Scanned with CamScanner

1st June to 30th June 2020

Bantva Anjuman Himayat-e-Islam

Contact No. 32202973 - 32201482

S.No.	Date	Name	Age
1	01-06-2020	Shafi Ahmed Ismail Kalia	70 years
2	03-06-2020	Muhammad Yaqoob Ahmed Ismail Kalia	67 years
3	03-06-2020	Hajra Muhammad Kasim Ahmed Madar w/o. Muhammad Moosa Popatpotra	74 years
4	06-06-2020	Amina Hajiani Rehmatullah Thaniyanawala w/o. Abdul Ghaffar Ghaniwala	80 years
5	06-06-2020	Madiha Haji Anwer Beria	21 years
6	06-06-2020	Zohra Aba Tayyab Bharamchari w/o. Jafer Abdul Shakoor Akhawala	70 years
7	07-06-2020	Abdul Aziz Usman Adhi	86 years
8	07-06-2020	Zohra Abdul Sattar Adam Katiya w/o. Abdul Aziz Suleman Khanani	85 years
9	08-06-2020	Zulekha Hanif Moti w/o. Jan Muhammad Moti	84 years
10	08-06-2020	Haji Muhammad Yunus Khanani	75 years
11	09-06-2020	Muhammad Iqbal Jan Muhammad Kasbati	70 years
12	09-06-2020	Zainab Hajiani Habib w/o. Aba Ali Hashim Advani	90 years
13	10-06-2020	Muhammad Idrees Hussain Adam Millwala	62 years
14	10-06-2020	Zubeida Abdul Rehman Ladha w/o. Hashim Aarbi	76 years
15	10-06-2020	Muhammad Siddiq Haji Abdul Rehman Gung	78 years
16	10-06-2020	Abdul Razzak Abdul Karim Mendha	80 years
17	10-06-2020	Zohra Abdul Rehman Mendha w/o. Yaqoob Kalia	64 years

Scanned with CamScanner

بانٹوا میمن برادری کے بچوں کا رشتہ دیگر برادری میں طے ہوا

JUNE 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Muhammad Sufiyan Muhammad Iqbal Abdul Habib Dungda with Hafsa Muhammad Shakil Abdul Sattar Sodha	10-06-2020
2	☆......Aamir Muhammad Ilyas Wali Muhammad Hadwar with Anum Iqbal Rehmatullah Kandohi	10-06-2020
3	☆......Kamran Muhammad Iqbal Muhammad Ibrahim Jangda with Noor Fatima Muhammad Anis Abdul Sattar Sanosrawala	12-06-2020
4	☆......Moiz Muhammad Haroon Ismail Khirani with Sumaya Muhammad Riaz Haji Qasim	17-06-2020
5	☆......Muhammad Raees Muhammad Saleem Muhammad Usman Dangra with Fatima Muhammad Nadeem Abdul Sattar Dandia	18-06-2020
6	☆......Faizan Muhammad Siddiq Abdul Ghaffar Noorwala with Areeba Peer Muhammad Haji Usman Madraswala	19-06-2020

Printed at: **Muhammed Ali -- City Press**
OB-7A, Mehersons Street, Mehersons Estate,
Talpur Road, Karachi-74000. PH : 32438437
Honorary Editor: **Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia**
Published by: **Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu**
At **Bantva Memon Jamat (Regd.)**
Near Raja Mansion, Beside Hoor Bai Hajiani School, Yaqoob Khan Road, Karachi.
Phone: 32728397 - 32768214 - 32768327
Website : www.bmjr.net Email:donate@bmjr.net

بانٹوا میمن جماعت
قیام 2 جون 1950

Scanned with CamScanner

S.NO	NAMES	DATE
11	☆......Zaid Abdul Jabbar Muhammad Hussain Bijoda with Zainab Muhammad Saleem Haroon Vager	19-06-2020
12	☆......Hassan Farooq Abdul Rehman Rawda with Bisma Shehzad Amanullah Khanani	19-06-2020
13	☆......Ahmed Raza Muhammad Anwer Suleman Tikerwala with Hafsa Muhammad Naeem Haji Jan Muhammad Kapadia	19-06-2020
14	☆......Muhammad Salman Muhammad Saleem Rehmatullah Moti with Arsha Muhammad Asif Abdul Sattar Bera	21-06-2020
15	☆......Imran Muhammad Younus Muhammad Mirajwala with Kausar Muhammad Intizar Umar Daraz Yousuf Zai	26-06-2020
16	☆......Muhammad Yasir Muhammad Yousuf Haji Abdul Ghani Bijuda with Sakina Muhammad Iqbal Abdul Sattar Pajodwala	27-06-2020
17	☆......Fawad Abbas Noor Muhammad Chatni with Amna Muhammad Abid Muhammad Haroon Chapla	27-06-2020

منگنی مبارک

☆ طلحہ عمران عبدالرزاق ورند کا رشتہ مدیحہ محمد مناف حبیب جمال سے طے ہوا — 30 جون 2020ء

☆...... Talha Imran Abdul Razzak Varind with Madiha Muhammad Munaf Habib Jamal — 30-06-2020

Wedding

JUNE 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Faisal Abdul Razzak Muhammad Hashim Mendha with Zeenat Muhammad Jawed Umer	04-06-2020
2	☆......Abdul Muqeet Arif Umer Billo with Zainab Muhammad Yahya Abdul Aziz Jangda	05-06-2020
3	☆......Muhammad Ammar Muhammad Rizwan Gul Muhammad Kasbati with Maria Muhammad Saleem Abdul Aziz Advani	05-06-2020
4	☆......Anas Irfan Abdul Aziz Ghaniwala with Fatima Zehra Asif Aziz Rabdia	07-06-2020
5	☆......Burhan Abdul Majeed Haji Ali Muhammad Khanani with Sara Ghulam Muhammad Haji Tayyab Sheikha	10-06-2020
6	☆......Muhammad Shoaib Muhammad Hanif Wali Muhammad Mota with Sanober Muhammad Abdul Ghani Moosani	12-06-2020
7	☆......Faizan Gul Muhammad Abdul Sattar Khanani with Filza Fatima Azam Khan Abdul Hameed Yousuf Zai	12-06-2020
8	☆......Tahseen Abdul Sattar Suleman Nini with Asma Muhammad Haroon A. Rehman Kotriwala	13-06-2020
9	☆......Muhammad Bilal Muhammad Younus Wali Thaneywala with Asra Sikandar Aba Umer Chatni	14-06-2020
10	☆......Nabil Muhammad Hanif Ahmed Madraswala with Mukan Abdul Rashid Ghulam Muhiuddin Awan	19-06-2020

Scanned with CamScanner

S.NO	NAMES	DATE
10	☆ Essa Ali Muhammad Jaffar Abdul Ghaffar Bilwani with Aqsa Muhammad Imtiaz Muhammad Suleman Kudia	13-06-2020
11	☆ Muhammad Afzal Muhammad Ashraf Haji Muhammad Chitrolwala with Sidra Abbas Jan Muhammad Jangda	13-06-2020
12	☆ Muhammad Junaid Abdul Karim Muhammad Umer Tabani with Aisha Bibi Abdul Wahab Abdul Razzak Halari	16-06-2020
13	☆ Muhammad Hassan Muhammad Ali Rehmatullah Badi with Dua Naeem Muhammad Sharif Jangda	18-06-2020
14	☆ Muhammad Hussain Muhammad Rafiq Abdul Sattar Moti with Shifa Altaf Muhammad Muhammad Sheikha	18-06-2020
15	☆ Ismail Muhammad Ibrahim Abd Hussain Rawda with Anum Muhammad Younus Abdul Sattar Rabdia	23-06-2020
16	☆ Abdullah Hanif Sattar Bharamchari with Aisha Zeeshan Ghulam Muhammad Galla	24-06-2020
17	☆ Muhammad Zafar Sikander Hussain Millwala with Rukiya Amanullah Haji Adam Surdhaghadwala	25-06-2020
18	☆ Muhammad Khalid Jawed Ahmed Saranpipriwala with Marium Haji Munir Amanullah	25-06-2020
19	☆ Shakir Muhammad Rafiq Abdul Sattar Jangda with Javeria Abdul Razzak Muhammad Oaria	27-06-2020
20	☆ Muhammad Yousuf Abdul Qadir Gul Muhammad Jangda with Hina Muhammad Yousuf Haji Ahmed Bhuri	29-06-2020
21	☆ Talha Imran Abdul Razzak Varind with Madiha Muhammad Munaf Habib Jamal	30-06-2020

Scanned with CamScanner

Engagement

JUNE 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Muhammad Mohib Abdul Jabbar Rehmatullah Chatni with Hania Mukaram Muhammad Ashraf	01-06-2020
2	☆......Muhammad Mustafa Muhammad Taufiq Abdul Sattar Lodhawala with Tuba Bano Muhammad Iqbal Ahmed Kabla	02-06-2020
3	☆......Abdul Basit Muhammad Saleem Haji Abdul Sattar Khanani with Erum Muhammad Iqbal Abdul Ghani	03-06-2020
4	☆......Muhammad Ahmed Muhammad Irfan Jan Muhammad Nini with Vishah Muhammad Anil Amanullah Charkla	04-06-2020
5	☆......Sudais Altaf Hussain Haji Rehmatullah Moti with Anum Muhammad Yaseen Rehmatullah Moti	04-06-2020
6	☆......Abdul Moiz Muhammad Anis Haji Yousuf Jangda with Matin Muhammad Amin Abdul Aziz Ladha	09-06-2020
7	☆......Arsalan Abdul Rauf Abdul Ghaffar Chatni with Javeria Afrin Nadir Ali Muhammad Hussain Bocha	09-06-2020
8	☆......Muhammad Akhter Muhammad Jawed Abdul Rehman Vekriwala with Tooba Muhammad Yaseen Muhammad Umer Galla	09-06-2020
9	☆......Noman Ali Zikaullah M. Ismail Zandia with Nida Bano M. Iqbal Muhammad Usman Vayani	12-06-2020

Scanned with CamScanner

જાતે ગાડી જીપમાં બેસીને ગવર્નર આઝમખાન ગામડાના ગામડા ફરી વળતા અને દરેક ઠેકાણે મેમણ ખિદમત કમિટીનું રાહત કાર્ય જોઈને મેમણ વોલંટિયરો પાસે આવીને પૂછપરછ કરતા ત્યાં સુધી કે અમુક વોલંટિયરને નામથી ઓળખતા થઈ ગયા.

૧૯૬૦નો એ તુફાન એટલો જબરદસ્ત હતો કે પતંગા નામની જગ્યાના દરિયાકાંઠે લગભગ દસ હજાર ટનની જહાજ પાણીથી લગભગ ઊંચકાઈને દરિયા કાંઠાની રેતી ઉપર ઊભો રહી ગયો. ચટગાંવ બંદરની અતરાફમાં દરિયામાં ઊભેલા જહાજોના કેપ્ટનોને બાદમાં ખબર આપેલ કે તેમાં હજારો લાશોને દરિયામાં તણાઈ જતી જોઈ. ચટગાંવની કોઈ બિલ્ડિંગ યા જગાને નુકસાન થયું હોય તે ભાગ્યે જ જોવા મળ્યું. વીજળીના ખભા પણ બેવડા વળેલા જોવા મળ્યા.

રાહત કાર્યમાં મેમણ ખિદમત કમિટી લાગેલી હતી. તેજ દિવસોમાં ગવર્નર આઝમખાને વેપારીઓની એક મીટિગ બોલાવેલ. ખાધાખોરાકી, મકાનો માટે ટીન, સીમેન્ટ, લોઢુ તેમજ બીજી ચીજોની સખ્ત અછત અને માંગ હોવાથી ગવર્નર આઝમખાને ચીજોની માંગ મૂકીને ખાત્રી આપી જેથી કરીને સરકારી ખાતાઓમાં પૈસા સલવાઈ ન જાય. ખુદ ગવર્નર એ રકમના ચેકો ઈશ્યુ કરશે અને ગવર્નર આઝમ ખાન જેવા માણસની આંખમાં આંસુ આવી ગયા જ્યારે એક પછી એક વેપારીએ પોતાના ગોદામોના માલની લીસ્ટ યા ચાવીઓ આઝમ ખાનની સામે રાખતા ગયા. ના પૈસાની વાત કે ના ભાવનો સવાલ.

આખરે બધું થાળે પડતું ગયું. સરકાર તરફથી મેમણ ખિદમત કમિટીને પ્રેસીડેન્ટ જનાબ શેઠ હાજી યુસુફને 'સીતારા-એ-ખિદમત'નો ઈલ્કાબ મળ્યો. ગવર્નર આઝમખાનની વિનંતીથી ચટગાંવમાં મેમણ ખિદમત કમિટીના વોલંટિયરોને માન આપવા એક મેળાવડો થયો. ગવર્નર ખાસ ચટગાંવ પધાર્યાં અને પોતાના હાથે દરેક મેમણ વોલંટિયરને ચાંદ અ ર્પણ કરવા હાજર હતા પણ અડધાથી વધારે મેમણ વોલંટિયરો ગેરહાજર હતા. ગવર્નર આઝમ ખાને જ્યારે ખુલાસોં પુછયો તો જવાબમાં કહેવામાં આવ્યું કે વોલંટિયરોનું કહેવું છે કે અમે અલ્લાહના વાસ્તે કામ કરેલ છે. અમોને ચંદ્રક કે પ્રસિદ્ધિ જોઈતી નથી.

આજે પણ મેમણોની ખિદમત કારકિર્દી એની એ જ રહેવા પામી છે બલ્કે સેવા પ્રવૃત્તિઓમાં ધરખમ વધારો થયો છે પરંતુ સત્તાસ્થાને એવા લોકો બિરાજી ગયા છે જેઓ મફતનું અને રૂશ્વતનું ખાતા નોકરશાહોની સગવડોમાં અને પગારમાં દર વર્ષે પારવાર વધારો કરી આપે છે જ્યારે અલ્લાહ વાસ્તે સેવા કરતી સામાજીક સંસ્થાઓ ઉપર કરવેરાઓના વિવિધ બોજ વધાર્યા કરે છે અને તેમની સેવાઓની કદર કરવાના બદલે તેમની યાતનાઓમાં વધારો કરે છે.

જો આપણા દેશના સત્તાસ્થાને આરૂઢ થઈ જતાં તકસાધુઓ સેવાભાવી વર્ગ પ્રત્યે આવું ઓરમાયું વર્તન દાખવવું બંધ નહીં કરે તો સાર્વજનિક સેવાક્ષેત્રે 'ખિદમત' આપવા માટે કોણ આગળ આવશે ? ●

બિરાદરીમાં વધી રહેલા કૂરિવાજો અને જે કૂરિવાજો છે તેને રોકવા માટે આપણે સૌએ સાથે મળીને કામ કરવું પડશે. આવો આપણે સૌ મળીને બિરાદરીની ભલાઈ માટે કૂરિવાજોની રોકથામ કરીએ.

Scanned with CamScanner

કૂરિવાજોની રોકથામ અને બાંટવા મેમણ બિરાદરી

અબ્દુલ અઝીઝ વલી

Mr. Aziz Wali

કૂરિવાજ કે ખોટા રિવાજની શરૂઆત કયારે થઇ તેનું સંશોધન છતાં કોઇ ઈતિહાસ સામે આવતો નથી. કેટલાક રિવાજો શુભેચ્છા તરીકે આરંભ થયા હશે બાદમાં તે કૂરિવાજમાં ફેરવાઈ જાય છે.

કેટલાક કૂરિવાજો આરંભ થયા પછી થોડાક સમયમાં જ પોતાની મેળે ખત્મ થઈ જાય છે જ્યારે કેટલાક ફુલીફાલીને બહુ મોટું સ્વરૂપ ધારણ કરી લે છે.

આ કૂરિવાજો ફકત બાંટવા મેમણ બિરાદરીમાં જ નહિ પણ સમસ્ત મેમણ બિરાદરી નાના મોટા સ્વરૂપમાં મોજુદ પણ બાંટવાના મેમણો તેનું કંઈક વધારે પ્રમાણમાં પ્રચાર કરે છે. જો કે આ કૂરિવાજો આપણા દાદા-પરદાદાઓથી પ્રચલિત છે અને તેની રોકથામ માટે હંમેશા પ્રયાસો થયા છે જેમાં સફળતા પણ મળી છે.

પણ કહેવાય છે કે ને કે 'બકરૂં કાઢતાં ઊંટ પેઠું'ની કહેવત અનુસાર એક કૂરિવાજ બંધ થાય છે તો બીજા બે નવા શરૂ થઈ જાય છે જેમાં મહિલા વર્ગનો ખાસ હાથ હોય છે અને તેઓ ભારે મઝા પણ લ્ય. છે અને વધારી ચઢાવીને તેનો ભરપૂર પ્રચાર પણ કરે છે. આદી કાળથી ઘરમાં કૂરિવાજ નામે થતી લેતી દેતી વેવાઈ વેલાઓમાં સગા સંબંધીઓ વચ્ચે કરવામાં આવતી જેની બંને પક્ષોને જ ખબર હોય છે પણ તેનો પ્રચાર એટલો થાય છે કે ગામ આખાને ખબર પડી જાય છે અને કહે છે કે ઔરતના પેટમાં કોઈ વાત ટકતી નથી. આ કૂરિવાજોને મહિલાઓ પુરૂષો બધા વખોડે છે પણ તેના ઉપર અમલ કરવાનું ચૂકતા નથી.

ઘર ઘરમાં થતાં કૂરિવાજો સાથે કેટલાક જાહેર કૂરિવાજો હોય છે જેમાં ઘણા બંધ થઈ ગયા છે જે આ સાથે વાંચશું !

જમાત અને તેના ઓહદેદારો, સમાજસેવકો, વડીલો, નવયુવાનો આ સામે લાલ બત્તી ધરવા છતાં પણ આજે અનેક કૂરિવાજો આપણામાં મૌજુદ છે.

બાંટવામાં શાદીની રાત્રે દુલ્હાનો 'વરઘોડો' કાઢવામાં આવતો અને શરણાઈઓના સુર સાથે ગામ આખામાં ફેરવવામાં આવતો હતો જેમાં પૂરી રાત વીતી જતી હતી જે માટે નવયુવાનોએ આંદોલન ઉપાડેલ અને વડીલોએ તેમાં સાથ આપેલ. આ રસ્મ બંધ થઈ એ જ રીતે દુલ્હન માટે સો તોલા ઝરીનો બુરખો બનાવવામાં આવતો જેનું વજન ઉપાડવું દુલ્હન માટે અસહ્ય થઈ જતું હતું જેને પણ નવયુવાનોએ બંધ કરાવીને સફળતા મેળવી હતી. વરઘોડા બાદ શાદી પ્રસંગે મોલુદ પડવાની પ્રથા પણ ચાલુ હતી જે જમાત અને નવયુવાનોએ બંનેએ બંધ કરાવેલ. બાદમાં મસ્જિદમાં નિકાહ પઢાવવાનો થતા એની સાથે જોડાએલ ખટ બેસવાની પ્રથા અને બીજા રિવાજો

Scanned with CamScanner

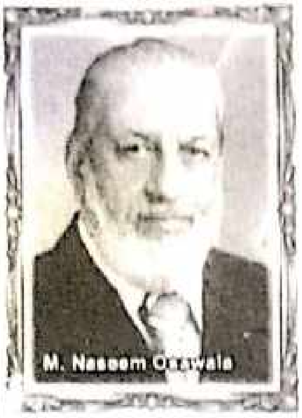

પસ્તાવો

લેખક: મુહમ્મદ નસીમ ઓસાવાલા

"પિતાજી મેં ઘણું સમજાવ્યું પણ સલમા આ ઘરમાં રહેવા માટે સહમત થતી નથી. મેં બીજું ઘર લઈ લીધું છે હવે અમે ત્યાંજ રહેશું". પુત્રે પિતાને કહ્યું.

પિતાએ પુત્રના મોં તરફ જોયું. તે એજ પુત્ર હતો જેનાં માટે તેણે બેહિસાબ દુ:ખો ઉઠાવ્યા હતા. અગણિત કષ્ટો સહન કર્યા હતા. આશા બાંધી હતી કે તે મોટો થઈને તેમનો સહારો બનશે પણ આજે એજ સહારો તેમને બે-સહારા કરીને જઈ રહ્યો હતો.

પિતાના માનસપટ પર ભૂતકાળના બનાવો ફરી વળ્યા. તેમનું મનમાનસ આજે નિર્જન ટાપુઓ પર જઈને ભટકવા લાગ્યું. જયાં તેમણે તેમની પત્નીની ફરમાઈશ પૂરી કરવા પોતાના મા-બાપને છોડીને પોતાની અલગ દુનિયા વસાવી લીધી હતી. એ વાતનો વિચાર કર્યા વગર કે તે પોતાના નિર્બળ, કમજોર વૃદ્ધ પિતાનો એકનો એક સહારો છે. યુવાવસ્થાને વૃદ્ધાવસ્થાનો સાથ છોડી દીધો હતો.

અને આજે એજ બનાવનું પુનરાવર્તન થઈ રહ્યું હતું. યુવાવસ્થા વૃદ્ધાવસ્થા ઉપર એજ વર્ષો જૂનો સિત્મ કરી રહી હતી.

તેણે નજર ઊંચી કરીને પુત્રના ચહેરા તરફ જોયું પણ ત્યાં એકલતા સિવાય કંઈજ નહોતું.

કાળની કિતાબ ઉપર વીસ વરસની ધૂળ જામેલી હતી. પછી અચાનક એક દિવસે એક ક્રાંતિ આવી. તેનો વીસ વસરથી જુદો પડેલો પુત્ર તેના કદમોમાં આરોટીને રડી રહ્યો હતો.

"પિતાજી જે દુ:ખ, જે દર્દ વર્ષો અગાઉ મેં તમને આપ્યા હતા. એવાજ દુ:ખ, એજ દર્દ આજ મને મારા પુત્રે આપ્યા છે. તે તેની પત્નીના કહેવાથી મને છોડીને ચાલ્યો ગયો છે". એટલામાં તેના પેલા વિચારકના આ શબ્દો યાદ આવ્યા:

"ઈતિહાસ કયારેય પોતાનું પુનરાવર્તન કરતું નથી. !! સમયનું વહેણ પાછળની બાજુ નથી ચાલતું બલ્કે આગળ જ દોડે છે".

પિતાએ દીકરાના ખભા ઉપર હાથ રાખીને તેને ઊભો કર્યો અને કહ્યું:

"તેં તો મારી સમક્ષ અશ્રુઓ સારીને પોતાના ઝમીરનો (આત્માનો) બોજ હળવો કરી લીધો પણ બેટા ! મને કહે હું કોના આગળ જઈને અશ્રુ વહાવું-આંસુ સારીને મનને હળવું કરૂં. મને તો મારા મા-બાપની કબ્રોના નિશાન સુદ્ધાં યાદ નથી રહ્યા" ●

મોહલ્લાવાસીઓ, યા કોઈ ખાસ શખ્સ યા શખ્સોને નીચું દેખાડવા, બીજાઓ ઉપર પોતાની તવંગરીનો રૂઆબ છાંટવા, મોહલ્લાવાસીઓ પાસેથી પોતાની વાહવાહ પોકારાવવા જેવાં દુર્ગુણોનો વિચાર સરખોય, કુરબાની, અલ્લાહ પાકનો હુકમ, કુરબાનીની શુદ્ધ ભાવના, શુદ્ધ હેતુ અને શુદ્ધ નિય્યતના મૂળમાં જ કારી ઘા કરે છે એટલે દરેક કુરબાની કરનારે ઉપરોક્ત હક્ક-હિદાયતમાં નાહકની ભેળસેળ કરીને સમુળગી કુરબાની જ રદ્દ થવા દેવી જોઈએ નહિ.

કોઈ સમજદાર, શિક્ષીત અને રહેમદિલ નવયુવાને એક અતિશય ધનપતિ શેઠ સાહેબને વિનંતી કરી કે, મોટાં-જાડાં અને ગેંડા જેવા દેખાતાં મહાકાયી બળદો લાખોમાં નહિ, કરોડો રૂપિયામાં ખરીદીને આ મહાનગર કરાચીમાં ખાતાપીતા, ગરીબ, મધ્યમ અને માલેતુજાર લોકોને કે જેમને બારેમાસ કોઈને કોઈ રીતે હલાલ જાનવરનું માંસ, માછલી, મરઘી વગેરે ખાવાનું ઘણેઅંશે પરવડી શકે છે, એમને તો કુરબાનીનું ગોશ્ત છાંટી છાંટીને દિલપસંદ અને ઢગલેબંધ મોકલાવો છો, એના મુકાબલે લાખોને બદલે હજારો રૂપિયાની કિંમતની ઘણી બધી ગાયોની કુરબાની, સિંધ- બલોચિસ્તાનના પછાત, જર્જરીત, ભૂકંપીય અને જળપ્રલય અસરગ્રસ્ત વિસ્તારોના ભૂખ્યા પ્યાસા અને ગોશ્ત માટે વલખતાં આપણાં દુ:ખી મુસ્લિમ ભાઈઓના વેરાન સ્થળોએ જઈને કરવી જોઈએ અને તેમને જ બધું ગોશ્ત તકસીમ કરી આપવું એ શહેર કરતાં અનેકગણું વધારે સવાબ કમાવવા જેવું નેક કામ આપ શરૂ કરો એવી આપને ગુઝારીશ છે. એમ કહેતો એ નવયુવાન તો ચાલ્યો ગયો.

પરંતુ ! !....... એની લગીરે પરવા કોઈ ધનીકે ન કરી એવું તો ન બન્યું. દૂર દૂરના આંતરિક સિંધના પ્રદેશ કે જ્યાં જળપ્રલયથી પોતાના કાચા મકાનો, ઘરવખરી અને ઢોરઢાંખર અને નિર્દોષ બાળકો ખોઈ ચૂકેલાં, આશરાહીન અને બચેલાં કુચેલાં અમુક ઠામ-ઠીકરાં ને તૂટેલી ભાંગેલી લાકડાની ખાટલીને માથે મૂકી એ ખાટલીને પોતાના માથે ચડાવીને જળપ્રલયના ભરાયેલાં પાણીમાં કમર સુધી ડૂબીને એક સ્થળેથી બીજે સલામત સ્થળે પહોંચવા, જતા આવતા દુ:ખીયારાઓને ધનીકો તરફથી એમના કાર્યકરો, નોકરોએ કુરબાનીનું ગોશ્ત પહોંચાડયું પણ એ એક નાનકડા અસરગ્રસ્ત વિસ્તાર પૂરતું જ રહ્યું. વિશાળ પાયે વધુમાં વધુ બહોળી સંખ્યાના પિડીતો એનાથી વંચિત રહ્યાં ! ! !

જ્યારે એ દરિદ્ર વિસ્તારના વિશાળ વિભાગ પર ફેલાયેલા સેંકડો નાના-મોટા ગોઠ-ગામડાઓના લાખો રહેવાસીઓ આજે આ આઈટી યુગમાં પણ બીજાઓ માટે ફળફળાદી અને ઢગલેઢગલા શાકભાજી ઉગાડતાં રહેલાં હોવા છતાંય બે ટંક ખાવામાં તેમને વર્ષોથી રોટલી સાથે ડુંગળી સિવાય બકાલુંય નસીબ થતું નથી. ગોશ્તનું તો તેઓ બારે માસ કેવળ નામ સાંભળ્યા કરે છે. ખાવા માટે તો તેમના ભાગ્યે રોટલી સાથે ડુંગળી લખી રાખેલું છે. આવા સંયોગોમાં પૈસાપાત્ર લોકોએ ઓછામાં ઓછું વરસ દહાડે એક વખત અને એ પણ કુરબાનીનું ગોશ્ત તો તેમને અવશ્ય પહોંચાડવું જોઈએ.

આપણે ત્યાં તો શહેરમાં, એનાથી બિલ્કુલ વિભિન્ન પરિસ્થિતિ પ્રવૃત્તે છે. કુરબાની કરનાર, કુરબાનીનું ગોશ્ત મહિનાઓ સુધી સાચવી રાખવા પહેલાંથી પોતાના ઘરનું નાનું ફ્રિઝર હોય તો બદલીને લાંબા કદનું ફ્રીઝર લઈ આવે છે. ફ્રીઝર ખરાબ હોય તો ઝટઝટ રીપેરીંગ •

A.G Datari

સ્વચ્છ નિય્યતે, ફકત રબને રાજી કરવા એના હુકમને તાબે રહી શરઈ રીતે ઈદુલ અઝહામાં કરાતી જાનવરોની કુરબાનીનું ગોશ્ત પણ એના ખરા હક્કદારોમાં તકસીમ થાય તો જ થાય છે મકબૂલ

કુરબાની

લેખકઃ એ. જી. દાતારી અ. ગફાર ખાનાણી (મહુંમ)

ઈદ આવશે, ઈદ આવી ! ઈદ આવીને ચાલી પણ જશે ! નાની ઈદ ! મીઠી ઈદ ! મોટી ઈદ, નમકીન ઈદ ! સુન્નતે ઈબ્રાહીમીની અમલી પયરવીનું નામ, તે કુરબાની ઈદ ! અલ્લાહે પાકના નામે બકરાં, ગાયો તથા ઊંટો વગેરેને બિસ્મિલ્લાહે અલ્લાહો અકબર કહી ઝુબ્હ કરી આપણે સૌ એનું ગોશ્ત ખાઈ ઈદે કુરબાં મનાવીએ છીએ, પરંતુ ! !.....

પરંતુ !.......કુરબાની કોણે આપી ? કુરબાની કોની થઈ ? પ્યારા, અતિ વહાલતમ નબ્વી પુત્રના ગળે અલ્લાહના નામે, એના આદેશ મુજબ, એક મહાન પયગમ્બર (અ.સ.) પિતાના હાથે ફેરવાતી છરી હેઠળ, અલ્લાહના હુકમથી મુકાએલ નબ્વી પુત્રના બદલે દુમ્બાની કુરબાની થઈ અને એ હંમેશાના માટે કાયમ રહી.

દર વર્ષે એજ અમલના પુનરાવર્તનને ખમતીધર મુસલમાનો માટે વાજીબ ઠેરવાયું. ગરીબનું તો ગજું હોતુંજ નથી ! કદાચ એ ગરીબ જણ પૈસાપાત્ર બને ત્યારે જ કુરબાની કરવા યોગ્ય બની શકે ! નહિંતર.......? આપણા દેશ અને સમાજમાં તો તે હંમેશા બાપડો-બિચારો ! પોતે જ કુરબાનીનો બકરો બનતો રહ્યો છે ! ! !.....

કુરબાની ઈદમાં જાનવરોની કુરબાની ઓછી કે વધુ થયા તો કરે જ છે. પરવડતી કિંમતે ખરીદાતા કુરબાની માટે લાખો જાનવરો ઝુબ્હ થાય છે તો સાચી કુરબાની કોણે આપી ? ખરીદારે કે જાનવરે ?

ખરીદારોમાં કેવળ ખુશ્નુદીએ ઈલાહી ખાતર શરઈ ભાવના સાથે કુરબાની કરનારાં કેટલાં ? કુરબાન જાનવરનું ગોશ્ત એના હકદારોમાં ખરેખરા ભાગે વ્હેંચવાની નિય્યતે ખરીદાતું અને ઝુબ્હ કરાતું તેમજ વ્હેંચાતું એનું ગોશ્ત એ જ, સાચી અને મકબૂલ કુરબાની છે, એ સિવાય નહિ, એમ દીની આલીમોનું બયાન છે.

ભાગીદારીની કુરબાનીમાં પણ કોઈ એક ભાગીદારની નિય્યતમાં જરા જેટલોય ફરક હશે તો પૂરેપૂરી કુરબાની રદ થઈ જશે એટલે ભાગીદારી પોતાના જ કુટુંબીક સભ્યો દરમ્યાન કરવી એ સૌથી બહેતર છે. કેમકે ?......આથી કુરબાની કરવાનો એકજ હેતુ અને એકજ સાચી નિય્યત, જળવાયેલાં રહે છે. યાદ રહે !.....કુરબાની વધુમાં વધુ અને ગંજના ગંજ ખડકાય એટલું બધું ગોશ્ત મેળવવા માટે જાડી-તગડી ગાય અને બળદ, એક યા વધુમાં વધુ જાનવરોની કુરબાની કેવળ આપવડાઈ, દેખદેખાડા, ચડસા-ચડસી, પાડોશી કે

Scanned with CamScanner

તઆલાનો શુક્ર છે કે બાંટવા મેમણ બિરાદરીમાં અનેક એવા સખીદિલ સદગૃહસ્થો મૌજુદ છે જે બીજાઓના દુઃખ-દર્દને પોતાનો દુઃખ-દર્દ સમજે છે. તે લોકોના લીધે જ અમોને ફંડ મળે છે અને આ લોકોની દરિયાદિલીના લીધે સેવાનો આ સફર જારી છે અને ઈન્શાઅલ્લાહ હંમેશા જારી રહેશે.

ઈદે કુરબાં આવી ગઈ છે. આ કુરબાનીનો એવો તહેવાર છે જે આપણને બીજાઓ માટે કુરબાની દેવાનો સબક આપે છે અને આપણને બતાવે છે કે આપણે અલ્લાહ તઆલા અને તેના રસૂલે અકરમ (સ.અ.વ.)ની ખુશ્નુદી માટે બીજાઓનું ધ્યાન પણ રાખવું જોઈએ. આપણને સૌ એહલે ઈમાનને સબક આપવામાં આવ્યો છે કે આપણે દરેક સંજોગોમાં આપણા રબના હુકમનું પાલન કરવાનું છે અને તેના આદેશ મુજબ કુરબાની કરવાની છે જેથી કરીને રબ રાજી રહે, પણ તેની સાથે સાથે બિરાદરીના ગરીબોનો પણ ખ્યાલ રાખે અને દરેક સંજોગોમાં કુરબાનીની ખાલો પોતાની જમાતને આપે. જો કે સંજોગો ઘણા ખરાબ છે. ખાલો છીનવી લેવાનો ડર પણ છે છતાં પણ આપે આપની બિરાદરી અને તેના ગરીબો માટે આ બધું કરવું પડશે. જમાત આપની રાહ જોવે છે. બાંટવા મેમણ જમાત આપની કુરબાનીની ખાલોની યોગ્ય હકદાર છે અને આપના સહકારની તલબગાર છે. આશા છે બલ્કે ઉમ્મીદ છે કે આપ જમાતને નિરાશ નહિ કરો. પોતે પણ કુરબાનીની ખાલો જમાતને આપો અને આપના સગાસંબંધીઓ, દોસ્તો, ચાહકોને પણ એ વાત બતાવો જેથી ઈન્સાનિયતની સેવાનો આ સફર જારી રહે.

"મેમણ સમાજ" બાંટવા મેમણ બિરાદરીના દરેક ઘરમાં "મેમણ સમાજ" માસિક હોવું અને વાંચવું જરૂરી છે.બાંટવા મેમણ જમાતની પ્રવૃત્તિઓ અને બિરાદરીમાં થતી સગાઈ, શાદી અને મરણ નોંધનો પૂરો રિપોર્ટ છાપવામાં આવે છે.

બાંટવા મેમણ જમાત (રજી.) કરાચી

નિકાહ ચિઠ્ઠી બાબત

સહકારની ખાસ વિનંતી

બાંટવા મેમણ બિરાદરીથી અપીલ કરવામાં આવે છે કે સિંધ ધારાસભામાં પાસ થયેલ બીલ મુજબ નાબાલીગ (અપુખ્ત) વયના છોકરા-છોકરીઓની શાદી પર પ્રતિબંધ લગાવી દેવામાં આવ્યો છે. નિકાહ ચીઠીના અરજદારોથી વિનંતી કરવામાં આવે છે કે નિકાહ ચિઠી અરજીની સાથે સાથે છોકરા અને છોકરીઓનું પાકિસ્તાન સરકારનું "કોમી શનાખ્તી કાર્ડ" અથવા બી-ફોર્મ રજૂ કરવું (સાથે જોડવું) જરૂરી છે. આભાર.

માનદ મંત્રી
બાંટવા મેમણ જમાત (રજી.) કરાચી.

Scanned with CamScanner

કુરબાનીની ભાવનાનો જઝબો

કુરબાની ઈદ તે ઈદ છે જે આપણને કુરબાનીની ભાવનાનો સબક આપે છે અને તે બતાવે છે કે આપણે બીજાઓની ખુશી માટે કેવી રીતે આપણી ખુશીઓને કુરબાન કરીને તેમના હોઠો પર મુસ્કુરાહટ લાવી શકીએ છીએ. હઝરત ઈબ્રાહીમ (અ.સ.) અલ્લાહના પ્યારા પયગમ્બર હતા. તેમણે અલ્લાહના આદેશોનો સંદેશ સામાન્ય કર્યો. તેમણે અલ્લાહ તઆલાનું પહેલું ઘર ખાનએ કા'બા બંધાવ્યું. તેઓ કુફ્ર અને શિર્ક સામે ઈસ્લામના રક્ષક હતા. નમરૂદની બુતપરસ્તી વિરુદ્ધ એમણે અલ્લાહ તઆલાની મહાન નિશાનીઓ અને આયાતોની તફસીર રજૂ કરી હતી. આપ અલ્લાહની શાને કીબરીયાઈના મુબલ્લીગ હતા. હઝરત ઈબ્રાહીમ (અ.સ.)નો દરેક અમલ, દરેક વાત ઈસ્લામી તાલીમનો ઉચ્ચ નમૂનો હતો. અલ્લાહની રાહમાં હઝરત ઈબ્રાહીમ (અ.સ.)ની ઝિંદગી દ્રષ્ટાંતરૂપ હતી.

માવિત્રોના હકમાં અવલાદદ અને અવલાદના હકમાં માવિત્રોની મોહબ્બત ગમે તેટલી પણ કેમ ન હોય પરંતુ અલ્લાહ તઆલાની ખુશ્નુદી આગળ સંબંધોનું મહત્વ ઓછું થઈ જાય છે. હઝરત ઈબ્રાહીમ (અ.સ.) ખલીલુલ્લાહે જ્યારે અલ્લાહ તઆલાના હુકમ પર પોતાના જીગરના ટુકડાની મોહબ્બતની પરવા કર્યા વગર અલ્લાહના હુકમને લબ્બૈક કહ્યું અને ફરઝંદની કુરબાનીનો હુકમ પૂરો કરી બતાવ્યો તો અલ્લાહ તઆલાએ મુસલમાનો માટે કયામત સુધી કુરબાનીને એક અજોડ દ્રષ્ટાંત બનાવી. તેના જેવો નમૂનો બીજો કોઈ નથી.

અલ્લાહ તઆલાની ખુશ્નુદી માટે માણસ જ્યારે પોતાના માવિત્રો, સગાસંબંધીઓ, બિરાદરી અને કોમની સેવા કરે છે તો આ અમલ બારગાહે ઈલાહીમાં કબૂલ થઈ જાય છે. બિરાદરી અને કોમની ભલાઈ માટે જે લોકો હમદર્દી અને જઝબા સાથે પોતાનો સમય, પોતાના માલ અને આરામની કુરબાની આપે છે તો બેશક અલ્લાહ તઆલાની ખુશનુદી મેળવીને દુનિયા અને આખેરત બંનેમાં સફળ થાય છે. કુરબાનીનો મૂળ અર્થ પણ એ જ છે કે બીજાઓને આરામ પહોંચાડવા માટે, પોતાના આરામને કુરબાન કરવામાં આવે. બીજાઓની તકલીફ દૂર કરવા માટે પોતાને તકલીફમાં મૂકવામાં આવે. બાંટવા મેમણ જમાત અનેક ભલાઈ અને લોકઉત્કર્ષના કાર્યોમાં સેવા આપી રહી છે. અને આ બધા કાર્યોને મોટા પાયે કરવા માટે બિરાદરીના દરેક પ્રકારના સહકારની જરૂરત હોય છે જે માટે જમાતને દર વર્ષે મોટી રકમની જરૂરત રહે છે. આ કોઈ મામુલી રકમ નથી પરંતુ અલ્લાહ

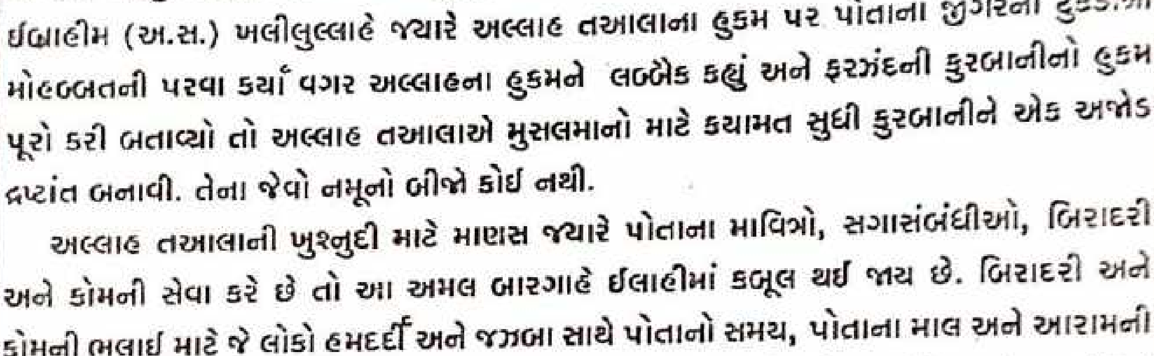

Scanned with CamScanner

બાંટવા મેમણ જમાઅત (રજી.) કરાચીનું મુખપત્ર

મેમણ સમાજ

ઉર્દુ-ગુજરાતી માસિક

Memon Samaj

THE SPOKESMAN OF
BANTVA MEMON JAMAT
(REGD.) KARACHI

Graphic Designing
A. K. Nadeem
Hussain Khanani
Cell : 0300-2331295

Honorary Editor:
Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia
Published by:
Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu

Printed at : City Press
Muhmmed Ali Polani
Ph : 32438437

July 2020 Zilhaj 1441 Hijri - Year 65 - Issue 07 - Price 50 Rupees

નયન ઉઘાડ તું !

(દુઆ)

ઉમર જેતપુરી (મર્હુમ)

ઉજ્જડ મારા બાગમાં પુષ્પ નવાં ખિલાવ તું !
દીવા ફરી સદનમાં મુજ રોશન ઝગમગાવ તું !

વેદના સૌ વળેલ ઘેરી હવે પીગળાવ તું !
જાહોજલાલીને ફરીને અમારી અપાવ તું !

સૂના અમારા વિશ્વના ગુંજનને ગુંજાવ તું !
ઊજડેલી અમારી આલમ ફરીને બનાવ તું !

આથડતી અમારી નૌકાને તો નાંગરાવ તું !
ખરતાં અમારી આંખથી આંસુડાંને લુછાવ તું !

પાઠ નવા કૈં સત્યના અમને હવે પઢાવ તું !
મઝહબના કૈં રંગે અમને હવે રંગાવ તું !

પંથ અમારા અવનવા વિશ્વમાં કોતરાવ તું !
સત્ય ખમીરથી જગતમાં અમારા જિવાવ તું !

અમમાં રહેલ કોતાહીઓ બધી યે જલાવ તું !
સત્યના પંથ પર અમારા પગને જમાવ તું !

ઉચ્ચ બધી યે ભાવનાઓ અમમાં વણાવ તું !
ઉત્તમ શાન કંઈ અમારી જગમાં ગણાવ તું !

કંઈ શકે જોઈ દૂર પર્યંત 'ઉમર' સ્થપાવ તું !
એવાં નયન અનન્ય, એનાં હવે ઊઘડાવ તું !

'પાકિસ્તાની ગુજરાતી સાહિત્ય' ૧૯૪૭થી
૨૦૦૮માંથી એકેડેમી અદબીયાત
ઈસ્લામાબાદના સૌજન્યથી

યાદના દીવા

(ના'ત શરીફ)

કવસર જુનાગઢી (મર્હુમ)

દિલ મહીં તમ યાદના દીવા બળે
દર્શ કાજે આંખ નિશ દિન ટળવળે

શાહે આલમ ! આશ અંતરની ફળે
તમ પુનિત દર પર જિવન - સંધ્યા ઢળે

ભાગ્ય એનુ મોતીઓ સમ ઝળહળે
આપની જેને અનુકંપા મળે

હો અટલ શ્રદ્ધા સુખન પર 'ને અમલ
મંઝિલો તો સામે આવીને મળે !

રહેમતુલ્લિલ-આલમીં છો આપ જ્યાં
મુજ સમાને પણ ! લગાડી લો ગળે !

પાઠવુ તમને દરૂદો 'ને સલામ
દિન પ્રતિ દિન હર સમય 'ને હરપળે....

એમનો સુમાર્ગ જો 'કવસર' ગ્રહે
આંખ ઝબકે એ પ્રથમ સૌ દુ:ખ ટળે !

'પાકિસ્તાની ગુજરાતી સાહિત્ય' ૧૯૪૭થી
૨૦૦૮માંથી એકેડેમી અદબીયાત
ઈસ્લામાબાદના સૌજન્યથી

The strength of the big brands lies in the imposing presence they convey on the shelves.

SAIMA PACKAGING

contributes an integral part of the brand personality by packaging these brands in the way they merit.

...ed to customer interest, equipped with the most modern, ... art equipment and staffed by highly skilled personnel, ... vision, and mission is to provide packaging solution that help enchance brand personality.

SAIMA PACKAGING (PRIVATE) LIMITED

Plot 60A, Sector 15, Korangi Industrial Area, Karachi-74900, Paksitan.
Phones : 3505 0176-9, Fax: 3505 0205 & 3506 0311 Email: sales@saimapac.com

Scanned with CamScanner

GATRON

GATRON (INDUSTRIES) LIMITED

POLYESTER TEXTURISED YARN

POLYESTER FILAMENT YARN

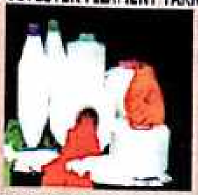

FABRIC FROM GATRON YARN

PREFORMS FROM PET RESIN

BOTTLES FROM PET PREFORMS

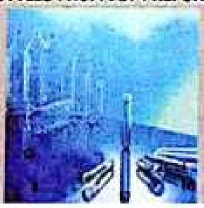

GATRON

THE YARN BEHIND STYLISH FABRICS

YARN MADE FROM POLYESTER CHIPS MADE BY GATRON FROM CHEMICAL

Scanned with CamScanner